

DAMAGE BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_224629

UNIVERSAL
LIBRARY

پشتو کا امر

قواعد صرف و نحو زبان افغانی

مسمیٰ بہ

وائیہ - در جواب شافیہ و کافیہ
جسکو

قاضی میر احمد شاہ رضوانی پشاور، منشی فاضل و مولوی فاضل وغیرہ اور یسٹل ٹیچر

نورل سکول راولپنڈی نے

بغرض خوشنودی خاطر خاطر

غالبین کمرل مال لایڈ صاحب بہادر - ڈائریکٹر ممالک پنجاب وغیرہ واسطی

افادہ

طلبائے زمین اسی کلاس متعلقہ نورل سکول راولپنڈی - پنجابی مدرسان اضلاع سرحدیہ

و امیدواران امتحان پنجاب یونیورسٹی کالج - معلمین صاحبان یورپین وغیرہ شائقین

پشتو زبان کے تصنیف کیا۔

مطبع فرانسیسی ایکسپریس پریس صد بازار راولپنڈی

مین باہتمام سید امام علی شاہ مینچر کے

طبع ہوا۔

ب تہ تیغ اعلان

چونکہ گورنمنٹ کی توجہات سے پشتو ہی علمی زبان ہو رہی ہے۔ اور روز بروز اس کا رواج ہوتا جاتا ہے۔ چنانچہ پنجاب یونیورسٹی کے لپ کے امتحانات میں بھی وہ داخل کی گئی ہے اور اب کے سال سے سرکاری نورل سکول میں بھی اسکی تعلیم جاری ہو گئی ہے۔ اور صاحبان یورپ میں کیلئے تو اضلاع سرحد میں کئی سال پہلے سے لازمی تھی۔ اور اسکے سیکھنے کا کوئی عمدہ سامان موجود نہ تھا۔ اسلئے یہ کتاب بغرض رفع ضرورت متعلقہ بڑی جانفشانی اور عرقریزی سے تصنیف کر کے شایعین اور قدردانوں کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے۔

میں ادعا، اگہہ سکتا ہوں کہ یہ کتاب ہیئت مجموعی پشتو زبان کے سیکھنے والوں کے واسطے بمقابلہ ان کتابوں کے جو اب تک اس فن میں تصنیف ہو چکی ہیں۔ سب سے عمدہ کتاب ہے ڈاکٹر بلیو۔ و سٹرو و غن و دیورٹی وغیرہ مصنفین متقدمین کی گرامریں جن میں سے ہر ایک کی قیمت دس پندرہ روپیوں کے کم نہیں۔ ان کے مضامین اور مطالب کے علاوہ بہت سی اور مفید باتیں اور عمدہ عمدہ اصول اور کلیات ایسی طرز پر ہیں جس سے اس زبان کے استحصال میں کافی مدد مل سکے اس کتاب میں بعبارت اُردو لکھی گئی ہیں تاکہ اسکی پڑھنے سے غیر قوم کو تو پشتو اور افغانوں کو اردو زبان میں بخوبی مہارت پیدا ہو جاوے۔

شرائط

بیس پچاس جلد تک کے خریدار کو دس روپیہ اور پچاس سے سو جلد تک کے خریدار کو بیس روپیہ اور تلو سے اوپر کے خریدار کو پچیس روپیہ بحساب فیصدی کمیشن ملے گا۔ اور محصول سب صورتوں میں بذمہ خریدار ہوگا۔

تنبیہ

۱) جس کتاب پر مصنف کا قلمی دستخط نہ ہوگا وہ اس سہ وقتہ تصور کیا جاوے گا۔
۲) کوئی شخص اس کتاب کے ترجمہ اور تلخیص اور اختصار اور طبع کا مجاز نہیں۔

فہرست مضامین

| صفحہ | مضمون | صفحہ | مضمون | صفحہ | مضمون |
|------|--------------------------|------|----------------------------|------|------------------|
| ۲۷ | علامات تذکرہ | ۱۷ | سنین | ۱ | دیباچہ |
| ۲۸ | علامات تائید | ۳ | ظروف مکان | ۳ | تمہید |
| ۲۸ | موشحات سماعتیہ | ۴ | جہات سبتہ | ۴ | پشتورسم الخط |
| ۲۹ | فائدہ تائید ذی روح | ۵ | حدود اربعہ | ۵ | حرکات و سکناات |
| ۲۹ | موشحات حقیقیہ خلا القیاس | ۵ | ظروف عامہ | ۵ | القاب حروف |
| ۳۰ | افراد و جمعیت | ۷ | استم تفصیل | ۷ | اسم معرفہ و ذکرہ |
| ۳۱ | طریق جمع تذکرہ | ۸ | اسمائی اصوات | ۸ | مضمرات |
| ۳۲ | طریق جمع مونث | ۱۰ | اسمائے عدد | ۱۰ | ضمیر مشترک |
| ۳۳ | فائدہ زیادت و ادجہول | ۱۱ | اسم منسوب | ۱۱ | اسما اشارات |
| ۳۴ | حالت فاعلی | ۱۲ | مصدر معاقسام و علامات | ۱۲ | موصولات |
| ۳۵ | حالت اضافی | ۱۳ | علامات مصدر جملی | ۱۳ | اسمائے استفہام |
| ۳۵ | حالت مفعولی | ۱۴ | احکام مصدر | ۱۴ | اسم تصغیر |
| ۳۶ | محل لحوق علامت مفعول | ۱۵ | تغییرات مصدر ترکیبی | ۱۵ | اسم آلہ |
| ۳۷ | حالت ندائی | ۱۶ | مصدر لانعم و متعدی و مجہول | ۱۶ | اسم ظرف |
| ۳۸ | حالت وصفی | ۱۷ | حاصل مصدر | ۱۷ | ظروف زمان |
| ۳۸ | حالت نصبی | ۱۸ | خلا القیاس حاصل مصدر | ۱۸ | فصول اربعہ |
| ۳۹ | بحث فعل | ۱۹ | اسم فاعل | ۱۹ | ایام اسبوع |
| ۴۰ | ماضی مطلق | ۲۰ | اسم مفعول صفت مشبہ | ۲۰ | شہور قمری |
| ۴۱ | ماضی قریب | ۲۱ | بیان تذکرہ و تائید | ۲۱ | شہور شمسی |

سبحانہ ما اعظم شانہ

چونکہ اکثر افسران سول اور فٹری منسبداران اہل سیف قلم و ملازمان اضلاع سرحدیہ و پنجاب و معاملہ داران
بلدا و فغانہ خصوصاً ان پنجابی مدرسوں کیلئے جنوریل سکول راولپنڈی کا امتحان پاس کر کے ضلع ہزارہ
پشاور کوٹا بنوں ٹوبہ جات میں افغانوں کی تعلیم کیلئے مقرر ہو کر جاتے ہیں۔ پشتوزبان کا سیکھنا
اشد ضروریات سے ہے۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ کسی قوم کے خیالات اور مطالب کا سمجھنا بغیر انکی زبان
جاننے کے ممکن ہے۔ اور تھوڑی دیر کے اندر بری سہولت کے ساتھ بوجہ کامل اور صحیح طور پر
کسی زبان خصوصاً پشتو کا جاننا جو ایک وحشی اور غیر مانوس زبان ہے۔ بغیر اسکی گرامر کے
مکمل نہیں۔ اور حالانکہ اب تک پشتوزبان کی کوئی ایسی گرامر جو کہ قابل اطمینان اور تسکین
بخش خاطر مشتاقاں ہو۔ تصنیف نہیں ہوئی تھی۔ کیونکہ ملائیان افغان جو شجہ ملا اور
شانیہ ازبک کر لیتے ہیں سبب کثرت الشواذ والنوا و اپنی زبان میں کسی طرح کا اجرا کر کے کوئی
قاعدہ ایجاد نہیں کر سکے۔ اور جو معلمین صاحبان یورپین کو امتحانات درجہ۔ **ہائی**
پرفیشنسی وغیرہ کے لئے پشتوزبان پڑھائے تھے۔ انہوں نے لیت و لعل سے اپنی
میعاد پوری کر کے ہجرت کر کے پول گیر و بگنیر۔ اس خصوص میں بالکل سعی نہ کی۔ اور

معنفین یورپین کو جو زبان دانی اور گرامر نویسی کے شائق ہیں۔ خود بخود اور مبادی سلف
 میسٹر نہ ہوئی جس سے ربط و ضبط اور تصرف و تصرف کے بعد ایک عمدہ کتاب بنا لیتے۔
 میسٹر و وٹن اور ریورٹی۔ کی گرامریں۔ اور نیز ڈاکٹر بیکو صاحب کی گرامر جو بنگ
 انڈیہ کے بعد ۱۸۶۷ء میں لادی سے شروع ہو کر دس سال کے عرصے میں بنائی گئی
 تھی۔ وہ سب ان ہی کے خیالات اور معلومات کے مطابق تھیں۔ جو اس وقت کی اقتضا
 کے موافق ایک خاص کمود کی محدود استفادہ کیلئے فی الجملہ کارآمد ہو سکتی تھیں۔ بعض کم مادہ
 اور بے سولوشنوں کے جو چند غیر مربوط قواعد قلمبند بھی کئے۔ تو ان کا یہ حال ہے۔ کہ
 مفعول کی جگہ فاعل اور ماضی مطلق کی جگہ بعید کے صیغے لکھ دیئے۔ نہ ہر کہ سر
 تراشد قلندر سی داند ۱۸۸۹ء کے کتبہ کو جب منظور سی گورنمنٹ پنجاب ریل
 سکول راولپنڈی میں ایشیوز مینڈاری کلاس بنائی گئی۔ اور اس کی تعلیم اور تکمیل بھی حسب
 تجویز لالہ ساگر چند صاحب۔ بی۔ اے سابق انسپکٹر حلقہ راولپنڈی سپر سپرنٹنڈنٹ
 اور شاگردان بیدار مغرور طالبان مطالب نعرے ہر ایک لفظ پر علمی تحقیق و تدقیق جو
 شرط زبان دانی ہے شروع کی تو مینہ اس زبان کی گرامر بنائے ہیں بغرض استحصا
 خوشنودی مزاج عالیجناب کرل ہالڈر ایڈ صاحب بہادر ڈائریکٹر محالک
 پنجاب و تہیماً لفواید الطلاب پوری کوشش کر کے بہت شیعہ و استقراء اور کمال افتقا
 و اقرار کے بعد اس متعارفہ کے اصول کے مطابق حذو و النعل بالنعل باضافہ مباحث غنقہ
 بہا اس کی تکمیل کر دی۔ اس زبان کی گرامر لکھنے کی کچھ ایسی آسان بات تو نہ تھی ورنہ تک
 بہت لوگ لکھ لیتے۔ اور اس کا سبب یہ ہے۔ کہ بہت باتیں اس میں اس قسم کی ہیں جو
 اسی زبان سے مختص ہیں چکے اصول بیان کرنے کے لئے بہت کچھ سوچنا پڑتا تھا۔ ب۔
 دلائل و ادبہ خود کہ چھو آسان نیست ۱۸ کہ بامدام در آورده ایم غنقا ر ا
 یہ صرف گرامر ہی نہیں۔ بلکہ اس کے پڑھنے سے پوری زبان دانی حاصل ہوتی ہے۔

تخصیص

واقع ہو کہ پشتو زبان کی فروعات اور شعبات اگرچہ اور زبانوں کی نسبت زیادہ ہیں۔ اور بہ احتمال طبقات و خیلات و حدود و جہات اس میں بھی الجملہ نوع اختلافات پائے جاتے ہیں۔ لیکن سب سے فصیح اور صحیح اور شستہ زبان جمیں صاحبان انگریز کے امتحانات ہوتے ہیں اور جن میں بہت سی علمی اور دینی کتابیں اور قصص اور تاریخیں لکھی گئی ہیں۔ وہ افغانان علاقہ پشاور یعنی یوسف زائی۔ خلیل و مہمند اور ان خٹکوں کی زبان ہے جو علاقہ پشاور میں منوطن ہیں۔ اور یہی اصل اور معنی بہ شمار کی جاتی ہے۔

افریدی۔ کرباج۔ بنوسی۔ غلجی۔ وزیر سی وغیرہ اہل جبل و قفل قوموں کی زبان نہایت ہی درست و گزشت اور کلفت و زحمت ہے۔ کیونکہ اس میں حذف و اہمال و قلب و ابدال و غرابت و وحشت زیادہ پائی جاتی ہے۔ وَلِكُلِّ قَوْمٍ لُّغَةٌ مُّخَصَّصَةٌ لَّيَعْلَمَهَا اَللّٰهُ۔ مگر چونکہ پہلی پہلی پشتو کی کتابیں خٹکوں کی زبان ہی لکھی گئی تھیں۔ اور زیادہ تر ملک خوشحال خاں صاحب دیوان۔ و ملک الشعراء طبقہ افغان کے عہد سے (جو اس زبان کا بڑا مشہور شاعر اور نامی سخنور ہے) ثانی انہیں سعد و ہومرتھا) اس زبان میں تصنیف و تالیف کا رواج ہوا ہے۔ اسلئے بحکم (الْفَضْلُ لِلْمُتَقَدِّمِ) اس زبان کا رسم الخط اور طرز تحریر الی یومینا نذا افغانان خٹک کے لہجے کے موافق جاری رہا۔ اور تمام متاخرین (خواہ اکتا لفظ کلینڈ اس کتابت کے موافق نہیں) صرف اپنی کتابت انہی اصول اور اشکال مخصوصہ منقولہ بہ منہی کر کے بغرض عمومیت و سمویت للظفرین اس میں کچھ تصرف نہیں کیا۔ کچھ شک نہیں کہ اگر اس میں ماخذ اور اصلیت کا لحاظ نہ ہوتا تو یہ تعلید اور تہج جو من قبیل لزوم بالایزوم ہے۔ چندان ضروری نہ تھی۔ لیکن چونکہ یہ مرور و دہور و ماضی سنین و شہور اب یہ ایک طرح کی اصطلاحی ٹہرائی گئی و لامناقشۃ فی الاصطلاح۔ اسلئے اسکے تغیر و تبدیل میں بھی کوئی فائدہ معتد بہا نظر نہیں آتا۔ بناء علیٰ ہذا ناچار انہی اصول کو آلاں کماں مسلمہ و متداول رکھ کر تمام رسم الخط اور طرز کتابت اسلاف کے مطابق ہی ہوگا۔ اور اسی پر صحت و تعلیط کا مدار رہے گا۔

رسم الخط افغانی بلحاظ اصلیت و مواقع استعمال حروف مخصوصہ الشکل

| نمبر | حروف مشدود الاصل | افغانی | مثال | اصلیت و مواقع استعمال |
|------|------------------|--------|-------|---|
| ۱ | پ | ٹ | غٹ | تائے معقودہ کی جگہ استعمال ہوتا ہے۔ |
| ۲ | چ | ڈ | چک | دال معقودہ کی |
| ۳ | ل | ڑ | لالہ | رائے معقودہ کی |
| ۴ | خ | ز | خائی | جسکا اصل حیم تازی افغانی الاصل یا منقول از فارسی ہو۔ |
| ۵ | ژ | ج | ژبہ | جسکا اصل تلفظ ری (ژ) کا مجموعہ ہو۔ |
| ۶ | ب | گ | بزیرہ | جسکا اصل زافغانی اوکاف عجمی کا مجموعہ تلفظ ہو۔ |
| ۷ | ک | گ | گک | عام کاف عجمی کی جگہ استعمال ہوتا ہے۔ اگر آخر کلمہ میں ہو تو اسکی شکل یوں ہوتی ہے۔ گھ۔ |
| ۸ | خ | پ | خوک | جو فارسی الاصل حیم فارسی ہو۔ یا خاص پشتو تلفظ۔ |
| ۹ | بن | خ | خوب | جو اصل میں فارسی شین ہے تفرقہ بین کیلئے اسکی بہت شکل ہوتی ہے۔ |
| ۱۰ | کن | ک | پہ کن | اصل میں کش یعنی دو حرفوں کا مجموعہ ہے۔ |
| ۱۱ | ن | ن | بانہ | نون غنہ ہے۔ صرف خشک لہجے میں یوں لکھا جاتا ہے۔ |

حرکات و سکنات و ما يتعلق بہا

(۱) عامل۔ وہ ہے جسکے سبب او آخر کلمات میں کچھ تغیر پیدا ہو۔ مثلاً حرف ندا و نفو۔

ف لہ بند تمام فارسی الاصل الفاظ جن میں شین ہو اور نیز وہ افغانی الفاظ جنکو خشک شین سے پڑھتے ہیں دونوں اس شکل سے لکھو ہونگی۔ نہ یہ کہ جسکا تلفظ ہوگا وہ اس سے لکھا جائے گا۔ ۱۲۔

- (۲) **ناصب** - وہ عامل ہے جسکے سبب کسی کلمہ کے اخیر نصب یعنی زیر پڑی جاتی ہے۔
 (۳) **اعراب** - وہ حرف یا حرکت ہو جو کسی عامل کے اقتضا سے کسی اسم کے اخیر پڑی جاوے۔
 (۴) **ہکی** - نقطے کو کہتے ہیں۔
 (۵) **عَوْر وَندی** - یا **عَوْرَندی** سکون یا جزم کو کہتے ہیں۔
 (۶) **پیش** - پیش یا ضمہ کو کہتے ہیں۔
 (۷) **زور** - زیر کو کہتے ہیں۔
 (۸) **زیر** - کسرہ کو کہتے ہیں۔
 (۹) **شد** - تشدید کو کہتے ہیں۔

(۱۰) **حرکت بین بین** - وہ ہجو حرکات ثلثہ اور سکون چاروں کے بیچ بیچ ادا ہوتی ہے۔ اسکا تلفظ نہایت ہی صعب ہے۔ مثلاً **ثُثُل** (ریس) کے **ثین** اور **سُٹِل** (سٹیک) کے **سین** اور **پ** کی حرکت۔ اسکی علامت اکثر ایک امزہ یعنی (ع) ہوتا ہے۔ اور کبھی کچھ نہیں لکھتے۔ اسکی نظیریں **اُردو** اور **اگریری** میں بہت ہیں مثلاً **لفظ پیاز** کی **پ** اور **لفظ سکول** کے **سین** کی حرکت۔ یعنی نہ تو پوری حرکت ہو اور نہ سکون کیونکہ ابتداً **باساکن** محال ہے اسواً **اکثر لوگ بسبب عدم قدرت بر ادا جو مسئلہ تم نقل ہے انکے اول الف بڑا کر غلط بولتے ہیں**۔

القاب حروف

اکثر وہ القاب جو عربی اور فارسی میں حروف کیلئے آتے ہیں وہ پشتویں بھی علی العموم پاؤ جاتے ہیں مشہور اور متعارف اور عامہ کے بیان کرنیکی یہاں ضرورت نہیں۔ بالخصوص جو کسی خاص شے سے پشتو زبان میں آتے ہیں وہی یہاں بیان کیجاتی ہیں تاکہ لاطائل الطناب نہ ہو۔ وہ یہ ہیں۔
 (۱) **نون ترنم** - وہ نون زایدہ ہو جو بعض سیفوں کے آخر اسجاع اور خواتیم مصارع میں بغرض تنہیم وزن لایا جاتا ہے۔ یہ عربی اشعار میں آتا ہے۔ مثلاً **نون لفظ کوین** اس شعر میں۔
دغره لہ سرہ می راہوپ کر **بوچی لکبادہ شرخان جوتیان کوین**

یہہ نون اکثر مفتوح ہوتا ہے۔ اور کبھی اسکے آخر (ہ) بھی زیادہ کر دیتے ہیں۔
 (۲) نون غنۃ۔ وہ نون ہے جو اقصاد خیشوم یعنی تبیین میں ادا ہوتا ہے۔ جیسے لفظ (کوثر)
 (۳) واو وصل۔ وہ واو مفتوح زائدہ ہے جو خاص خشکونکی بول چال میں بعضے موقع پر کلمات
 کے اول آتی ہے۔ جیسے۔ وَخْه کاند (کیا کرتا ہے) وَجَاد پارہ (رکسے واسطی) وَچاو
 (رکسکو) وغیرہ میں۔

(۴) واو جمع۔ وہ واو مجہول ہے جو بحالت جمعیت آخر اسمالاق ہوتی ہے۔ جس صوت میں
 جمع کا صیغہ قاعل فعل متعدی ماضی یا متعل بحروف متغیرہ ہو مثلاً سِر و کار۔ سِر و
 ولیدم میں سِر و کی واو۔ اہل میں یہہ سِر یو ہے۔ چنانچہ بعض قویں اسکو اصل کے
 موافق استعمال کرتی ہیں۔

(۵) یہہ واو جن حالت میں کہ اسم آخر ماضی مخفی ہو منظر دلہی جاتی ہے۔ اور تب اس پر ایک
 انزہ بھی زور کیلئے لگایا جاتا ہے مثلاً جملۃ وخلقو۔ دھمہ و والو۔
 (۶) واو تجرید۔ وہ واو مضموم ہے جو استمراری صیغوں پر داخل ہو کر انکو مجرّد اور موقت
 بنا دیتی ہے۔ جیسے گورۃ اور وگورۃ۔

(۷) واو الحاقی۔ وہ واو مضموم ہے جو اکثر افعال پر بغیر زیادت کسی خاص معنی کے زاید ہو کر
 جزو بالانفک بنجاتی ہے جیسے ولید۔ وکوت۔ وغیرہ میں۔

(۸) ہائے خفی۔ وہ ساکنہ ہے جسکی پہلی حرکت بین بین ہو جیسے خرۃ (بہت سی
 گتے) غلۃ (بہت سے چور) وغیرہ میں۔

(۹) اسیں اور ہائے مخفی میں یہہ فرق ہے کہ اسکا تا قبل مفتوح ہوتا ہے۔ جیسے لفظ
 شخۃ۔ اور بنشخۃ۔ میں۔

(۱۰) یائی مکبۃ۔ وہ یائی ساکن ہے جسکا تا قبل مفتوح ہو اور نرم پڑی جاوے۔ جیسے لفظ
 (گٹا) اور سہری (آدمی) کی (ری)۔

(۱۱) پائی مثقلۃ۔ وہ پائے مشدّد ہے جسکا تا قبل مفتوح ہو اور زور سے پڑی جاوے۔ امتیاز کیلئے

کبھی اسپر ایک امزہ بھی لکھا جاتا ہے مثلاً لکھی (دُم) سپچی (کتبا) کی (دی)
(زا) حرف مَبْنَعَم وہ حرف ہے جس پر حرکت بین بین ہو۔ اسکی علامت اکثر ایک امزہ
ہوتا ہے مثلاً حَت (گردن) صَت (بازو) کے پہلے حروف۔

بحث اسم

معرفہ و نکرہ

معرفہ کی علامت دَعَّة ھَغَّة - ۱۵۔ اور نکرہ کی ھَوْك - ھا - ھَخہ - ھِی مثلاً دَغہ
سہری - ھَغہ ھَلَك سہی خاص آدمی اور معین لڑکا مراد ہے۔ اور چاسہری ویلی
دی - کسی شخص کے کہا ہے۔ ھَوْك سہری بہ وی (کوئی آدمی ہوگا) ھَخہ ھِیز
خود دی - (کچھ چیز تو ہے) اِن کی غیر معین شخص اور چیز مراد ہوتی ہے۔

(ف) - ھِیخ - ھَوْر - ھَر - ھَل - ھَوْر - جو کلمات عمومیت ہیں اکثر اسمائے نکرہ پر زیادہ
کیجاتی ہیں۔ مثلاً ھِیخ ھَوْك نہ وائی (کوئی ہی نہیں کہتا) ھِیخ ھِیز نہ لرم کچھ
چیز ہی نہیں کہتا ہوں (ھیچانہ نہ والیم) کیونہیں کہتا (ھیخوڪ اور ھِیچا
اصل میں ھِیخ ھَوْك - اور ھِیخ چاہے ہر ھَخہ شتہ (سب کچھ ہے) بل ھَوْك
ھَوْنہ وائی (اور کوئی نہیں کہتا) ھَوْر ھَخہ ھَوْنہ لرم - (اور کچھ تو میں نہیں کہتا)
فرق یہ ہے کہ ھِیخ - خاص نفی میں متعل ہوتا ہے۔ اور ھَر - زیادہ اثبات میں۔ اور ھَل -
مفرد میں۔ اور ھَوْر - جمع میں۔

مضمرات

ضمائیر فاعل

| | | | | | |
|-----------|----------|------------|-----------|------------|-----------|
| واحد غائب | جمع غائب | واحد مخاطب | جمع مخاطب | واحد متکلم | جمع متکلم |
| ھَخہ | ھَخوئی | تہ | تاسو | زہ | مونز |
| وہ | وہی | تو | تم | میں | ہم |

| | | | | | |
|-----------|-----------|---|-------|---|-----|
| مارا | ووھلو | { | زید - | { | ھخہ |
| مارا ہے | وھلی دی | | | | دغی |
| مارا تھا | وھلی وہ | | | | تا |
| مارا ہوگا | وھلی بہوی | | | | ما |

ضمایم منفصلہ مفعول

واحد غائب - جمع غائب - واحد مخاطب - جمع مخاطب - واحد متكلم - جمع متكلم
هَـئِـة تَه - هَـغْـوِ تَه - قَاتَه - تَاسُو تَه - مَاتَه - مَوْنِ تَه

لہ - لہ - لہ - لہ - لہ - لہ
اسکو اُن کو تجھ کو ہم کو مجھ کو ہم کو

(ف) جب ضمیر مفعول کسی فعل باضی متعدد کی مفعول واقع ہو تو اس وقت خاص کی علامت ہوتی ہے۔
 بہائی تھی۔ اور تا۔ اور صا۔ کی ہفتا بہائی تھی۔ اور تہ۔ اور رلا۔ بولیں گے۔ اور ان کے
 ساتھ علامت مفعولیت یعنی تہ۔ اور رلا۔ اس حالت میں ہرگز نہیں آئیگی۔ مثلاً

| | | |
|-----|-------|-------------|
| هغه | ووهه | اُس کو مارا |
| زید | ته | تجھ کو مارا |
| زہ | ووهلم | جھ کو مارا |

ضمایر متصلہ مفعول

مطلق غایب - مطلق مخاطب - مطلق ششگرم
قَوْر - دَر - رَا

۱) تین لفظ جب لازم صیغوں کے ساتھ متعل ہوئے ہیں تو طرقت اور جانب کا معنی دیتے ہیں جیسے **وَرْتَلَل** اسکی طرف جانا **دَرْتَلَل** تیری طرف جانا۔ **رَانَلَل** میری طرف آنا۔ وغیرہ۔

۲) متعدی صیغوں کے ساتھ متفعول کی ضمیریں ہوتی ہیں۔ جیسے **وَرَجَحَبِل** اسکو کوئی چرخشنا۔
دَرَجَحَبِل تجھ کو جشنا۔ **رَاَجَحَبِل** مجھے جرخشنا۔

۳) کبھی جزو کلمہ ہو کہ پھر بھی مفعولیت اور طرقت کا نایہ دیتی ہیں۔ جیسے **کَوَل** کا معنی کرنا ہے۔ اور بانضمام ان ضمیروں کے اسکا معنی دینا ہو جاتا ہے۔ الا ہر ایک کی خصوصیت کے لحاظ سے اس کے معنی میں فرق آتا جاتا ہے جیسے **وَرکول**۔ **اُسکو دینا**۔ **راکول** مجھے دینا۔ **دَرکول** تجھ کو دینا۔
 ۴) کبھی انکو مخفف کر کے مفعول کی علامت یعنی **تہ**۔ **لہ** لگا کر یوں کہتے ہیں۔

| | | |
|-------------|---------------|---------------|
| وَلہ - و تہ | دَرلہ - د رتہ | رَالہ - ر اتہ |
| اُسے | تجھے | مجھے |
| انہیں | تہیں | ہمیں |

(۵) **دالہ** کی جگہ نقط لفظ **لالہ** بھی برسیل تبادف مختصہ العمل استعمال ہوتا ہے۔

ضمائر اضافیہ منفصلہ

واحد غایب جمع غایب واحد مخاطب جمع مخاطب واحد متکلم جمع متکلم
دَهَنَغہ - دَهَنوئی { **سَنا - سَنا سو** } **خَما - خَمو نَب**
کَنا - دَنا سو { **دَما - دَمو نَب** }
 اُسکا اُنکا تیرا تمہارا میرا ہمارا

۱) **دَهَنَغہ**۔ بہائی خفی پڑھا جائیگا۔ صرف یہ ہی صیغہ نہ کر کے لیتے ہیں۔ نقط اسکی جگہ مونث کے واسطے **دَهَنی** متعل ہوگا۔ اور باقی سب صیغہ مشترک ہیں۔

(۲) نمبر (۲) کی ضمیریں یعنی جو مخاطب اور متکلم کے واسطے **د** کے ساتھ متعل ہوتی ہیں۔ وہ صرف افریدیوں اور خٹکوں سے مخصوص ہیں۔

ضمایر اضافیہ متصلہ

| مطلق غائب | واحد متکلم | واحد مخاطب | جمع مخاطب و متکلم معاً |
|-----------|------------|------------|------------------------|
| (۱) نَی | (۱) مِی | (۱) دِی | مُو - مَہ - مُم |
| (۲) یِ | (۲) مِ | (۲) دِ | |

ضمایر منفصلہ اضافیہ تو مضاف پر مقدم ہوتی ہیں۔ مثلاً دھغہ کار۔ اُسکا کام وغیرہ اور متصلہ موخر آتی ہیں جیسے کارِ م۔ میرا کام۔ کارِ د۔ تیرا کام۔ وغیرہ۔

ضمایر متصلہ فاعل

جو متصل ضمیریں اضافی ہیں وہی ضمایر متصلہ فاعلیہ بھی ہیں۔ مثلاً زیدِ م و نیوہ۔ میں نے زید کو کپڑا، آسِ ی و رکہ۔ اُس نے گھوڑا دیدیا۔ عمرِ د و لید۔ تو نے عمر کو دیکھا۔ و قس علیٰ ہذا۔

(ف) انکا تسمیہ بضمایر متصلہ صرف عربی کے تتبع اور اختصار اور عدم استحصال مطلب پر اسہ کے لحاظ سے ہے۔ ورنہ جیسے عربی اور فارسی میں انکا اتصال ہوتا ہو ویسا یہاں نہیں۔

ضمیر مشترک

پشتو زبان میں لفظ خپل۔ یا خپل۔ بھی علی سبیل الاشتراک ضمیر کی جگہ استعمال ہوتا ہے۔ جس طرح کہ فارسی میں لفظ خود۔ اور اردو میں لفظ اپنا آتا ہے الا خپل زبر سے حالت فاعلیت میں اور سکون سے حالت اضافی میں آئیگا مثلاً زیدِ ن خپل راغی۔ زید آج خود آگیا۔ بکر خپل کار و کر۔ بکر نے اپنا کام کیا۔

حالت مفعولی میں خاص اس لفظ کی جگہ حان مستعمل ہوگا جیسے تہ حان و ژنی تو ایز آپ کو مارتا ہے۔ مونث کے صیغوں کے لئے خاص لفظ خپل کے آخر تا ثنائیت زیادہ کر کے

خپله کینکے۔

اسماء اشارات

تیسب { د- دہ- دی- دی- دغہ } دغہ دئی - دوی
بعب { هغه- هغی- هغوی- هغی }

(۱) د- عام ہے۔ مطلق اشیاء اور ذی روح مذکر اور مونث واحد اور جمع سب کیلئے آتا ہے۔ مثلاً داسری- دابنخہ- دالرگی- داسپی- داسپی- دابخی- وغیرہ۔
(۲) دہ- دی- بہاؤ خفی- ویائی لینہ- یہہ دونو بحالت حذفیت مشار الیہ مستقل ہوتے ہیں۔ لیکن خاص مذکر ذی عقل کے لئے آتے ہیں۔ مثلاً دہ و وہلم (اس شخص نے مجھے مارا) دی ناجوہ دی (یہہ بیمار ہے) اُنکے مقابلے میں مونث کیلئے دہ کی جگہ دی- اور دئی کی جگہ داسمعل ہوگا جیسے داوالی یہہ عورت کہتی ہے۔ دی ویلی دی- اس عورت نے کہا ہے۔

(۳) دہ اور دی میں فرق یہ ہے کہ دہ- (هغه- تآ- مآ- چآ- کی طرح صرف فاعل فعل متعدی ماضی کیلئے۔ اور نیز حروف متغیر کے ساتھ مستقل ہوتا ہے۔ اور باقی حالتوں میں عموماً دی آتا ہے۔

(۴) جب مشار الیہ مذکور ہو تو مذکر اور مونث دونو کیلئے بحالت فاعلیت فعل ماضی متعدی دی- بیاؤ مجہول آتا ہے۔ مثلاً دی سپی و وراس شخص نے کہا، دی بنخی ولید- (اس عورت نے دیکھا)

اور بصورت لزوم وغیرہ وزیر مطلق حال مستقبل میں۔ مذکر مونث دونو کے لئے۔ دا آیا کہا ہے۔ (۵) هغی مونث کیلئے آتا ہے۔ اور هغه مذکر کے واسطے۔

(۶) محل تشبیہیں داسی (یسا)، هسی (دسیا)، بولتے ہیں۔ اصل میں هغه سے تھا۔

موصولات

خوک چہ- جو کوئی- کم چہ- جونہ- چاچہ جس کسی نے خہ چہ- جو کچھ

ھر شوک - جو کوئی کہ - ھر خہ - جو چیز -
انکا استعمال بعینہ - حروف استفہام کی طرح ہی جنکی تفصیل ابھی آتی ہے -

اسم استفہام

(۱) شوک - (کون) - چا - (کس) - خہ (کیا) یہ تینوں تعین ذات کے سوال کے محل پر آتے ہیں - الّا پہلے دو نون ذی عقل کے واسطے - اور تیسرا اشیا اور غیر ذی عقل کے لئے بولا جاتا ہے مثلاً شوک سری دی (کون آدمی ہے) چا ویلی دی - کس کہاہے - خہ خیز دی - کیا چیز ہے - کبھی خہ - حقارت کے موقع پر ذی عقل کے لئے بھی بولا جاتا ہے - مثلاً داخہ سری دی - یہ کیا آدمی ہے - یعنی کسی کام کا نہیں - کبھی جلوں اخیر میں بھی آتا ہے جیسے وندٹی خہ - کیا تو انداہے -

(۲) چا - اور شوک - میں یہ فرق ہے - کہ پہلا بحالت فاعلیت فعل ماضی متعدی اور حروف متغیرہ یعنی (حروف جارہ - و علامات مفعول - و حرف اضافت وغیرہ) کے ساتھ استعمال ہوتا ہے - اور دوسرا باقی حالتوں میں - ورنہ غلط ہوگا - مثلاً چا آس - چا تہ واٹی - چا ویلی دی - ایسے مواقع پر شوک نہیں استعمال ہو سکتا - تیر چا کا مستفہم منہ مذکور نہیں ہوتا - اور شوک کا ہوتا ہے -

(۳) کم بصیغہ مذکر اور کمہ بصیغہ مؤنث (ہر دو بحرکت بین بین) عام تعین لئے آتے ہیں - اور انکے ساتھ مستفہم منہ اکثر مذکور ہوا کرتا ہے - جیسے کم سری - کونسا آدمی - کمہ بنتخہ - کونسی عورت - کم کانمی - کونسا پتھر - کمہ لبنتہ کونسی چھری -

کبھی یہ لفظ مکان کے لئے بھی آتا ہے جیسے ہخہ کم دی - یعنی وہ کہاں ہے - جس جگہ کہ انسان کے سوا اور کسی حیوانات کی تعین ذات سے سوال ہو - یا چا کے مشار الیہ کے مذکور کر نیکی ضرورت پڑے تو ان دو صورتوں میں کم کا لانا فصیح ہوگا - مثلاً کم سری تہ واٹی - کم خرا خلی (ہر نسبت چا سری تہ واٹی اور خہ خرا خلی) کی فصیح ہے - بلکہ یہی صحیح

اور وہ غلط ہے۔

(ف) - لفظ **خہ** کے ساتھ جب مستفہم نہ مذکور نہ ہو۔ تو اس صورت میں فعل۔ او کلمہ ربط۔ ہمیشہ بصورت جمع ہوگا۔ جیسے **خہ دی**۔ کیا ہے۔ **خہ وو**۔ کیا تھا۔ اور اس طرح لفظ **بنہ** اور **بد و مائشہ** باہم واجب ان کے ساتھ موصوف مذکور نہ ہو۔ اور نیز تمام مصادر۔ مثلاً **بنہ دی**۔ کہی دی۔ تو نے اچھا کیا ہے۔ **لو ستل گران دی**۔ پڑھنا مشکل ہے۔
(۳) **خو**۔ استفہام تعدادی کے لئے آتا ہے۔ جیسے **خو کس**۔ کتنے آدمی۔
اس کے مستفہم کم خراگہ حروف علت دہائے مخفی و خفی ہو۔ تو زیر پڑھی جاتی ہے۔
نیز اس کا مستفہم ہمیشہ جمع یا اسم جمع ہی ہوگا۔

(۴) **خوصرہ**۔ مطلق مقدار کیلئے جیسے **خوصرہ غواہی**۔ کتنا انگٹا ہے۔

(۵) **اگلہ**۔ زمانے کے لئے جیسے **کلہ بہ راشی**۔ کب آئیگا۔

(۶) **چرتہ**۔ مکان کے لئے آتا ہے جیسے **چرتہ زی**۔ کہاں جاتا ہے۔

(۷) **وٹی**۔ **خلہ**۔ سببیت کے واسطے جیسے **وٹی راغلی**۔ تو کیوں آیا۔ **خلہ زی**۔ کیوں جاتا ہے۔ **خلہ**۔ اصل میں **خہ** لہ تھا۔

(۸) **خنکرہ**۔ کیفیت کے عمل پہ آتا ہے جیسے **خنکرہ دی**۔ کیا ہے۔ **ہلیں خہ رنگہ** کا مطلوب ہے۔

اسم تصغیر

تصغیر کی علامتیں یہ ہیں۔

(۱) **ی**۔ لیکن جیسے **خانک سے خانگی** (کنڈولی سے کنڈولی رپیالی)۔
ہلک سے ہلکی۔ بچوگڑا وغیرہ۔ اس یائے لیکن کو مشقلہ بنانے سے موت کا صیغہ بجاتا ہے۔

(۲) **ہ**۔ **ہی**۔ بیائے مشقلہ موت کے لئے مثلاً **کوزہ سے کوزہ پی** (چھوٹا کوزہ)۔ **کندو سے کندو پی** (چھوٹا بھڑولا)۔ اور یائے لیکن سے مذکر کا صیغہ بجاتا ہے۔ مثلاً **خس خسری**۔
چھوٹا نکا۔

کبھی اس علامت کے پہلے نوں غنہ لگا کر ٹھہری بولتے ہیں۔ مثلاً کوزنری۔ کونہری۔
خسنری وغیرہ۔

(۳) کی۔ جیسے مندوس سے مندوسکی چھوٹی پکڑی۔ گت سرکتکی (کھولا)
چھوٹی چارپائی۔ کور سے کور کی (چھوٹا گھر) اسپن (ر) پرز بھی پڑی جاتی ہے۔
مونٹ کے صیغوں کیلئے (دی) مثلاً ہوجاتی ہے۔ مثلاً نتہ سے نکتی۔ (تھڑی) اور
پوزہ سے پوزگی (چھوٹا ناک) سپرہ سے سپرگی (چھوٹی جوں)
(۴) کی۔ جیسے تھو سے تھو کی (ٹوا) کافر سے کافر کی۔ جولا سے جولا کی۔ ہند
سے ہندو کی۔ یہہ تصغیر سب حقارت کی غرض سے ہے۔

مونٹ کے صیغے کے واسطے (ری) کو شقلہ کر دیتے ہیں جیسے کوتہ سے کوتگی (کوٹھری)
اور کت سے کھلی (چھوٹی چارپائی)۔

(۵) وٹی۔ اخیر میں حرف علت ہو تو حذف کر دیتے ہیں۔ جیسے سہی سوسروٹی
(مردوا) لڑکی سے لڑکوٹی (چھڑی) منکی سے منگوٹی (ٹھلیا)۔

مونٹ کیواسطے (دی) جھول کر دیتے ہیں جیسے جنئی سے جنوبی (چھوٹی لڑکی)۔
(۶) وڑی۔ وری جیسے ہلاک سے ہلکواری (بچوگرٹا) مبرک سمر کواری
(چوہے) کپ سے کپ وری مبرہ۔ چرک سے چرکواری (چوزہ) الابر سے
بزگواری (بکروٹا) خلاف القیاس ہے۔

(۷) وکی۔ جیسے دند سے دند وکی۔ (ڈبٹا) وڑ سے وڑوکی (بچوگرٹا) ہڈ
ہڈ وکی۔ (چھوٹی ہڈی) مونٹ کیواسطے (دی) جھول ہو جاتی ہے۔ مگر چارہ سے
چھروکی خلاف القیاس ہے۔

(۸) کوٹھی۔ بیائے لیٹنے مثلاً خلی سے خلی کوٹھی (نوجوان)۔

اسم آلہ

اسکے لئے کوئی خاص قاعدہ نہیں صرف سماع پر موقوف ہے۔ کبھی مفرد ہوتا ہے۔ کبھی کثرت متعل

ہوتا ہے۔ اسکے چند مشہور اسماء ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔

| | | | |
|----------|--------------|-------------|----------------|
| گہریا | رَبَّنَّیْ - | اُکھلی | لُبَّغَرَّیْ - |
| دَرائتی | لُور - | سُوسل | مُؤَلَّیْ - |
| چھنی | خَلِیل - | کُڑنا - چٹا | اُور کُرونی - |
| تاہ | تَبَّخْی - | تریگل | سِناخی - |
| گوپیا | مِچَّغْہ - | کھی - بیلچہ | یُوم - |
| کُہر کی | لَت - | دھنک | چان چ - |
| ازار بند | پرتو عابن - | مار توڑ | سَتَکی - |
| | | سنگلی - لٹ | چَ بَلَّی - |

اسم طرف

طرف کے صیغے دو طرح کے ہیں۔ مکانی۔ اور زمانی۔ ہم ہر ایک کے مشہور اور ضروری اسماء ذیل میں لکھتے ہیں۔

ظروف زمان

| | | | |
|---------------|--------------------|-------------|-------------------------|
| ابھی - اب تک | لا - | اب | اُوس - |
| دیں شب | بیکاشپہ - تیرہ شپہ | پہلی | پُئخُوا - |
| کل رات کم | صباشپہ - | پہر | بیا - پِئٹَنہ - ورستو - |
| شام | بیکا - | آج | نن - |
| فجر | سحر - | دیر در - کل | پِرُون - |
| وقت نماز سختن | ما سختن - | پہریر در | اُوہِمہ وُرخ - |
| لوک ٹکے وقت | شومہ دم - | پس پہریر در | لا اور مہ وُرخ - |
| آدھی رات | نیمہ شپہ - | فراکل | صبا - |
| سحری | پیشمنی - | پس فردا | بل صبا - |

| | |
|-------------------------------|----------------------------|
| ایام اسبوع | سحر مال - علی الصباح |
| شنبه - خالی - | نمر خاتہ - سوچ نکلتے وقت |
| یکشنبہ - اتبار - | شاہنت - وشیج دن کے |
| دو شنبہ - گل - پیر - | غرصہ - دوپہر |
| شنبہ - نہی - | ماسپنبین - نماز پیشین |
| چار شنبہ - د شروع ورخ - | مازیگر - نماز دیگر - |
| پنجشنبہ - زیارت ورخ - | نمریہ غرغہ { سوچ ڈوبتے وقت |
| جمعہ - آدینہ - جمعہ | نمریہ لوانہ { |
| اسمائے شہور | نما بنام - نماز شام |
| (دمیاشیتو نامی) | لرغونی - دوفخت { سویرے |
| قمری | ناوخت - دیر سے |
| (۱) حسن حسین - محرم | پلہ پسی - پے در پے |
| (۲) گل شکہ - سپرہ - صفر | تل - ہمیشہ |
| (۳) ورنہی خور - ربیع الاول - | جری - کلہ - کبھی |
| (۴) دویجہ خور - ربیع الثانی | گلہ نہ کلہ - کبھی نہ کبھی |
| (۵) د ریمہ خور - جمادی الاول | ہر کلہ - ہمیشہ |
| (۶) خلورمہ خور - جمادی الآخرے | ہالہ - تب - اُسوقت |
| بزرگہ میاشت { رجب | فصول ربیع |
| دخدائی میاشت { | سپر لی - پسر لی - بہار |
| (۷) شو قدر - شعبان | مُنی - خریف |
| (۸) روزہ - رمضان - | اوری - تابستان |
| (۹) وورکئی اختر - شوال | ژمی - جاڑا |

| | |
|---------------------------------|--|
| سرد کال | میانہ - خالی - زوی الفقہ |
| ابتدائی سے | لوئی اختر - ذوالحجہ |
| ظروف مکان | شمسی |
| جہات ستہ | ۱ و ساک - بیساکہ - اپریل |
| یوزتہ - پاس لاند | ۲ جیت - بیچہ - مئی |
| اوپر | ۳ ہار - اسارہ - جون |
| خکتہ - کوز باند - بنکی - نیچے | ۴ پشکال - سادون - جولائی |
| مخکی - ورا اند - آگے | ۵ بادرو - بہادوں - اگست |
| ورستو - پہ شا - پیچھے | ۶ آسو - آسن - ستمبر |
| دائیں ہاتھ | ۷ کتک - کاتک - اکتوبر |
| کینر طرن - برس لاس بائیں ہاتھ | ۸ مکر - آگہن - نومبر |
| حد و دار بے | ۹ پوہ - پون - دسمبر |
| قبلہ - نصر پریواتہ - مغرب - چیم | ۱۰ مانہ - ماگہ - جنوری |
| عشرق - نصر خانہ - مشرق - پورب | ۱۱ پکنر - پہاگن - فروری |
| قُطب - شال - اتر | ۱۲ چیت - چیت مارچ |
| سُہیل - جنوب - وکن | سین |
| دلہ - دلی - ہیستہ - یہاں | کال - سال |
| ہلتہ - ہوری - ہورنہ - وہاں | سینکال - اب کے سال |
| دَننہ - اندر | پرو مکال - پیر - سال گزشتہ |
| بہر - باہر | اورم کال - پیر - تیسرے سال |
| چاپیرہ - ارد گرد | دھنی کال - بل کال - اگلے سال آئندہ سال |
| خواوشا - آس پاس | کالوسر - سال پیر |
| لُری - دور | |
| نزدیکی - نزدیکی | |

| | | | |
|-----------------|-------------|---------|-------------|
| پانی کی آواز | شَرِ پَہار۔ | ادھر | بھستہ۔ |
| کھڑکنے کی آواز | کَمَ کَہار۔ | اُدھر | وَرِ پَستہ۔ |
| بھونکنے کی آواز | غِپَہار۔ | پاس | خَنَہ۔ |
| مارنے کی آواز | دَڑہار۔ | دور | بَیڑتہ۔ |
| ٹھکورنے کی آواز | دَ بَہار۔ | ہر جگہ | لہر چرتہ۔ |
| زیوروں کی آواز | شَنرہار۔ | کہہ | چَرتہ۔ |
| کاٹنے کی آواز | خَر پَہار۔ | کسی جگہ | ہیچرتہ۔ |
| بجنے کی آواز | تَمَ ہار۔ | اسطرف | دِی لوری۔ |
| | | | دِی خُوا۔ |
| | | | دِی پَلَو۔ |

اسم عدد

- ۱۔ یو۔
۲۔ دُوہ۔
۳۔ درِی۔
۴۔ خَلور۔
۵۔ پَنخہ۔
۶۔ شَپَنر۔
۷۔ اُوہ۔
۸۔ آتہ۔

اسم تفضیل

کلمات ذیل کے لگا کر ایسے تفضیل کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ دیر۔ زخت۔ بی شا نہ۔ خَلور۔ بیجَدہ۔ بلا۔ کاپر۔ غت۔ کتہ۔ لَوئی۔ پَنخہ۔ آفت جیسے کا فرمادی۔ یعنی بڑا ملا ہے۔ شَپَنر۔

اسم صَوْت

- ۹۔ پَرچیر کی آواز کیلئے الگ الگ نام ہیں۔ اِلّا اکثر نَہہ۔
۱۰۔ اسمائے اصوات کے اخیر لفظ ہا ہوتا ہے۔ لَس۔
۱۱۔ یَوَلَس۔ مثلاً
۱۲۔ شَر نَکھار۔ روپیوں کی آواز۔ دُو لَس۔
۱۳۔ شَر قَہار۔ تلواروں کی آواز۔ دِیا ز لَس۔

| | | | |
|---------|---|----|-------------|
| ۹۰ | فوی - | ۱۴ | خوارلس - |
| ۱۰۰ | شل - | ۱۵ | پنخہ لس - |
| ۱۰۰۰ | نر - | ۱۶ | شپارس - |
| ۱۰۰۰۰ | لک - | ۱۷ | اوه لس - |
| ۱۰۰۰۰۰ | کروہ - | ۱۸ | اتلس - |
| ۱۰۰۰۰۰۰ | (۱) یو کی مونٹ یوہ - ہے اور باقی تمام اعداد نکر اور مونٹ کے لئے مشترک ہیں۔ مثلاً دوہ سری - دوہ پنخی وغیرہ (۲) شل - کا لفظ مونٹ ہے اسلئے اسکی جمع شلی - زیادت یا بے جہول آتی ہے۔ جیسے دوہ شلی سری - دری شلی پنخی - (۳) سل کی جمع لفظ سو کے اخیر ہائے حقیقی یا صرف ایک زبر کے زیادہ کر نیسے بجاتی ہے۔ اور سطح زر - اور لک اور کروہ کی جمع بنتی ہے جیسے دوہ - سوہ دری زر - خلور لک - پنخہ کروہ وغیرہ۔ (۴) ہنٹی المجموع میں شل اور زر کے آخر لفظ گونہ یا گون - اور سو بجا شل ، اور لک اور کروہ کے اخیر و نہ - یا ون لگا کر شلگون - بیسوں زرگون سوون - سیکڑوں - لکون | ۱۹ | لوسن - |
| ۲۰ | شل - | ۲۱ | یو ویشٹ - |
| ۲۱ | یو ویشٹ - | ۲۲ | دوہ ویشٹ - |
| ۲۲ | دوہ ویشٹ - | ۲۳ | در ویشٹ - |
| ۲۳ | در ویشٹ - | ۲۴ | خلیر ویشٹ - |
| ۲۴ | خلیر ویشٹ - | ۲۵ | پنخہ ویشٹ - |
| ۲۵ | پنخہ ویشٹ - | ۲۶ | شپرو ویشٹ - |
| ۲۶ | شپرو ویشٹ - | ۲۷ | اوه ویشٹ - |
| ۲۷ | اوه ویشٹ - | ۲۸ | اتہ ویشٹ - |
| ۲۸ | اتہ ویشٹ - | ۲۹ | لمہ ویشٹ - |
| ۲۹ | لمہ ویشٹ - | ۳۰ | دیرش - |
| ۳۰ | دیرش - | ۴۰ | خلو ویشٹ - |
| ۴۰ | خلو ویشٹ - | ۵۰ | پکھوش - |
| ۵۰ | پکھوش - | ۶۰ | شپیتہ - |
| ۶۰ | شپیتہ - | ۷۰ | او یا - |
| ۷۰ | او یا - | ۸۰ | اتیا - |

لاکھوں - کروڑوں - کروڑوں - کہتے ہیں۔

(د) تمام اعداد اور معدودات کے آخر باستان لفظ یو اور یوی - حروف متغیرہ (یعنی حروف جارہ - وحرف اصناف - وحالت ندا - وبعض ظروف کے ساتھ و نیز بصورت فاعلیت فعل ماضی متعدی کے و ابجہول زیادہ کیجاتی ہے - اسوقت اخیر میں ہائے تخفی ہو - تو کر جاتی ہے - مثلاً لسو کسو و وہلم - رس آرمیوٹ مجھے مارا - پنخو سو و ہلکا نولہ سبق ور کرہ - شپیتو ورخو کنبہ و کر م - شلوس و ولیدم - پہ سو و نو خلق راغلہ - ددو و شلو کسو کا ردی - زر کو نو د پارہ نہ دی - ای اتلسو پنخورا قولی شی -

(د) صفت عددی میں مذکر کے لئے یوسے و وٹنی (رہلا) اور مونٹ لرو و وٹنی (پہلی) ہیائے متقلہ - اور باقی اعداد کے آخر مذکر کیلئے میم یا قبل حرکت بین میں لگا دیتے ہیں - اگر اخیر میں ہائے تخفی ہو تو اسوقت کر جاتی ہے - اور د وہ میں میم سے پہلے یا ئے پینہ بھی پایا کیجاتی ہے - مونٹ کیواسیٹ مذکر کے صیغے کے آخر ہائے تخفی بڑا دیتے ہیں - جیسے د ویم - دوسرا - دریم - چوتھا - لسم - دسواں الخ د ویمہ - دوسری - دریمہ تیسری (د) تاکید مردی کے لئے مطلقاً یویں یواشی (اکہلا) کہتے ہیں - اور باقی اعداد کے آخر لفظ

وارہ - لگا دیتے ہیں - جیسے دوارہ (دو نو) دری وارہ - (تینو) الخ (د) اصناف کے لحاظ سے یوستنوی (اکیرا) برغ - دوہرا - دری برغ (تہیرا) - خلو و برغ - چوہرا - بولا جاتا ہے - اس سے زیادہ متعل نہیں -

(د) مقابلے کیلئے یو پے یو - ہر ابر یو پے د وک - دو چنڈ یو پے دری - سہ چنڈ الخ بولا جاتا ہے -

(د) کسویں پاو - یا خلو رمہ برخہ لم - نیم - نیمی - لم - دریمہ برخہ نم - دری پاو - پاو بانڈیو - یا پٹھ پاوہ لم - یونیم - پاو کم د وہ - ہم اکہلا بولا جاتا ہے -

اسم منسوب

صفت نسبتی کلمات و علامات ذیل کے لگانے سے بنائی جاتی ہے۔

(۱) بالائی۔ بیٹے لیتے جیسے جنگیالی۔ لڑاکا۔ جنگیالی غیرت والا۔ قوریالی۔ تلوار یا بہادر زغریالی۔ زرہ پوش۔ وغیرہ۔ اسوقت اسماء کی ایضاً کی جائے محقق کر جاتی ہے۔

(۲) جن۔ زن جیسے غمجن۔ غلین۔ کبرجن۔ متکبر۔ مکرجن۔ فریبی وغیرہ۔ اسوقت بھی ایضاً کی جائے محقق کر جاتی ہے جیسے اوبہ سے اوجن۔ آبگین۔ تہہ سے تبجن۔ بخار والا۔

(۳) من۔ جیسے دولت من۔ دولت والا۔ سود من۔ فائدہ والا۔ خون من۔ ہمدرد۔

(۴) ناک۔ جیسے زیماناک۔ سیلی زین۔ سلیماناک۔ چپے والی چیز۔ بونیناک۔ بودار وغیرہ۔
(۵) من۔ جیسے پمن۔ گوڑا۔ کر من۔ گرم خوردہ۔ خچن۔ میلا کچلا۔ خیرن۔ چرک آلود۔ اخیر میں (ی) لیتے یا آخر محقق ہو تو نسبت کی وقت کر جاتی ہے جیسے چنجی سے چنجس (یعنی گرم خوردہ چیز)۔

(۶) نئی۔ بیٹے لیتے جیسے صبانئی۔ فجر والا۔ بیکانئی۔ رات والا۔ ٹھکنئی۔ اگلا۔ پٹخوانئی۔ پہلا۔ ٹھکنئی۔ نچلے ملک یا نڈ والا۔ پورٹنئی۔ اوپر والا۔ پاسنئی۔ اوپر لے ملک یا شند۔ پٹرونی۔ کل کی چیز۔ نئی۔ آج والے۔

(۷) بعض اسماء میں بعض تخفیف بعض حروف کو جیسے پروں کا لون اور پودتہ کی کا۔ اور سل کلنی (سو بریک) کی سل کا لہ۔ کا الف حذف کر دیا گیا۔

(۸) یائی۔ بیٹے لیتے جیسے کابلی۔ کابل والا۔ پیدینوری۔ پشاور والا وغیرہ۔

(۹) ال۔ جیسے بندر وال۔ بنیر کا باشندہ۔ یا حق۔ چمکہ وال۔ چمکہ کا باشندہ۔ بانئی وال۔ پتی دار۔ شریک۔ وغیرہ۔

(۱۰) یہ اکثر علامتیں مذکور ہیں۔ مونث کی واسطے جس اسم منسوب کے آخر (ی) لیتے ہیں بجائے آخر

یہ اس علامت کا تاویل اگر غیر حرف علت ہو تو مختلف ہو جاتا ہے جیسے پاسنی میں اور یا محقق باوا و مجہول ہو تو صرف ہر جاتی ہے جیسے میرہ سے میرنی۔ سیلی کا میٹا۔ اور ورتو ورتنی۔ ۱۲۔

ایسے متغیہ اور بعضی صورتوں میں لفظ (نیرہ) بنون غنہ لگا دو۔ اور باقی صورتوں میں ضرر
اخیر میں اے مفتی ثر بادو۔

اسم مصدر اقسام و علامات

مصدر کی عام علامت پشتوزبان میں ل ہے جیسے راقٹل۔ آنا ٹلل۔ جانا۔ کتل۔
دیکھنا قتل۔ ٹکھنا وغیرہ۔

اس زبان میں بھی اردو اور فارسی کی طرح مصدر تین قسم پر ہوتا ہے (۱) وضعی جو اصل میں اسی معنی
کیلئے بنایا گیا ہو۔ اسکی مثالیں صدر میں گذر گئیں۔ (۲) ترکیبی جو کسی اسم یا صفت کے آخر متحدی کیلئے
لفظ کو ل بجنے کرنا اور لازم کی واسطے لفظ کیدل۔ بجنے ہونا۔ کے لگانے سے بناتا ہے جیسے
چُلا کول راضی کرنا۔ اور پُلا کیدل راضی ہونا وغیرہ۔ کبھی کول کی جگہ صرف لفظ
وُل اور کیدل کی جگہ یدل لگا دیتے ہیں۔ اور یہی بغرض تخفیف زیادہ متاعل ہوتا ہے۔
جیسے غور یدل چرب ہونا غور وُل۔ تہند لکنا۔ چکنا کرنا۔ جو لفظ غور بمعنی چرب بنایا
گیا ہے (۳) جعلی۔ جو علامات مذکورۃ المصدر کے بغیر اور کسی علامت منجملہ علامات مخصوصہ
مفصلہ ذیل کے اگانے سے مصدری معنی پیدا کرتا ہے جیسے زہ ورتیا۔ دلیری۔ ناجورتیا
بیاری۔ زہ ورتوب۔ دلیری۔ سری توب۔ آدمیت وغیرہ۔

کل مصداق در وضعیہ اور ترکیبیہ کثیرۃ الاستعمال تو بترتیب حروف ہجا کتاب کے اخیر میں مندرج
ہیں۔ یہاں ہم مصادر جعلیہ کے بنائیکے قواعد لکھتے ہیں۔

علامات مصدر جعلی

(۱) توب۔ جیسے مینثوب عاشق ہونا۔ کافر توب کافر ہونا وغیرہ۔

اخیر میں یا یلینہ ہو تو معرف ہو جاتی ہے جیسے سر توب۔ آدمیت۔ خلئی توب جو الی
طولانی اسم کے اخیر کی دی، بالکل حذف ہو جاتی ہے جیسے لیوئی (راولا) سریو توب
دیوانگی۔ صرئی (دلیر۔ بہادر) سریو توب۔ خربیشی۔ سرکوزی۔ سرتیشی
(ہر ہر ہر سو در خرب) سے خربیشتوب۔ سرکوز توب۔ سرتیشتوب

آتا ہے۔

(۲) تیا۔ جیسے ناجور (یار) سے ناجورتیا۔ کمزور سے کمزورتیا۔ کجخت
کجختیا۔ یہاں اجتماع ثنلین سے بغرض تخفیف پہلی (ت) حذف ہو گئی۔

(۳) نشتیا۔ مثلاً میلہ (مہان) سے میلستیا (مہانی) اور یہ قلیل الاستعمال ہے۔
(۴) سہ۔ جیسے تنگ سے تنگسہ۔ تنگستی۔ افلاس۔

(۵) والی بیاڑ کینہ جیسے او بد (لبنہ) سے او بد والی بھنے لبنائی۔ اور پلن
دچڑا، سے پلنوالی۔ چڑائی۔ سور زلال، سے۔ سور والی۔ کلک (مضبوط)
سے کلکوالی۔ وغیرہ۔

(۶) ولی۔ جیسے عزیز۔ اور خپل (عزیز) سے عزیز ولی۔ خپل ولی۔ ورور
(بہائی) سے ورور ولی۔ برادری۔ قام (قوم) سے قام ولی۔ ہنقومی۔ رشتہ داری
(۷) تون۔ جیسے بیل (جدا) سے بیلتون بمعنی بچھڑا۔ جدائی۔ گندہ (بیوہ) سے
گندہ تون۔ اخیر میں (۵) یا یا یا بلیئہ ہو تو حذف کر دیتی ہیں جیسے میدرتی صیرتوں
(چینی کا گہرا) اور یہہ اتفاقی ہے۔

احکام مصدر

۱) کل مصدر وضعی اور ترکیبی۔ جب حروف متغیرہ و تابع متغیرہ کے ساتھ استعمال کیجاتی
ہیں۔ تو انکی اخیر ایک وا مجہول لزوماً زیادہ کیجاتی ہے جیسے راتللو دپارہ۔ کتلو کبش
کتللو وغیرہ۔ اس صورت میں کبھی بغرض تخفیف لام مصدری لکھ بھی حذف کر لیتے ہیں۔
جیسے وتل سے پہ و تو کبش۔ نیول سے نیو ولرہ۔ وغیرہ۔

۲) تمام مصادر کے فعل اور روابط و ضمیریں بلحاظ انکے اسم جنس ہونی کی ہمیشہ جمع آتے ہیں۔
جیسے کبش کران دی۔ کتل یی کری دی۔ کبشلی دوو۔ گندل
م نہ خدی زدہ۔ وغیرہ۔

۳) بعض لوگ لام مصدری کو کھ خفی سے بدل کر لیدلی سرلیہ۔ کتل سے کتہ

تقل سے تلہ وغیرہ بولتے ہیں۔

تغیرات مصدر ترکیبی

مصادر ترکیبیہ کے بنائیکے وقت بعض بعض اسماء اور صفات میں خاص خاص مواقع پر بغرض تخفیف کیسے تغیر ہو جاتا ہے۔ مثلاً

(۱) جن اسماء ثلاثی کے درمیان واو مجہول ہوا کثر وہ حذف ہو جاتی ہے اور اسکا ماقبل مفتوح کرتی ہے جیسے سُور (ٹہنڈا) سے سُمیدل۔ مور (سیر) سے مَریدل۔ کُوب (ٹیرٹا) سے کَبیدل۔ زُوس (بُڑا) سے زَبیدل وغیرہ۔ الا تومر (کالا) سے تومریدل آتا ہے۔ بحذف واو کہنا غلط ہوگا۔

(۲) صورت صدر کی بعض الفاظ میں واو بر حال رکھ کر مفتوح بنا دیتے ہیں۔ جیسے خور (کھرا) سے خُوریدل۔ خُوب (بھٹی) سے خُوبیدل۔

(۳) آخر اسماء و صفات صحیحہ کو تنوکل کرتی ہیں۔ وُل سے پہلے مفتوح اوریدل سے اول کسور۔ (۴) آخر میں ہائے تخی ہونوگہ جاتی ہے۔ جیسے تیرہ (تیر) سے تیرول وغیرہ۔

(۵) بعض اسماء جن میں واو معدون کے بعد نون غنہ آتا ہے وہاں بھی نبر اول کا قاعدہ جاری ہوتا ہے۔ جیسے گونہ (بہرا) سے کنڈول۔ بونہ سے بندول۔ اس صورت میں اگر طولانی اسم ہو تو اخیر کاتر حذف کرتے ہیں۔ جیسے ڈرُوند (بہاری۔ سنگین۔ مغز) سے دَرُول۔

مصدر لازم و متعدی و مجہول

مصادر ترکیبی میں متعدی کی نشانی کو ل۔ یا وُل ہے۔ اور لازم کی کیدل یا یدل۔ مصدر مجہول کے بنائیکہ قاعدہ ہر کہ مصدر وضعی کے آخر یا مجہول لگا کر اخیر میں لفظ کیدل زیادہ کرتی ہیں۔ جیسے وھل (مارا) سے وھلی کیدل (مارا جانا) وغیرہ۔

حاصل مصدر

حاصل مصدر بنانے کے قاعدے یہ ہیں۔

(۱) کبھی لام مصدر کو حذف کر کے ہائے تخی لگا دیتے ہیں مثلاً تلہ۔ راتلہ آمد و رفت کہنہ سنا

پاسیدہ - نشست و برخاست - ختہ - کوزیدہ - چڑھاؤ - اتار - وغیرہ -

(۲) کبھی لام مصدری کو حذف کر کے اخیر میں لفظ نہ بنون مشدد لگا دیتی ہیں جیسے سائل کہنا سے ساتنہ - رابطہ (رہاست کنا) سے رابطہ کتنہ - رتل (گہونا) سے رتنہ وغیرہ -

(۳) کبھی مصدر کے لام کو حذف کر کے لفظ ون براد معوض لگا دیتی ہیں جیسے کندیل سے کندیلون - ترل سے ترپون - الا کہ بدل سے کپ و ن (لاپ - آئینش) خلاف القیاس ہے -

(۴) کبھی لام مصدر کی بجائے لگا دیتی ہیں - اسوقت علامت مصدر کا قبل اگر او ہو تو معوض ہو جاتی ہے جیسے لمسول سے لمسون (پہکانا) خرخول سے خرخون (فروخت)

لتول سے لتھون (تلاش) کپ و ل سے کپ و ن (آئینش - رلا) پریکول سے پریکون (فیصلہ) چکاوتی - لنکول سے لنکون - بیاہنا - جننا -

(۵) کبھی مصدر کے اخیر سے لفظ ول حذف کر کے ہائے غنی بڑا دیتی ہیں مثلاً شوکول سے شوکہ (لوٹ) لتنتول سے لتبندہ (شکست - گیز) جو و ول سے جو وہ (سازش - صلح) وغیرہ

(۶) کبھی مصدر کے اخیر سے بدل دور کر کے ہائے غنی لگا دیتی ہیں مثلاً پدبیدل سے پدبیدہ (اتفاق) پلوہیدل سے پلوہدہ سمجھ - جو و یدل سے جو و ہ -

(۷) کبھی صرف لام مصدر کی گرائی سے حاصل مصدر بن جاتا ہے جیسے کرل (بونا) سے کرل (کشتکاری)

(۸) کبھی مصدر کے اخیر سے لفظ ول گرائی سے بنتا ہے جیسے غولبول سے غول - خرخول سے خرخ - ٹیلوہل سے ٹیل - تولیدن سے تول - (بیکر چلنا) -

(۹) کبھی صرف لام یا ول کو آخر مصدر حذف کر کے لفظ خت یا بنت لگا تے ہیں - جیسے منل سے منخت - سپارل سے سپار بنت (سفارش) سبنالول سے سبنالخت (سجادٹ) جو و یدل سے جو و بنت (سازش)

(۱۰) کبھی مصدر کے اخیر سے بدل حذف کر کے ٹون لگا دیتی ہیں - جیسے کندیل سے کندیلون (بیوگی) بیلیدل سے بیلتون (رہائی) کثرت استعمال سے دی، گر کے بلتون ہو گیا -

خلاف قیاس حاصلہ

پشتو زبان میں حاصلہ مصدر کے بعض خلاف قواعد بالا کے بھی آتے ہیں جنہیں مشہور ذیل میں لکھے ہیں۔

| | | | |
|------------------|-----------|---------------------|-------------|
| استوکنہ (دروباش) | اوٹیدل | خواست (انگنا) | غبتل سے |
| پرسوب (سوریج) | پرسیدل | پُچلای (پکوان) | پُچیدل سے |
| خونہ (دکھڑائی) | خیل سے | پترندکلی (شناخت) | پترندل سے |
| خلاصی (رہائی) | خلاصیدل | چلند (چلانا چلین) | چلول سے |
| رخیدن | | سوی (جلن) | سول سے |
| سورپی (سواری) | سوریدل سے | خج توری (سیاہ روئی) | خج تودول سے |

اسم فاعل

مصدر کے لام کو حذف کر کے ایضاً لفظ وٹکی یا وٹی بہر دو بواو معروف یا مکتبہ لگا دیتے ہیں مثلاً تلل سے تلونکی۔ تلونی (جانوالا) ویل سے ویونکی۔ ویونی رکھنے والا وغیرہ جمع مذکر میں ری، معروف ہوجاتی ہے اور مونث کیلئے مطلقاً دی، مچھول ہوتی ہے۔ جیسے

راتل سے۔ گردان
 (۱) راتلونکی سہری۔ راتلونکی سہری (جمع مذکر) } راتلونکی بختہ۔ راتلونکی بختی (جمع مونث)
 (۲) راتلونکی۔ راتلونکی (جمع مذکر) } راتلونکی۔ راتلونکی (جمع مونث)

اسم مفعول و صفت مشبہ

(۱) مصدر وضعی میں تو مطلقاً لام مصدری گنشدہ دکر کے واحد مذکر کیلئے مصدر کے آخر یا مکتبہ لگادیتے اور جمع مذکر کیواسطی یا مکتبہ اور مونث کیلئے مطلقاً یا مکتبہ لگا دیتے ہیں۔ جیسے وژل (ارنا) سے وژلی۔
 (۲) کبھی بغیر تخفیف لام مصدری کو حذف کر دیتے ہیں۔ جیسے تلل (جانا) سے تلی۔
 وتل (رکنا) سے وتلی وغیرہ۔

| واحد مذکر | جمع مذکر | واحد مؤنث | جمع مؤنث |
|---|-------------|-------------|-------------|
| وژلّی سَرّی | وژلّی سَرّی | وژلّی بَنجھ | وژلّی بَنجھ |
| تَلّی | تَلّی | تَلّی | تَلّی |
| (۲) مفعول یا صفت کے چند صیغہ قاعدہ بالا کے خلاف بھی آتے ہیں جو ذیل میں لکھے جا رہے ہیں۔ | | | |
| راغلی - راتلّی - ملاست - سلاستل سے - کپی - کول سے - شوی - | | | |
| کیدل سے - کینیاستل سے - ورکپی - ورکول سے - | | | |
| (۳) مصدر ترکیبی سے بعد حذفیت علامت مصدر لازم میں تو اسم اصلی یا صفت تام کے آخر لفظ | | | |
| شوی اور متعدی میں کپی زیادہ کرتے ہیں۔ مثلاً خوبیدل (زخمی ہونا) سے | | | |
| خوبدشوی اور خوبدکپی - مریدل سے مورشوی - مورکپی کہینگے - | | | |
| (۴) اطلاق مفعول تام صیغوں پر فارسی کی طرح بہ لحاظ مشاکلت و مشارکت فی العلامت ہی - ورنہ | | | |
| لازم مصدر سے مفعول نہیں آسکتا۔ اصلیں جو لازم سے مشتق ہیں وہ صفت ثنویہ صیغہ کہلاتی ہیں۔ | | | |

بیان تذکیر و تانیث

علامات مذکر

- (۱) جس اسم جاد کے آخر یا تہ بلیتہ ہو وہ اکثر مذکر ہوتا ہے جیسے لرگی (لکڑی) کانری (پتھر) وغیرہ
- (۲) جس کے آخر یا تہ معرف ہو۔ مثلاً نائی (لوا) دوی - خونی - وغیرہ۔
- (۳) جس کے آخر یا تہ خفی ہو۔ مثلاً اورہ (آٹا) ویبنتہ - بال (میرہ) خاوند (وغیرہ)
- (۴) جس کے آخر یا تہ اولین یا معرف ہو مثلاً مندو (دالان) کندو - کندو - وغیرہ۔
- (۵) جس کے آخر یا تہ موقوف ہو مثلاً لوی - خوی -

علامات تانیث

- (۱) جس اسم کے آخر یا تہ مشغلہ ہو مثلاً سپوہمی (چاند) چیلّی (چلی) مرّی (گلا) نکا - وغیرہ
- (۲) جس کے آخر یا تہ محقق ہو۔ مثلاً تنجھ (عورت) گندہ - لنگہ - وغیرہ۔
- (۳) جس کے آخر یا تہ معرف ہو مثلاً بسادی - آشنائی - وغیرہ۔

(م) جسکی آخر و اوچھول ہو مثلاً بنار و شارک (شاد و بیزو رندری وغیرہ) -
 (د) جسکی آخر یاں محمول جمع مبتدل از ہائے محقق ہو۔ مثلاً ابری (خاکستر) خوئی (دینا)
 تثمیلی (چھاچھ) وینی (راہو) غتی (کانٹی) نینی (رکی کی پہلی) واورِی (برن) وغیرہ

مونثات سماعیہ

پشتو زبان میں عربی کی طرح مونث کے کئی صیغے ہیں جنہیں بطا ہر کوئی علامت تائید نہیں بلکہ محض سماع پر موقوف ہیں۔ انہی صفات اور افعال اور روابط ہمیشہ مونث ہی ہونگی۔ خواہ دوسری زبان میں وہ مونث نہوں۔ کثیر الاستعمال اور شہور اسما ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔

| | | | |
|----------------|-------------------|------------------|--------------|
| پرستن - لحات | نرور - بہو | مُصلی - جانماز | سُخ - غار |
| پلتن - فوج | ہا - اندہ | صیاشت - چاہینہ | گوہار - دھڑ |
| ترور - پھوپھی | ملا - کمر | ناوی - دُہن | لَمَن - دامن |
| خُٹکل - کہنی | بُن - انبار - سوت | وَرخ - دن | منکل - پنجہ |
| دُرشل - چوکھٹ | بمبچو - بنولہ | یور - دیور کی پی | میچن - چکی |
| بدمنز - کہنگل | تندار - چاچی | شا - پیٹھ | ندردور - تند |
| غوجل - گندھانہ | بنارو - شارک | بورجل - جگہ | وَرخ - بادل |
| لار - رستہ | رُوندار - بہا بھی | تر بنخ - کچائی | ٹھوا - گائی |
| گور - لڑکی | ستن - سوئی - ستون | شومن - کہاں | نیا - تانی |
| موسر - ماں | کوژدن - کورائی | خومر - بہین | ژہما - رونا |
| میرمن - بیبی | لانبو - تیرنا | زانگو - بھگڑا | رفنا - روشنی |

غلا - چوری

قاعد تائید ذمی روح

(۱) جس اسم کے آخر یاں لین ہو اسکی مونث بیاضی مثقل ہوگی مثلاً شپئی (کتنا) سے
 شپئی (کتنا) آپریدی (آفریدی سے آپریدی) - اوسئی (ہرن سے اوسئی) وغیرہ

(۲) جس اسم نکر کے آخری معروف ہو اسکی مونث کیلئے (ی) اخیر سے حذف کر کے لفظ (نرہ) بنون غنہ لگائی ہے جیسے دیو سے دو بندہ - نائی سے نائینرہ - ہاتی سے ہاتینرہ - موجی سے موجنرہ - یعنی دیوبن - نائین - ہتھنی - موجن -

(۳) جس اسم نکر کے آخری فون ہو اور معروف بالعدون موقوف ہو تو اسکی مونث میں درون کو حذف کر کے اخیر میں لفظ نرہ بنون غنہ لگائی ہے - اور بحر ماقبل علامت کو مضموم کر دیتی ہے مثلاً شپون (گڈیا) سے شپینہ - شکونر (سہی) سے شکنرہ - پبنتون سے پبنتنہ -

(۴) جس اسم نکر کے آخری مخفی ہو اس کے ماقبل مونث کیلئے نون مفتوح زیادہ کر دیتی ہے مثلاً کوربہ (گرہ والا) سے کوربنہ - غوبہ (گوالا) سے غوبنہ - میلہ سے میلنہ -

(۵) جس اسم نکر میں کوئی خاص علامت نہ ہو اسکی مونث کیلئے اکثر اخیر مخفی زیادہ کر دیتی ہے مثلاً چرگ (رغا) سے چرکہ - اونس (اونٹ) سے اونبنہ - خر - سے خرہ -

(۶) بعض مونثات حقیقیہ (یعنی جنکے مقابلے میں نر ہو) خلاف القیاس آتی ہیں جنہیں مشہور مشہور ذیل میں لکھی جاتی ہیں -

مونثات حقیقیہ خلاف قیاس

| | | | | |
|-----------------|-----------------|--------------------|-------------------|----------------|
| آس - گھوڑا | تروچرچرہاٹی | میدنبہ - بہنیں | جینی - لڑکی | آرتینہ - عورت |
| اسپہ - گھوڑی | ترلہ - چیری بہن | لیور - دیور | ترہ - چچا | غوی - بیل |
| پلار - باپ | خنبان - خاوند | نذرور - درانی | تروچرچرہوپی | غوا - گائی |
| مور - ماں | بنجہ - بیبی | نارینہ - نر | خودئی - بہانجا | میرہ - خصم |
| اوشی - خسروہ | خوی - بیٹا | مادینہ - مادہ | خونرہ - بہانچی | میرمن - مالکان |
| بینی - سالی | لور - بیٹی | نیکہ - نانا - دادا | خلمی - جوان لڑکا | خوم - جنوائی |
| پلندہ - پتیلاب | سخر - سسر | نیا - دادی - ماما | پیغلہ - جوان لڑکی | نرور - بہو |
| میرہ - پتیل ماں | خوآشی - ساس | ہلک - لڑکا | سمری - مرد | ورادہ - بہتیجا |

وَرِیہ - پتھی - وُسرور - بہائی - خور - بہین -

افراد و جمعیت

طریق جمع مذکر

(۱) جس اسم مفرد کو آخر سی (سینہ) ہو۔ اسکی جمع بیاڑ معروف ہوگی۔ جیسر کو ونگی سے کو ونگی - سپی سے سپی - سمری سے سمری - وغیرہ -

(۲) جسکے آخر بیاڑ معروف ہو اسکی جمع بزیادت (ان) الف و نون ہوگی جیسر کسبی کسبیان - خونی سے خونیان - دوی سے دویان - وغیرہ

(۳) غیر ذی روح کی جمع اکثر بزیادت لفظ (ونہ) بواو معروف ہوتی ہے جیسے غمونہ - کوس و نہ (گہر) نو کونہ (ناخن) - کبھی حرف نون مفتوح پر اکثفا کر کے ہاڑ مخفی حذف کر دیتے ہیں - جیسے کالون (سال) بندھون (بن)

(۴) اخیر میں لاہو تو حذف کر دیتے ہیں۔ جیسر ذمہ ردل سے ذمہ و نہ - وغیرہ -

(۵) ذی روح کے یہی اکثر اسمائے مفردہ اس قاعدہ بالا کے موافق جمع ہو گئے ہیں۔ جیسر لیور سے لیورون - آس سے آسونہ - خبنتن سے خبنتنون - اگر اخیر میں لاہو تو حذف ہو جائیگی۔ جیسر ترہ اور ترون - ینکہ اور نیکونہ - مگر چند اسماء ذیل اس قاعدہ کے برخلاف آئیں (میرہ سرمرون - وراہ سرویرون - وروسر ورونہ - خوی سرخانن)

(۶) اکثر ذی روح کی جمع (ان) سے بھی ہوتی ہے جیسر صار (ساپ) سماران - لہم (بچھو) سرلہمان - خوم سرخومان - خوی سرخویان - قارغہ (کوا)

سے قارغان - وغیرہ - اخیر میں لاہو تو فارسی کی طرح گات بدل جاتی ہے۔ جیسے لیوہ سے لیوکان مگر کا کا (چچا) سے کامکان - شادوسر شادوکان - خلتایس آتے ہیں -

(۷) بعض اسمائے اشیا بھی اس قاعدہ کے موافق جمع ہوتے ہیں - جیسے غنہ (کھولہ)

سے غنہ ان - خند (گھنگری) سے خندان - وغیرہ -

(۸) جس اسم مفرد مذکر کے آخر الف ہو اسکی جمع فارسی قاعدہ کے موافق بزیادت لفظ (یان)

ہوگی مثلاً مُلّا سے مُلّا ریان - آشنا سے آشنا ریان وغیرہ۔

۷) جن اسماء کے ماقبل آفروا ساکن ہونگی جمع میں اکثر اُو کو الف سے بدلا کر اخیر میں (ہ) خفی لاحق کر دیتے ہیں۔ جیسے شپون سے شپانہ - شپول (باڑہ - آفول) سے شپالہ - سُور (ٹھنڈا) سے سورہ - زور (بوڑھا) سے زورہ - گوبد (ٹیرھا) سے کابدہ - لگر سور (سوار) سے سوارہ - خوبد (میٹھا) سے خوابدہ - خلاف القیاس ہے۔

۸) بعض اسماء جیسے لہمون سے لہمانہ - بلتون سے بلتانہ - کنہ تون سے کنہ تانہ - زنگون سے زنگانہ جو پسیل تراءف متعل ہیں۔ وہ قاعدہ بالا سے مستثنیٰ اور حقیقت میں مفرد بصورت جمع ہیں۔ الّا دونوں فرق یہ ہے۔ کہ جو بصورت جمع ہیں وہ صرف حروف متیرہ (غیر حروف اضافت و حروف جارہ) و حالت فاعلیّت فعل ماضی متعدی وغیرہ کے ساتھ متعل ہونگے۔ مثلاً د لہمانہ غوبنی - پہ بلتانہ کہیں - د زنگانہ سترگہ - وغیرہ۔

۹) جن اسمائے مذکر کے آخر ہائے مخفی ہے۔ جمع میں اُنکے (ہ) سے پہلے (ان) بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے غوبہ (گوالا) سے غوبانہ - میلہ (مہمان) سے میلانہ - کوربہ (گہروالا) سے کوربانہ۔

۱۰) اسمائے اصوات میں بغرض تو انرا اور تکرار لفظ ہار - آفریں بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے د زے د زہار - شرنک سے شرنکھار - شر سے شرہار - پوج سے پوجہار۔

۱۱) بعض اسماء مفردہ خود جمع کا مغز دیتے ہیں۔ ایسے اسماء کو اسم جنس کہتے ہیں۔ جنکا اطلاق قلیل و کثیر پر علی السوویہ ہوتا ہے۔ مثلاً وابنہ (گھاس) و یسبتہ (بال) کچ (بھن) رانجہ (سرہ)۔

۱۲) بعض اسماء کے آخر جمعیت کیلئے ہائے خفی زیادہ کر دیتے ہیں۔ جیسے غل (چور) سے غلہ مل (ساتھی) سے غلہ - خر (گد) سے خرہ۔

۳۲ طریق جمع مونث

(۱) جن اسماء کے آخر الف ہو انکی جمع اکثر زیادت لفظ (وی) بیا ئی مجہول بنتی ہے۔ مثلاً
ژرہ سورژہ وی۔ ہلا سے ہلا وی۔ گریہ افغانان پشاور کا لہجہ نہیں۔

(۲) جس اسم مفرد مونث کے آخر یائے مشقلہ ہو اسکی صورت جمع میں ویسی ہی رہتی ہے۔ جیسو
سپو بدھی۔ نور ی۔ (لقمہ) وغیرہ۔

(۳) جس اسم مفرد مونث کے آخر یائے معروف ہو۔ جمع میں یائے مشقلہ سے بدل ہو جاتی ہے۔ جیسے
بدائی سے بدی۔ خواری سے خواری۔ سورلی سے سورلی۔

(ف) حروف متغیرہ اور تابع متغیرہ کے ساتھ بحالت افراد ہی جمع مشتمل ہوگی۔ جیسے
سورلی لہ۔ خواری سپک کرم وغیرہ۔

(ہم) جسکے آخر یائے مخفی ہو جمع کی حالت میں یائے مجہول سے بدل جائیگی۔ مثلاً بنٹی سے
بنٹی۔ تورہ (تلوہ) سے توری۔ خرہ (گہری) سے خری۔ وغیرہ۔

(دھ) کل مونثات سماعیہ کی جمع زیادت کسرۃ اشباعی (ری) مجہول کی ہوتی ہے۔ مثلاً
لار (رستہ) سے لارہ۔ مالاری اور برستن سے برستن یا برستنی۔ ستن

سے ستن یا ستنی وغیرہ۔

(۶) جسکے آخر واو مجہول ہو اسکی جمع زیادت لفظ کانی بیا ئی مجہول کے ہوگی۔ مثلاً پیشو
رہلی سے پیشوکانی۔ زانکو (بگڑہ) سے زانکوکانی۔ شادو سے

شادوکانی۔

(۷) جمع مونث کے بعض صیغے خلاف القیاس آتے ہیں جیسے مشہور ذیل میں لکھ جاتے ہیں۔

| واحد | معنی | جمع | واحد | معنی | جمع |
|------|------|---------|-------|------------|--------------|
| خُور | بہین | خُونیدی | ندرود | نند | نُدُرُو رانی |
| لُود | بیٹی | لُونرہ | نیا | نانی۔ دادی | نیاکانی |

| واحد | معنی | جمع | واحد | معنی | جمع |
|--------------------------|------|-------|--------|---------|--------|
| مور | مال | میںدی | نورور | بہو | نہنیدی |
| یورخاند کے بہائی کی عورت | یونہ | ناوی | مورلہن | ناویانی | |

(۱) تمام جمع کے صیغے مطلقاً خواہ مذکر ہوں خواہ مؤنث - اور ویسی ہی اسماء جنس - اور نیز جو اسمائے جنس کا کلمہ کہتے ہیں - یعنی کل مصادرو وغیرہ - جب فاعل فعل ماضی متعدی ہوں - یا حروف متغیرہ (یعنی حرف اضافت - حروف جارہ - حرف ندا وغیرہ) کے ساتھ استعمال کئے جائیں - تو ان کے اخیر ایک واو جہول زیادہ کیجاتی ہے - اس حالت میں اگر ان کے اخیر یا کے جہول یا کے معروف یا کے مخفی ہو - تو فصاحتاً حذف ہو جائیگی - بخلاف خشکوں کے کہ وہ اسکو ثابت رکھتے ہیں - مثلاً

| اصلی | متغیرہ حالت |
|---------------------|---------------------|
| سمی - سہرو و ہلی یم | فاعل فعل متعدی |
| بنخی - بنخو | " |
| خلمی - خلمو | " |
| بنخی - دبنخو | " |
| برستی - برستنو کیں | حروف متغیرہ کے ساتھ |
| میںدی - میںدولہ | " |
| اسونہ - آسونو ٹخنہ | " |
| رونہ - ایرونہ | " |

(۲) واو جمع کے لحوق کے وقت نمبر ۶ قاعدہ مع ذکر کے الف سب حذف ہو جائیگی۔

| اصلی | متغیرہ |
|-------|-------------|
| سوارہ | سور و ولیدم |

| | |
|-------|-----------------------|
| زادہ | دزد و عمل بردی |
| کادہ | پہ کبر و لڑکوکبھیو تم |
| پاخہ | پخوچ و چونہ خہ و خورہ |
| تاودہ | تود و او بوکس |
| خوادہ | خوب و کنولہ مہ زہ |

حالت فاعلی

(۱) فاعل ہمیشہ مفعول اور فعل پر مقدم تھا ہے۔ مثلاً زید راغی (زید آیا)، بکر زید و وہلو بکر نے زید کو مارا۔ الّا بصورتِ اضافہ مفعول سے مؤخر ہو جاتا ہے۔ مثلاً زید نی و لید۔ زید کو اُس نے دیکھا۔
 (۲) بعض اسماء جنکی توضیح اپنی اپنی مواقعیں کی گئی ہے۔ بحالت فاعلیت فعل متعدی بصورتِ جمع استعمال کئے جاتے ہیں۔ مثلاً سری و وہلم (سری)، کی جگہ۔ اور سر و و نیوم (سری) کی جگہ۔

حالت اضافی

(۱) اسمائے ظاہر میں اضافت کی علامت (د) ہے جو فصاحتہ مضاف الیہ سے پہلے آتی ہے۔ مثلاً د زید کور۔ زید کا گھر۔
 (۲) مضاف الیہ منظر ہو۔ تو مضاف پر مقدم آتا ہے۔ جیسا اوپر گذر گیا۔ اور اگر ضمیر ہے تو مؤخر۔ مثلاً کارم۔ کار د۔ کاری۔ میرا کام۔ تیرا کام۔ اُس کا کام۔
 (۳) مضاف الیہ واحد میں مونث کی کا یا بی جہول سی۔ اور مذکر کی (سی) بلینہ یا بی معروف سی اور یا بی معروف یا بی مثقلہ سی بدل جائیگی۔ مثلاً د بنشی خبستان۔
 د سری بیتی۔ د سوری آس۔

(۴) مضاف الیہ جمع کا صیغہ۔ یا اسم جنس یا مصدر ہو تو اسکی آخر وا جہول زیادہ کہ جائیگی۔ انستو اگر خریں کا یا بی ہو تو حذف ہو جائیگی۔ مثلاً د سر و خوی۔

د بخوار۔ د خلق و مال۔ دراتلو وقت وغیرہ۔

حالت مفعولی

(۱) مفعول اگر ضمیر نہ ہو۔ تو فاعل سے پیچھے آئیگا۔ اسکی علامت ت تہ۔ و تہ۔ لہ۔ لہ۔ ہوتی ہے۔

(۲) بحالت افراد اور جمعیت اسکی تصریف و تبدیل بعینہ مضامین الیہ کی طرح ہوتی ہے۔ مثلاً دی سہری تہ۔۔ دخی بنخی لہ۔ سر و لہ۔ بخونہ۔

(۳) جو فعل اصل میں متعدی الے المفعولین ہو خواہ دوسرا مفعول عبارت میں مذکور نہ ہو۔ (خاص اُس ہی صورت میں مفعول کی علامت لگائی جاتی۔ اور پہر خصوصاً پہلے مفعول پر مثلاً ذید تہ و رکہ۔ یہاں سے جو مفعول ثانی ہے۔ محذوف ہے۔ اگر ایک ہی مفعول اصلی ہو تو وہاں علامت کا لگانا محض غلط ہوگا۔ مثلاً ذید تہ داو لہ۔ د و د ی تہ داو لہ۔ کہنا غلط ہے۔

حالت ندائی

(۱) منادی مفرد مذکر کے اخیر اگر حروف مدہ اور ہائے مخفی نہ ہو۔ تو ہمیشہ زیر پڑتی جاتی ہے۔ جیسے ای پلا ر ای و رور۔ اور اگر آخر میں یا لینہ ہو تو ہائے مخفی ہی زیادہ کر دیتی ہیں جیسے ای سر یہ۔ آخر میں ہائے مخفی۔ یا حروف مدہ ہوں تو کچھ تغیر نہوگا۔ جیسے ای ترہ۔

(۲) مفرد مؤنث کے آخر اگر حروف مدہ اور ہائے مخفی نہ ہو تو کسویا ہائے مجهول پڑتی ہیں جیسے ای خور۔ ای برشتنی۔ ہائے مخفی نہ ہو تو حذف کر دیتی ہیں۔ جیسے ای بنخی۔

(۳) منادی جمع مذکر یا مؤنث یا اسم جنس یا مصدر نہ ہو تو اخیر میں واو مجهول لگا دیتی ہیں اسوقت اسکی اخیر کی (ی) بقول فصیح حذف ہو جاتی ہے۔ جیسے ای سر و۔ ای بنخو۔ ای خلقو۔ ای ید و۔ ای کخلو۔ خا کہ لوگ ای سر یو بھی کہتے ہیں۔

حالت ونشی

(۱) پشتو زبان میں صفت اپنے موصوف پر جیسے کہ اردو زبان میں ہے مقدم ہوا کرتی ہے۔

(۲) صفت کی مطابقت اپنے موصوف کے ساتھ افراد اور جمعیت - تذکر اور تانیث میں ضروری ہے۔

واحد جمع

تذکر { مورسری ماہہ سری

مونث { مہہ بنخشہ مری بنخی

(۳) جس اسم مفرد مذکر کے آخر ہائے لیتنے پر اسکی جمع مذکر بیانیہ معروف - اور اسکی مونث مطلقاً واحد جمع ہر دو کبھی بیانیہ مچھول اور کبھی بیانیہ متقلہ ہوگی - مثلاً تَبْرَدِی (پریا) نَرِی (رُولا پتلا) - لَیوَنِی (داولا) پَرَدِی (ریگانہ) خُوشِی (یلہ - آوارہ) - عَلِی (چپ چاچ) سے تفصیل ذیل کہینگے۔

مونث مطلقاً
{ تَبْرَدِی سَرِی + تَبْرَدِی سَرِی + تَبْرَدِی بنخی } مونث بیانیہ مچھول
پَرَدِی // پَرَدِی // پَرَدِی // مونث بیانیہ متقلہ

نَرِی آس // نَرِی آسونہ + نَرِی آسپی
گَنجِی وُرِگی + گَنجِی وُرِگی + گَنجِی وُرِگی

(۴) جو اسم صفت اسمائے جنس ہیں - تذکر کی حالت میں واحد اور جمع یکساں ہوں گے - اور تانیث میں واحد کیلئے ہائے مختلفہ - اور جمع کیلئے بیانیہ مچھول آخر میں زیادہ کچھ ایسی - مثلاً کلک (مضبوط)

کلک سَرِی + کلک سَرِی | کلکہ بنخشہ + کلکی بنخی

او بزد // او بزد // او بزدہ // او بزدی

اسی طرح اور اسم جنس مثلاً پَلَن (چوڑا) خود (ٹیہا) شِپِک (لٹکا) - کلک (مضبوط) کَلِی (لنگڑا) لَبُو (تھوڑا) نِیخ (کھڑا) تَبْرَہ (تیر) وغیرہ کی گردان کرو۔

(۵) اکثر جن اسماء کے آخر ہائے مختلفہ خسیہ ہیں - وہ تذکر و تانیث - افراد و جمعیت کی حالت میں تغیر نہیں کہاتے - بلکہ سب حالتوں میں علی التوہ استعمال ہوتے ہیں جیسے بنخشہ (اچھا) بنکارہ - ظاہر - خُوَرہ (پسندیدہ) ناکارہ (فصول) یلہ (بے تیر) مطلق العنان

وغیرہ - مثلاً

واحد مذکر جمع مذکر

سُوچہ سَمَیٰ سُوچہ سَمَیٰ

(۶) اکثر اسماء صفت جکا دوسرا عرف و اوجہول یا معروف ہو۔ اُنکی مونث بحدف و اووزیا ہائے مخفی اخیر میں آتی ہے۔ اسوقت ماقبل و اوپر فتح (زبر) لگا دیتی ہیں۔

مذکر کوئم - موہ - رُوند کوہ - زوہ - سُوہ

بہرا - سیر - اندھا ٹیڑھا - بوڑھا - ٹہنڈا

مونث کَنرہ - صَمہ - سَماندہ کَبڑا - زَمہ - سَمہ

(۷) جن اسماء صفت کے اخیر کوئی علامت تانیث نہیں اُنکی مونث اکثر بزیادت ہائے مخفی

آتی ہے۔ مثلاً خر سے خرہ - غل سے غلہ - مل سے ملہ - صر سے

صہ - وغیرہ۔

(۸) بعض صیغے صفت مونث کے قواعد مذکورۃ الصدر کے برخلاف آتے ہیں۔ جن میں سے

کثیر الاستعمال اور مشہور مشہور ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔

مذکر - معنی - مونث

شیں - ہرا - شنہ

خوب - میٹھا - خُودہ

تود - گرم - تودہ

تربیں - کڑوا - تربنہ

لوند - بھیگا ہوا - لوندا

نذر - معنی - مونث

تور - کالا - تورہ

خور - بکھرا ہوا - خورہ

دُروند - بہاری - دُرندہ

تربو - کھٹا - ترورہ

سور - لال - سرہ

(۹) پشتوزبان میں اسم صفت کیلئے یہ لازم نہیں۔ کہ عربی کی طرح مادہ کے مطابق ہی ہو۔

بلکہ صرف سماع پر موقوف ہے۔ جیسے تندہ (دپیاس) سے تندی (پیاسا) - ولہ

(بہوک) سے وندی خوب (نیند) سے اودہ (سویا ہوا)

(۱۱) حروف متغیرہ یعنی د - اضافی اور علامت مفعول یعنی تہ - لہ - اور حرف جار یعنی لہ - نہ - کنس - سرہ - دپارہ وغیرہ کے ساتھ مشغل ہو۔ تو اسوقت صفت اور موصوف دونوں وہی تغیرات ہونگے۔ جو حالت افرادی میں ہوا کرتے ہیں۔

(۱۲) اسماء میں لفظ زاہدہ - ماہدہ و امثالہا جمع کے صیغوں کے الف حذف ہو جاتے ہیں۔ جیسے دَڑی و سہ و آس۔ دَسَر و خلقو نظر وغیرہ

حالت نصبی

پشتو زبان میں بھی عربی کی طرح بعض اسماء کے اخیر خاص حالتوں میں زیر پڑ ہی جاتی ہے۔ ایسے اسماء کو منصوبات کہتے ہیں۔ آٹھ حالتوں میں اسم منصوب ہوتا ہے (۱) جس پر ذنا، حرف نفی داخل ہو۔ مثلاً ناقابل سہری وغیرہ۔

(۲) جیسر دبی، کلمہ نفی داخل ہو۔ جیسے بی قدر حاکم دی۔

(۳) منادی مفرد مذکر خواہ حرف نداء مذکور ہو خواہ محذوف جیسے ہلک راشہ۔

(۴) نحو۔ کلمہ استفہام کا مستفہم عنہ جب معجم الآخر ہو۔ جیسے تھوکس دی۔

(۵) بعض حروف جارہ جیسے لہ وغیرہ کا مجرور جیسے لہ کو در اخی۔

(۶) معہ ووندکر معجم الآخر میں صورت میں کہ اسم جنس ہو جیسے پتخہ کس۔

(۷) نون جمع بحالت خاصہ جیسے کالون۔ عھر ون وغیرہ۔

(۸) لفظ ترکا رجب تھاؤں کے استعمال میں بمعنی لہ آتا ہے (مجرور مثلاً ترشاعری بدخہ نشتہ۔ شاعری سے کوئی چیز بُری نہیں۔

(۹) بعض رسم الخط میں منصوبات کے اخیر ایک ہائے مخفی پڑتا دیتے ہیں۔

بحث فعل

ماضی مطلق

قاعدہ - مصدر وضعی ہیں تو اکثر علامت مصدری یعنی لام کو اخیر سے حذف کر کے باشتنا آخر چند صیغوں کے ابتدا میں ایک واو مفہوم لڑا زیادہ کر دیتی ہیں - مثلاً
بھیدل سے وُ بھید - نریدل سے وُ نرید - کریدل سے وُ کرید
وغیرہ -

یہ واو اگرچہ اصلی نہیں لیکن اسکا حذف کرنا کسی طرح جائز نہیں ہوتا - کیونکہ اس کے سوا صیغہ کا کوئی معنی نہیں ہوتا -

جن صیغوں کے پہلے لفظ گنیں یا وُر - دُر - راہو - اور نیز جو ذیل میں لکھے جاتے ہیں - اُن پر واو داخل نہوگی -

اُد رید - پاخید - سلاست - پریوت - پرانیت - پریلیوڈ - پریشیت - پیرانیت - نینست -

یہ واو ہمیشہ مضموم ہوتی ہے - مگر خاص جس صیغے کے پہلے الف معدودہ ہو وہاں بجا مجازت و حققت مفتوح پڑھی جائیگی - اور الف معدودہ صرف الف ساکن ہو جائیگا مثلاً آلوتل سے والوت - آخیشل سے واخیش - وغیرہ -

ماضی کے اخیر ہمیشہ سکون ہوتی ہے - اِلَّا بعضے صیغوں میں حرف اخیر کو متحرک کر کے ہاتھی اسکے آخر ٹر مادی ہیں - اور یہ امر سماعی ہے مثلاً بھول سے وُ بھوہ - بجنشل سے وُ بجنہ - وُ نل سے وُ نلہ - وغیرہ -

متمدی صیغوں میں کبھی ضمیر مفعول یعنی وُ - وغیرہ ہی بچیں حائل ہو جاتی ہیں - مثلاً وُئی لید - کئی یُ لیت - پری یُ لیت - وُئی نیوہ -

رائی وُست - وائی خبست وغیرہ۔

اور مضامین اور غیر وضعیہ میں سے علامت مصدری یعنی کیدل یا بدل بصورت لازم اور گول یا وول بصورت تعدی کو اخیر سے دور کر کے پورے کلمہ صفت کے بعد لازم میں لفظ شہ یا شو بواو مجہول - اور متعدی میں لفظ کم زیادہ کرتے ہیں۔ مثلاً

| مصدر | ماضی مطلق | مصدر | ماضی مطلق |
|-------|--------------------|-------|--------------------|
| پخیدل | پوخ شہ (پکنا) | پخول | پوخ کم (پکانا) |
| گزیدل | گوز شہ (گیزا ہونا) | گزول | گوز کم (گیزا کرنا) |
| مریدل | مور شہ (رجنا) | مروول | مور کم (رجانا) |
| سریدل | سور شہ (سہڑا ہونا) | سروول | سور کم (سہڑا کرنا) |

ماضی مطلق کے چند صیغے خلاف القیاس ہیں۔ جو ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔

| مصدر | ماضی | مصدر | ماضی |
|-------|-----------------------------|-------|---------------------|
| آخل | آخل (گوندھنا) | کول | کول ہونا |
| ایسبل | ایسبل (کھینا) | ٹنبل | ٹنبل (نہنا) |
| بیول | بیول (لیجانا فی روح کا بوت) | لیکل | لیکل (لکھنا) |
| تلل | تلل (چلنا) | لوشل | لوشل (دھننا) |
| راتلل | راتلل (آنا) | ورتلل | ورتلل (جانا) |
| کتل | کتل (دیکھنا) | ویل | ویل (کھنا) |
| گول | گول (کرنا) | ورل | ورل (لیجانا چیز کا) |

راغی - اسکی دی، لام کا بدل ہے۔ گویا اصلین مراغل تھا۔ اور اسی اصل پاسکے تمام صیغے بنتی ہیں۔

گردان فعل ماضی مطلق معروف

| غائب | | مخاطب | | شکم | |
|------------------------------|----------------|----------|-----------|------|------|
| واحد | جمع | واحد | جمع | واحد | جمع |
| لام یا یا نہی - یا نہی مجہول | یا نہی منقلد - | ہیم ساکن | واو معروف | پاخذ | پاخذ |
| پاخذ | پاخذ | پاخذ | پاخذ | پاخذ | پاخذ |
| پاخذ | پاخذ | پاخذ | پاخذ | پاخذ | پاخذ |
| پاخذ | پاخذ | پاخذ | پاخذ | پاخذ | پاخذ |

مونث کے لئے واحد غائب میں یا نہی مجہول پڑا دیتے ہیں اور جمع میں اسکو یا نہی مجہول سے بدل کر پڑی ہیں۔ باقی صیغے مشترک ہیں۔

راغی - کی گردان راغل اصل سے کر نیگہ بدیں طریق۔

نکر راغی { راغلہ - راغلی - راغلی - راغلی - راغلو }
مونث راغلہ راغلی

کبھی - صیغہ واحد غائب کے اخیر واد مجہول بھی زیادہ کر دیتے ہیں۔ مثلاً پاخذ سے پاخذ و - اور راغی سے راغلو وغیرہ۔

کبھی مصدر کے آخر باستثنائے صیغہ جمع غائب علامات مذکورۃ الصدر پڑا کر استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً پاخذ سے

پاخذ لو - پاخذ لی - پاخذ لی - پاخذ لم - پاخذ لو

اس صورت میں ماضی استمراری کے صیغے سے مشابہ ہوتا ہے۔ لیکن فرق یہ ہے کہ اس میں لام مصدری پہ لفظ میں بہت زور نہیں دیا جاتا۔ اور استمراری میں اسکے برخلاف ہوا کرتا ہے

فائدہ - فعل لازم میں تو گردان بلحاظ فاعل کے ہوتی ہے۔ اور فعل متعدی میں بلحاظ

مفعول کے۔ بلحاظ فاعل فعل میں کچھ تغیر نہیں ہوتا۔ مثلاً ہنغہ وُلید لے آخر

کہا جائے گا۔

گردان فعل متعدی ماضی مطلق

لمحافظ فاعل

هغه وُلید۔ هغوی وُلید۔ تا وُلید۔ تا سو وُلید۔ ما وُلید۔ مونہ وُلید۔
وُی لید۔ وُی لید۔ وُد لید۔ وُم وُلید۔ وُم لید۔ وُم وُلید۔

گردان فعل متعدی ماضی مطلق

لمحافظ مفعول

وُی لید۔ وُی لید ل۔ وُی لید ی۔ وُی لید تم۔ وُی لید م۔ وُی لید و
اُسو دیکھا۔ اُسو دیکھا۔ تجھے دیکھا۔ تمہیں دیکھا۔ مجھے دیکھا۔ ہمیں دیکھا
یہاں بی تو فاعل کی ضمیر ہے۔ اور فعل کا اخیر کی علامتیں سب مفعول کے لحاظ سے ہیں۔

قاعدہ ماضی مطلق مجہول

صیغہ مفعول کے آخر لفظ شو زیادہ کر کے علامات مذکورہ المصدر لگا دیتے ہیں گردا و مضموم
بھی اپنی اپنی مواقع مخصوصہ پر ابتدا میں زیادہ کیجاتی ہے۔ مثلاً لید ل سے۔
وُلید لی شو۔ وُلید لی شول۔ وُلید لی شوی۔ وُلید لی شوئی۔ وُلید لی شوم۔ مونہ وُلید لی شو
وہ دیکھا گیا۔ وہ دیکھی گئی۔ تو دیکھا گیا۔ تم دیکھی گئی۔ میں دیکھا گیا۔ ہم دیکھی گئی
کبھی بغرض تخفیف لام مصدری کو حذف کر دیتے ہیں۔ مثلاً وُلید لی شو۔ الخ۔

ماضی قریب

قاعدہ۔ صیغہ ماضی مفعول یا صفت کے اخیر حالات مختلف میں کلمات ربط جو ذیل میں لکھے
جاتے ہیں زیادہ کر دیتے ہیں۔

| غائب | | مخاطب | | مستقیم | |
|-------------|-------------|-------------|------------|--------|-------------|
| واحد | جمع | واحد | جمع | واحد | جمع |
| دِی | دِی | یِی | یِی | یِم | یُو |
| بیائے ملینہ | بیائے معروف | بیائے مجهول | بیائے مشقہ | | ہوا و معروف |

گردان ماضی قریب

وَتَلِّی دِی - وَتَلِّی دِی - وَتَلِّی یِی - وَتَلِّی یِی - وَتَلِّی یِم - وَتَلِّی یُو
 وہ نکلا ہے - وہ نکلے ہیں - تو نکلا ہے - تم نکلے ہو - میں نکلا ہوں - ہم نکلی ہیں
 (ف) مونث کے صیغوں میں یا اثر مفعول سب جگہ مجهول ہوگی - اور واحد غائب میں
 حرف ربط دہا ہوگا - باقی سب صیغہ مذکر کی طرح ہوں گے -

مذکر میں افراد اور جمع کچال ت میں مفعول کا صیغہ بھی بدلتا جائیگا -

(ف) چونکہ ماضی قریب کے صیغوں کا بنانا مفعول یا صفت کے صیغوں پر موقوف ہے
 اسلئے مصاد و رزائل سہریدیں طریق اشتقاق کیا جائیگا -

| | | | |
|------|------------|-------|-------------|
| کیدل | سے شوئی دی | راتل | سے راغلی دی |
| کول | کھڑی دی | ورتل | ورغلی دی |
| تلل | تلی دی | ورکول | ورکھڑی دی |
| | لا دی | | |

کبھی ماضی قریب کے صیغہ جمع غائب کے آخر ایک نون مفتوحہ یا بزیادت یا اثر مفعول واسطے
 تر تم کے اسجاع اور توانی میں زیادہ کیا جاتا ہے - مثلاً

راغلی دین - تلی دینہ - سنبلی دین - و تلی دین -

مفعول کے لحاظ سے مخاطب میں نون تر تم آتا ہے - مثلاً

بادلہ اصل شونہی شری دی - یاد پر پاں دھندستان منبلی دینہ

مجهول کے صیغوں کیلئے۔ مفعول یا صفت اور کلمہ ربط دونوں کے بیچ لفظ شِوِی لگا دیتے ہیں۔ اور تذکرہ اور تانیث اور افراد اور جمع کی حالت میں اور دو جزوں کی طرح اس لفظ کی یہی گردان کیجاتی ہے۔ یعنی تذکیر میں تو فرد کے لئے بیائے ملینہ۔ اور جمع کے لئے بیائے معروف۔ اور مونث کے واسطے مطلقاً بیائے مجهول بولا جائیگا۔ مثلاً

نذکر سوئٹ

لیدِ تلی شِوِی دِی - لیدِ تلی شِوِی دِی + لیدِ تلی شِوِی دِہ - لیدِ تلی شِوِی دِی

ماضی بعید

قاعدہ - ماضی مفعول یا صفت کے اخیر حالات مختلفہ میں علامات ذیل لگا دیتے ہیں -
یہاں بھی مفعول کے صیغے کی حالت افراد اور جمع اور تذکرہ و تانیث میں بعینہ ایسی ہوگی -
بسطح کہ ماضی تریب میں تھی -

علامات

| غائب | مخاطب | منظم |
|------------|-------------|------------|
| واحد | واحد | واحد |
| تذکرہ | وی | وئی |
| واو معرون | یاو مجهول | یاو معرون |
| مونث | وی | وئی |
| تلی وہ | تلی وی | تلی وئی |
| وہ گیا تھا | وہ گئی تھی | وہ گئے تھے |
| تلی وہ | تلی وی | تلی وئی |
| وہ گئی تھی | وہ گئی تھیں | وہ گئے تھے |

۴۵ ماضی احتمالی یا شکبیہ

قاعدہ - لازم میں صفت اور متعدی میں مفعول کے آخر علامات ذیل برہادر ہیں۔

| غائب | مخاطب | متکلم |
|---------------|---------------|---------------|
| واحد جمع | واحد جمع | واحد جمع |
| بہ وی - بہ وی | بہ بی - بہ بی | بہ یم - بہ یو |

گردان ماضی احتمالی یا شکبیہ

راغلی بہ وی - راغلی بہ وی - راغلی بہ بی - راغلی بہ یم - راغلی بہ یو
(ف) مفعول کا صیغہ مذکر میں بحالت افرازی تو بیاض لیٹہ - اور بحالت جمع بیاض معروف
اور مونث کیلئے مطلقاً بیاضے مچھول ہوگا۔

ماضی تمنا یا شرطیہ

صیغہ مفعول یا صفت کے آخر سب صیغوں کیلئے لفظ وئی بود مفتوح اور یا تو لیٹہ
لگا دیتے ہیں۔ طریق امتیاز دونوں یہ ہے کہ اگر حرف شرط یعنی کہ کے ساتھ متعل ہو
تو شرطیہ ہوگا۔ اور اگر حرف تمنا یعنی کشمیری وغیرہ کے ساتھ بولاجاوی تو تمنا بیہ ہوگا۔

گردان ماضی شرطیہ

| | | |
|------|--------------------|----------|
| واحد | ہخہ - تہ - زہ | راغلی وی |
| وہ | تو میں | |
| جمع | ہغوی - تاسو - مونو | راغلی وی |
| وے | تم ہم | آتے |

کہ
اگر

گردان ماضی تمنا

جمع ۲ ہغوی - تاسو - مونب راعٹی و ی
واحد ۱ ہغہ - تہ - رہ راعٹی و ی

(ف) ماضی شرطیہ کے مقابلے میں جو ماضی ہوگی اس پر لفظ بہ زیادہ کیا جاتا ہے۔
مثلاً گہ واك خماوی نو دا کار بہ ہچری نہ وہ شوئی -

ماضی استمراری یا نامتام

(۱) لازم میں لام مصدر کو حذف کر کے علامات ذیل لگا دیتے ہیں۔ مثلاً راقلل (آنا)

گردان

مخاطب

غائب

شکلم

| واحد | جمع | واحد | جمع | واحد | جمع |
|---------------------------|--------------|--------------|---------------|---------------|------------|
| واحد مجہول لام - یا ہ خفی | جمع مجہول | یا ئے شقلہ | میںم قبل میںم | واحد معروف | جمع |
| ہغدا راقلو | ہغوی راقلم | تہ راتلی | تاسو راتلی | رہ راتلم | مونب راقلو |
| وہ آتا تھا - | وہ آتے تھے - | تو آتا تھا - | تم آتے تھے - | میں آتا تھا - | ہم آتے تھے |

(۲) متعدی میں تین طرح بناتے ہیں۔

(۱) خود مصدر پر یہ معنی دیتا ہے۔ مثلاً لنبل (نہانا) کنبل (لکھنا) اس صورت میں سب حالتیں یکساں رہیں گے۔ کسی طرح کا تغیر نہیں ہوگا۔ جیسے

واحد { ہغہ - تا - ما } کنبل یا کنبل
جمع { ہغوی - تاسو - مونب }

(۲) کبھی لام مصدر کی کو بائیں رخ سے بدل دیتے ہیں۔ مثلاً لیدل سے (دیکھنا) لیدہ

واحد { ہغہ - تا - ما } لیدہ
جمع { ہغوی - تاسو - مونب }

(۳) کبھی لام مصدر کی مذکر لے سے بناتا ہے۔ کبھی اس میں ہی تخفیف ہو جاتی ہے۔ مثلاً

ویل (کہنا) مصدر سے وی یا و بلا تغیر تمام حالتوں میں کہا جائے گا۔

واحد { ہنغہ - تا - ما } کو وی یا و
جمع { ہنغوی - تاسو - مونبر } //

(ف) ہر ایک صوت مذکورۃ الصد میں ماضی استمراری کے تمام صیغوں پر لفظ بہ بھی زیادہ کر دیں۔ مثلاً راتلو بہ یا بہ راتلو۔ لبل بہ یا بہ لبل وغیرہ۔

ماضی توہنجی

یہ وہ ماضی ہے جو ماضی پر حضرت اور زمامت کے معنی دیتی ہے۔ اور توہنج پر دلالت کرتی ہے۔

قاعدہ - (۱) ماضی بعیدیں لفظ بہ زیادہ کرنے سے بنتی ہے۔ مثلاً راتلل مصدر سے مراغلی بہ وہ (چلا آنا) یعنی افسوس کہ وہ نہیں آیا۔ یا یہہ کہیوں نہیں آیا۔ یعنی بہت برا کیا۔ ضرور آنا چاہتے تھا۔ اسکی تمام گردان ماضی بعید کی طرح ہے۔ الالفظ بہ دونوں جڑوں کے پیچیں رکھینگے۔

(۲) ماضی استمراری بھی ایک خاص صورت میں یعنی بحالت تاخیر لفظ بہ ماضی توہنجی کا معنی دیتی ہے۔ اور یہ بات قرینہ پر منحصر ہے۔ مثلاً راتلو بہ یعنی کیوں نہیں آیا استعمال سے یہہ باتیں بخوبی ذہن نشین ہو سکتی ہیں۔

ماضی امکانیہ

وہ ہے جو قدرت اور طاقت کے معنی پر دلالت کرتی ہے۔

قاعدہ

مصدر کے آخر تشدید کے بعد یائے لیثہ زیادہ کر کے علامات ذیل آخر میں لگائی جاتی ہیں۔

| فائیب | | مخاطب | | منظم | |
|------------|------|------------|-----------|------------|-----|
| واحد | جمع | واحد | جمع | واحد | جمع |
| شُو | شُول | شَوِي | شَوِي | شوم | شوو |
| بواو مجہول | شوه | بیای مجہول | بیای مشقہ | بواو معروف | |

مثلاً تلل، آنا، مصدر سے اسطرح گردان کریں گے۔
 تللی شو۔ تللی شول۔ تللی شوی۔ تللی شوی۔ تللی شوم۔ تللی شوو
 کبھی لام مصدری کو تخفیفاً حذف بھی کر کے راتلی شو الخ کہتے ہیں۔

ماضی مجہول

ہر ایک ماضی میں لفظ شَوِي باستثنائے ماضی استمراری مفعول اور علامت دونوں کے
 بیچ داخل کر کے تینوں جزوئی گردان کرتے ہیں۔ ماضی استمراری میں مفعول کے آخر لفظ
 کید و لگا کر دونوں جزوئی گردان کرتے ہیں۔ مثلاً لید لی کید و بہ۔

ماضی منفی

ہر ایک ماضی میں لفظ نہ زیادہ کرنے سے بنتی ہے جیسے پانہ خید۔ رانہ راغی
 پر یوتی نہ وہ وغیرہ۔

فعل حال

۱) جن مصدروں کے اخیر لفظ یدل ہے انہیں کبھی دل حذف کر نیکی بعد حال کا
 صیغہ بنجاتا ہے۔ مثلاً آوری دل سے آوری۔ پاخید دل سے پاخی۔
 اوسیدل سے اوسی۔ تہنتیدل سے تہنتی وغیرہ۔

۲) غائبین مطلقاً (ری) معروف۔ اور مخاطب کیلئے واحدیں یا مئے مجہول۔ اور
 جمع میں یا مئے مشقہ۔ اور منظم واحدیں مبہم۔ اور جمع میں واو معروف اخیر میں

پڑھا جائیگا۔

(۲) کبھی اسکے بعد لفظ دی پڑھانے سے بڑھتا ہے۔ مثلاً اُد ریدل سے اُد ریدل سے گریزی وغیرہ۔

(۳) جن مصدرین کے اخیر لفظ وُل ہے۔ انہیں سے کَلْبَتہ۔ اور باقی مصادر سے غالباً باسقاط لام والحاق یا ٹر معروف بنایا جاتا ہے مثلاً آچول سے آچوی۔ آنرول سے آنروی۔ رقل سے رتھی۔ تہل سے تہری۔ وغیرہ۔
گردان فعل حال

| غائب | مخاطب | منقسم |
|------------------|--------------------|--------------------|
| واحد جمع | واحد جمع | واحد جمع |
| آڈریدی۔ اُد ریدی | اُد ریدی۔ اُد ریدی | اُد ریدی۔ اُد ریدی |
| آوری۔ آوری | آوری۔ آوری | آوری۔ آوری |

پشتو زبان میں حال کے بہت سے صیغے خلاف القیاس آتے ہیں۔ جنکی صحت محض سماع پر موقوف ہے۔ اسلئے میں اُن سبکو علی الترتیب ذیل میں بیان کرتا ہوں۔

| مصادر | معانی | صیغہ ہا حال | مصادر | معانی | صیغہ ہا حال |
|-------------|------------|-------------|---------|--------|-------------|
| آبیل | گوندینا | آغیدی | بوٹل | لیجانا | بوزی |
| آخیستل | لینا | آخلی | بیول | ” | بیائی |
| آغستل | | آغندی | پیژندل | پچھانا | پیژنی |
| آلوتل | اڑنا | آلوزی | پریوتل | گرنا | پریوزی |
| آوبنتل | متبلا ہونا | آوری | پرانیٹل | کہلنا | پرانیزی |
| ایٹل۔ کنڈول | رکھنا | بدی | پرلینٹل | چھوڑنا | پریریدی |
| ایستل | رکھنا | اُباسی | پیروڈل | خریدنا | پیری |
| اُودل | بنا | اُووی | تلل | جانا | درومی۔ زی |

| | | | |
|--|---------|--------------|-----------|
| کنودل { کنودا کنی | توخیدی | کھاشی کرنا | توخیل |
| کنستل { کنستل | جارباسی | جارباسی کرنا | جاربیتل |
| کنیوٹل - پھنا | جاری | رونا | جہل - |
| کنینا | خیری | چرہنا | ختل - |
| کنیوٹل - پھنا | خاندی | ہنا | خندل - |
| کنبل ہنا | خوری | کھانا | خورل - |
| لوہنٹل - الگ ہونا | خائی | دکھانا | خیل - |
| لوہٹل - پھنا | داکھی | کودنا | دکھل - |
| لوہٹل - پرانہ کرنا | دازی | تا | دراٹل - |
| نہٹل پھنا | راکادی | کھینا | راہنکل - |
| نٹوٹل - گھنا | رغری | یٹنا | رغینٹل - |
| موندل - پانا | راولی | لانا | راوستل - |
| نغردل - نکلنا | روپی | چگنا | رودل - |
| نغینٹل - پھنا | سملی | سونا | سملاسٹل - |
| نیول - پھنا | سوزی | جلانا | سول - |
| نہٹل - ہنا | سیری | | سول - |
| وتل - نکلنا | سکری | یٹنا | سکینٹل - |
| وٹل - مارڈالنا | سپری | اڈھیرنا | سپہردل - |
| مہل - مہنا | غالی | بھونکنا | غیل - |
| ویل - کھنا | زائگی | بھولنا | زنگل - |
| فائدہ | خواری | ہانگنا | غینٹل - |
| کھی اردو کی طرح ماضی کی جگہ یہ لحاظ مجاورت | وہنی | دیکھنا | کھل - |

واستحضار فعل حال کا صیغہ مستعمل کیا جاتا ہے۔ مثلاً ما ولید چہ سَرِی نا جوہ
 د ی۔ بیٹے اُسکو دیکھا کہ وہ بیمار ہے۔ زہ خبر نہ وُم چہ مکر کوئی میں نہیں
 جانتا تھا۔ کہ وہ مکر کرتا ہے۔

(ف) کولی۔ مصدر کے حال کے چند صیغے بھی خلاف القیاس آتے ہیں۔ چنانچہ

| غائب | مخاطب | شکلم |
|-----------------------------------|------------------|---------------|
| واحد کوی۔ کیری۔ کپی۔ کاند۔ کا۔ ک۔ | کوی۔ کپی۔ کی۔ | کوم۔ کرم۔ کم۔ |
| جمع " " " " " " | کوئی۔ کمری۔ کئی۔ | کوو۔ کو۔ کو۔ |

حال مجہول

قاعدہ۔ مفعول کے صیغوں کے اخیر لفظ کیبری لگا کر دو نوجز دہی گردان کرتے ہیں۔

گردان

نیوئی کیبری۔ نیوپی کیبری۔ نیوئی کیبری۔ نیوئی کیبری۔ نیوئی کیبری۔ نیوئی کیبری۔

حال امکانی

قاعدہ۔ صیغہ مفعول یا صفت کے اخیر لفظ شی لگاتے ہیں۔ اس میں پہلا جزو بر حال
 رہتا ہے۔ اور دوسرا بدلتا جاتا ہے یعنی غائب میں مطلقاً بیائے معروف اور مخاطب د
 میں بیائے مجہول اور جمع میں بیائے متقلد۔ شکلم واحد میں بحد یا زیادت میم اور جمع
 میں بزیادت واو معروف استعمال کیا جائیگا۔ مثلاً کول سے۔

| غائب | مخاطب | شکلم |
|-----------------------------------|-------------------------------|-------------------------------|
| واحد ہغہ کوئی شی۔ وہ کر سکتا ہے۔ | تہ کوئی شی۔ تو کر سکتا ہے۔ | زہ کوئی شم۔ میں کر سکتا ہوں۔ |
| جمع ہغوی کوئی شی۔ دے کر سکتے ہیں۔ | تا سو کوئی شی۔ تم کر سکتے ہو۔ | مونز کوئی شو۔ ہم کر سکتے ہیں۔ |

(ف) لام مصدری کو بغرض تخفیف حذف بھی کر دیتے ہیں مثلاً بیوئی شی بیوئی شی وغیرہ

حال مشنر

جب کلمہ لکھا دے۔ صیغہ حال پر زیادہ کر دیتے ہیں تو وہ استمراری بن جاتا ہے۔ اسوقت دونوں جہوں کے برابر گردان کیجاتی ہے۔ مثلاً ذی سے گردان۔

لکھنؤ دی زی - لکھاوی زی - لکھاٹی زی - لکھاٹ زئی - لکھاٹیم زم - لکھا یوزو
وہ جارہے - وہ جارہی ہیں - توجارہا ہے - تم جارہی ہو - میں جارہا ہوں - ہم جارہے ہیں

فعل مستقبل

۱۸، مینہ حال کے پہلے یا بچیں لفظ بہ زیادہ کرنے سے بنتا ہے جیسے راکازی سے راکازی بہ یا رابہ کازی (کنچیکا) پریندی سے پریندی بہ - یا پری بہ بندی (چھوڑ دینا) سملی سے سہ بہ ملی یا سملی بہ (سوجائیکا)

(۴) جو حال کے سیغے ترکیبی ہیں انہیں سے علاوہ قاعدہ بالا کے اسطرح بھی مستقبل کا سیغہ بنایا جاتا ہے کیبری علامت حال کو دور کر کے صفت کے آخر لفظ بہ شی لگا دیتی ہیں اور کبھی لفظ بہ کو مقدم کر لیتے ہیں مثلاً ور کیبری سے۔ ورک بہ شی۔ یا بہ ورک شی (رگم ہو جائیگا) وغیرہ۔

یاد رکھو کہ بے کا زیادہ کرنا عام نہیں۔ کسی جگہ اول اور کسی جگہ چھین اور کسی صینے میں دونوں جگہ صحیح ہوتا ہے۔ اور یہ تمام سماع پر موقوف ہے۔

(۳) بعضے میٹھوں میں بہہ کے ساتھ اول یا بیچیں (و) یعنی او مضموم الحاقی ہی فہم کی جاتی ہے مثلاً گوری سے وہ گوری۔ رگری سے وہ رگری یا بہ و رگری۔ مگر جس صیغے کے اول الف ممدودہ ہو وہاں او مفتوح ہو جائیگی۔ اور الف ممدودہ صرف الف ساکن رہ جائیگا۔ جیسا کہ ماضی مطلق میں بیان ہو چکا۔ مثلاً آخلی سے واہہ خلی۔

(۴) کبھی یہ سے پیچھے ضمیر متصل مفعول یا فاعل بھی یعنی ٹی وغیرہ زیادہ کیجاتی ہی جیسے

ضیع کی ہیت میں کس قدر فرق ہو جاتا ہے۔ مثلاً کینوئی سے کینی بہ ٹی نوی (اُ سے بھٹلایگا) پریوزی سے پری بہ ووزی۔ (رگر جائیگا) وغیرہ۔
 (۵) مستقبل کے بعض ضیع حالات القیاس بھی آتے ہیں۔ جیسے ذی سے لا بہ شی۔
 (چلا جائیگا) رازی سے را بہ شی۔ کیزی سے وہ شی (ہو جائیگا)۔ اسوقت گردان میں لفظ شی میں تغیر ہوتا جائیگا۔

گردان

| | | |
|-----------------------------|-----------------------------|-----------------------------|
| واحد غائب - جمع غائب | واحد مخاطب - جمع مخاطب | واحد متکلم - جمع متکلم |
| وہ شی - وہ شی | وہ شی - وہ شی | وہ شی - وہ شی |
| وہ ہو جائیگا - وہ ہو جائیگا | وہ ہو جائیگا - وہ ہو جائیگا | وہ ہو جائیگا - وہ ہو جائیگا |

مستقبل مجہول

قاعدہ۔ مفعول کے پہلے لفظ بہ علامت استقبال اور اُس کے آخر کلمہ شی علامت مجہولیت لگا کر دو نوجز دئی گردان کرتے ہیں۔ یہاں بھی واو الحاقی بشرط و طہا کلمہ بہ کے پہلے یا پیچھے بڑھائی جاتی ہیں۔ مثلاً نیول سے وہ نیولی شی (پکڑا جائیگا) یا بہ و نیولی شی کینگے۔

گردان مستقبل مجہول

| غائب | مخاطب | متکلم |
|-------------------------|--------------------|--------------------|
| واحد ہنغہ بہ و نیولی شی | تہ بہ و نیولی شی | زہ بہ و نیولی شم |
| وہ پکڑا جائے گا | تو پکڑا جائے گا | میں پکڑا جاؤں گا |
| جمع ہنغوی بہ و نیولی شی | تاسو بہ و نیولی شی | مونو بہ و نیولی شو |
| وے پکڑے جائینگے | تم پکڑے جاؤ گے | ہم پکڑے جائینگے |

نکڑہ شی غائب میں مطلقاً بیاثر معروف۔ اور مخاطب واحد میں بیاثر مجہول اور جمع

میں بیاہر متقلہ اور تکلم واحد میں بحدت یا و زیادت میم اور جمع میں بزیادت و او معروف ہوگا اور مفعول کی (دی) وحدت میں لینہ اور جمع کی حالت میں بیانے معروف پڑھی جائیگی۔

مستقبل مکانی

قاعدہ۔ صفت یا مفعول کے آخر کلمات امکانیہ جو ذیل میں ہیں لگا کر لفظ بہ جو علامت استقبال ہے زیادہ کر دیتے ہیں اس میں مفعول یا صفت کا صیغہ تغیر نہیں پائے گا۔

علامات امکان

واحد غائب جمع غائب واحد مخاطب جمع مخاطب واحد متکلم جمع متکلم
 شئی - شئی - شئی - شئی - شئ - شئ - شؤ
 مثلاً وتلی مصدر سے (نکلنا) وتلی بہ شئی یا بہ وتلی شی دو طرح کہینگے۔
 گردان مستقبل مکانی

| غائب | مخاطب | متکلم |
|---|----------------------------------|-----------------------------------|
| واحد ہو غائب بہ وتلی شی وہ نکل سکیگا | تہ بہ وتلی شی تو نکل سکیگا | زہ بہ وتلی شئ میں نکل سوںگا |
| جمع ہو غائب بہ وتلی شی وہ نکل سکیں گے | تاسو بہ وتلی شی تم نکل سکو گے | مونز بہ وتلی شؤ ہم نکل سکیں گے |

فعل نفی

قاعدہ۔ مستقبل کے صیغوں پر مطلقاً امکانی ہوں یا غیر امکانی لفظ نہ علامت نفی پڑا دیتا ہے مثلاً را بہ شی سے را بہ نہ شی یا بہ را نہ شی اور د ر بشی سے د رہ نہ شی یا بہ د ر نہ شی دو طرح سے کہینگے۔ اس کی گردان بعینہ مستقبل کی طرح ہے۔

مضارع

استقبال کی علامت یعنی بہ دور کرنے کے بعد مضارع کا صیغہ رہ جاتا ہے (و) مضموم جس میں صورت پر مستقبل پڑتی ہے۔ مضارع میں بجائے ہنگی مثلاً سر اعلیٰ چہ و کورم۔

لازم شہ کورم چہ جنگ کیری - وغیرہ -

امرحاضر

(۱) مصادیر وضعیہ میں سے توصیفہ حال کے اخیر کی ری (حذف کر کے واحد کیلئے ہائے تختی اور جمع کے واسطے یا ہر شغلہ آخر میں زیادہ کر دیتے ہیں مثلاً آنرُول (چینا) سے آنر وہ - آنر وئی اور آچول سے (ڈالنا) آچوہ - آچوئی وغیرہ -

(۲) امر کے بھی اکثر صیغوں پر دوا الحاقی بشرط ہائے جاتی ہے - مثلاً گورہ - اور وگورہ - لیکھ - ولیدہ - ولیدہ (بہج) وغیرہ -

(ف) جس صورت میں دوا الحاقی ہائے جاتی ہے امر مجرب ہو جاتا ہے - اور بدون اس کے امر استمراری رہتا ہے - لیکن اس دوا کی زیادت یہاں بھی قیاسی نہیں - صرف سماع پر موقوف ہے -

| گردان امر مجرب | | گردان امر استمراری | |
|--------------------------|--------------------------|----------------------|----------------------|
| واحد | جمع | واحد | جمع |
| تہ و نیسہ - تاسو و نیسیٹ | تہ و نیسہ - تاسو و نیسیٹ | تہ نیسہ - تاسو نیسیٹ | تہ نیسہ - تاسو نیسیٹ |
| توپکڑ | تم پکڑو | توپکڑ | تم پکڑتے رہو |

(۳) امر کے صیغوں میں کبھی مفعول کی ضمیر آ جاتی ہے مثلاً گنیبا سہ (پہنا) سے گنی بی بی باسہ - نڈہ باسہ سے نڈہ بی باسہ -

(۴) امر مجرب کے چند صیغے خلاف قیاس ہیں جو ذیل میں لکھے جاتے ہیں - مبتدی کو غور سے دیکھنا چاہئے تاکہ اس کو تبصرہ حاصل ہو -

| امرحاضر | | امر استمراری قیاسی | |
|--------------------|--------|--------------------|--------|
| بیا یہ (بیجا تارہ) | بیا یی | بیا یہ (بیجا تارہ) | بیا یی |
| سملہ (سوتا تارہ) | سملی | سملہ (سوتا تارہ) | سملی |
| بیدہ (رکھتا تارہ) | بیدی | بیدہ (رکھتا تارہ) | بیدی |

| | | | |
|------------------|-------|-----------------|-------|
| کیرہ (ہوتا رہے) | کیرئی | شہ (ہو جا) | شئی |
| رہ (جاتا رہے) | رئی | لاشہ (جا) | لاشئی |
| راہ (آتا رہے) | رائی | راشہ (آجا) | راشئی |
| روہ (ریجاتا رہے) | روئی | یوسہ (لیجا چیز) | یوسی |

اگرچہ پسیل تبادل امر استمراری اور مجرد کے سبب صیغہ ایکدوسری جگہ استعمال ہوتے ہیں لیکن جہاں استمرار مطلوب ہوگا وہاں اُس صغے کے لئے مجرد کے صیغوں کا استعمال لایعنی ہوگا (۵) مصادر ترکیبیہ یا غیر وضعیہ میں سے امر مجرد کے بنانے کا یہ قاعدہ ہے کہ صفت نامہ اور پوری اسم کے اخیر لازم میں تو واحد کیلئے شہ اور جمع کیواسطہ شئی بیاضی مشغلہ۔ اور متعدی میں واحد کیلئے لفظ کرہ یا اسکے مترادف یعنی کا۔ کہ۔ ک۔ اور جمع کے لئے کرئی یا کئی ہر دو بیاضی مشغلہ لگا دیتے ہیں۔ مثلاً خودیدل (زخمی ہونا سے گردان

| متعدی | | لازم | |
|---|-------------------|-------------------|-------------------|
| خود شئی | | خود کرہ | |
| مصادر ترکیبیہ سے امر استمراری کے بنانے کا قاعدہ بعینہ ویسا ہی جیسا مصادر وضعیہ سے تھا مثلاً | | | |
| متعدی | | لازم | |
| واحد | جمع | واحد | جمع |
| خوبیدہ | خوبیدئی | خوبد وہ | خوبد وئی |
| تو میٹھا ہوتا رہے | تم میٹھے ہوتے رہو | تو میٹھا کرتا رہے | تم میٹھے کرتے رہو |
| مریدہ | مریدئی | مرود وہ | مرود وئی |
| تو رختا رہے | تم رختے رہو | تو رختا رہے | تم رختے رہو |
| امر مجہول | | | |
| یہ بھی دو طرح کا ہوتا ہے۔ مجرد اور استمراری۔ اور دونوں کے بنانے کا قاعدہ علیحدہ علیحدہ ہے | | | |

(۱) امر مجہول مجرد کا یہ قاعدہ ہے کہ اسی مصدر کے مفعول کے آخر لفظ شہ واحد کے لئے اور شئی صیغہ جمع کی واسطے لگا دیتی ہیں۔ اس وقت وادائی ہی اکثر داخل ہوتی ہے۔
 (۲) اور استمراری کی واسطے بجا اثر لفظ شہ لفظ کبیرہ استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً
 لیدل مصدر سے (دیکھنا)

گردان

| امر مجہول | امر استمراری مجہول |
|-------------------------|---------------------------|
| واحد جمع | واحد جمع |
| وُلیدَی شہ۔ وُلیدَی شئی | لیدَی کبیرہ۔ لیدَی کبیرِی |
| تو دکھا یا جا | تو دکھلا یا جایا کر |
| تم دکھائے جاؤ | تم دکھلائی جاتے رہو |

امراستقبالی

پشتو زبان میں بلحاظ وقوع و طرح کا امر متواتر ہے ایک امر حالی جس کا تعلق زمانہ حال سے ہوتا ہے اور جو متعارف ہے اور سب زبانوں میں آتا ہے۔ دوسرا امر استقبالی جس کا اثر زمانہ آئندہ میں ظاہر ہوگا۔ فارسی اور اور زبانوں میں اگرچہ اسکے صیغے موجود ہیں جن کا معنی اور مذاق اہل زبان سمجھتے ہیں لیکن اگر میں اس کا علیحدہ نام کسی نے نہیں رکھا اور نہ غور سے دیکھا ہے۔ بلکہ اور صیغوں کے ذیل میں داخل کر دیا ہے مثلاً لفظ بکنی ٹھیک امر استقبالی کا صیغہ ہے جس کو مضارع میں ملا دیا ہے کیونکہ بکن کا یہ معنی ہے کہ ابھی یہ کام کر۔ اور جب آئندہ زمانی میں کسی کام کے کر نیکے لئے حکم دینگے تو وہاں ضرور بکنی ہی کہیں گے۔ چنانچہ فردا بکنی یا حالاً بکن۔ امر حالی تو بیان ہو چکا امر استقبالی کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے۔

قاعدہ۔ امر حالی کے اخیر کی (اکو ری) یا ٹے مجہول سے بدل دیتی ہیں۔ لیکن امر استقبالی کا صیغہ استغلاً صرف واحد حاضر میں منحصر ہے۔ مثلاً نن لادشہ سے صبالا د شئی۔
 اوس و خودہ سے بیا و خوری (پہر کہا لینا) کنبینہ اب بیٹھ کنبیندی پہرین

امرغائب *

قاعدہ - صیغہ امر حاضر کے ساتھ (د) دال کسور لگاتے ہیں اور یہ علامت کبھی پہلے کبھی آخر کبھی چھین آتی ہے مثلاً وِ کوری یا ہغہ وِ کوری یا وِ کوری یعنی وہ دیکھو یا اسکو دیکھنا چاہئے۔

امر منکلم

وہ جس میں منکلم کسی کام کے کنیکی اجازت حاصل کر نیکی استدعا اور خواہش ظاہر کرتا ہے۔ یعنی میری نسبت کیا حکم صادر فرماتے ہیں اس میں ایک طرح کا استفہام ہی ہوتا ہے۔ عربی اور فارسی اور زبانوں میں اسکو تغلیباً امرغائب کے ذیل میں داخل کر دیا ہے۔

قاعدہ مرکبات میں سے توصفت کے آخر لفظ شمع واحد اور شمع جمع کے واسطے زیادہ کرتے سے بنتا ہے۔ جیسے کوز شمع۔ کوز شمع۔ اور باقی مادوں میں امر حاضر کے آخر بعد حذف (ہ) بیہم اور واو معروف زیادہ کرتے ہیں۔

نہی

قاعدہ - صیغہ امر عام قیاسی پر لفظ مہ زیادہ کر نیہی کا صیغہ بنجاتا ہے۔ جیسے ذلہ سے مہ ذلہ۔ خودہ سے مہ خودہ۔ وغیرہ۔

اس صورت میں واو تجرید یعنی واو الحاقی ہرگز زیادہ نہیں کیجاتی۔ اور نہ امر کے خلاف لقیاس صیغہ استعمال میں آتے ہیں۔ مثلاً بوزہ سے مہ بوزہ نہیں کہہ سکتے۔

مرکبات میں صفت کے بعد نہی کی علامت لگاتے ہیں۔ جیسے مہ خوبیرہ سے خوب مہ شاہ۔ نہی کی علامت موخر ہی ہو جاتی ہے۔ مثلاً کورہ مہ۔

یہ نہی دو طرح ہوتا ہے۔ استمراری اور مجزؤ۔ جسوقت واو تجرید اپنی زیادہ کیجاتی ہے امرغائب مجزؤ ہوتا ہے اور بدل اسکے امرغائب استمراری ہوتا ہے مثلاً وِ کوری وہ دیکھتا رہی۔

امرو نہی دُعائی

امرو نہی کے صیغہ کبھی دُعائے عمل میں متعل ہوتے ہیں اسوقت اُنکی بہت میں کچھ فرق آجاتا ہے۔ نہی تو اصلی حالت پر رہتی ہے اور امر کیلئے صفت یا اسم کے اخیر لفظ شی اور او سکے مختلف صیغے بڑھادیتی ہیں۔ اَلَا مخاطب اور غائب میں دے لینے ایک ال کسور نیز زیادہ کر دیتے ہیں۔ مثلاً گردان

لوئی دِشی۔ لوی دِشی۔ لوی شی۔ لوی شِشی۔ لوی دِشم۔ لوی دِشو۔
آہی وہ بڑا ہو جا۔ آہی و بڑی ہو جا۔ تو بڑا ہو جا۔ تم بڑی ہو جا۔ میں بڑا ہو جاؤں۔ ہم بڑا ہو جاؤں

نہی دُعائی

صفت یا اسم کے اخیر واحد میں مہ شی بیامی مچھول اور جمع میں بیامی شتقلہ زیادہ کر دیتی ہیں مثلاً ستہری مہ شی۔ ستہری مہ شِشی (آہی ماندہ نہ ہو جیو)

خواص فعل متعدی

۱) فعل متعدی ماضی میں فعل کی تذکیر اور تانیث اور افراد و جمعیت بلحاظ مفعول کے بدلتی ہیں۔ مثلاً لیدل مصدر سے

| مؤنث | مذکر |
|----------------------|----------------------|
| ماھغہ بنخہ ولیدہ | ھغی بنخی داسہری ولید |
| مؤنث ھغہ بنخی ولیدی۔ | ھغو بنخوداسہری ولیدل |

(۲) جگہ حالت افراد میں فعل متعدی کا جمع مذکور ہونا

۱) فعل متعدی کا مفعول جب ایک عام چیز ہو اور اسکا ذکر نہ کیا جاوے تو اسوقت فعل بصیغہ جمع آئیگا مثلاً ماوزیدتی دی (بیسے سنا ہے) مالیدی دی (بیسے دیکھا ہے) چاوپلی دی (کسے کہا ہے)

(۲) جب مصدر مفعول واقع ہو تو یہی فعل جمع مذکر ہوگا مثلاً ھغہ کھنل کری دی

رُسو دشنام دہی کی ہے) تالنبلی دی (تو نے غسل کیا ہے) اَدَہ کنبل زدہ دی (یہ لکھنا جانتا ہے) ستا تلل مالید لی دی (تیرا جانا سنے دیکھا ہے)۔

(۳) خو۔ خہ۔ ہیخ۔ لہ۔ بنہ۔ بد۔ اور اور غیسے کلمات عامہ مفعول واقع ہوں تو یہی فعل جمع مذکر ہوگا۔ مثلاً خو د آخستی دی (تو نے کتنا لیا ہے) خہ ی

لید لی دی (اُس نے کیا دیکھا ہے) ہیخ نہ دی۔ (کچھ نہیں) ہغہ بنہ کم پید ی (اُس نے اچھا کیا ہے) تابد ویلی دی۔ (تو نے بُرا کہا ہے)۔

(۳) فعل متعدی ماضی فاعل ہمیشہ ضمائیں بجا زہ۔ تہ۔ ہغہ (بہائے خفی) کی ما۔ تا۔ ہغہ بہائے خفی ہوگا۔ اور اسمائے استفہام سے بجا زہوک کے چا۔

اور اسمائے اشارات سے بجا زہا کی مذکر کے لئے دہ بہائے خفی۔ اور مونث کے لئے دی بیائی مچول آئیگا۔ اور مفعول کی علامتیں ہی انہی اسمائے مخصوصہ مذکورۃ الصدر

پر آئینگے۔ مثلاً

ما۔ تا۔ ہغہ { ولید۔ لید لی دی۔ وہ۔ بہ وی۔ کہ وی۔ چا۔ دہ۔ دی

ماتہ مجرتا تہ تجہر ہغہ تہ اُسے چاتہ کسی دہ تہ۔ اسے دی تہ۔ اس عورت کو رہ جب فعل کے دو مفعول ہوں تو فعل کی تذکر اور تانیث اور وحدت اور جمعیت

بہ لحاظ دوسرے مفعول کے ہوگی۔ مثلاً

| واحد | جمع |
|--|---|
| مذکر ہغہ یونختی تہ کنڈول ور کرہ اس شخص نے ایک عورت کو ایک پیالہ دیا | ہغہ دری بنخولہ دری کالی ور کرہ اس شخص نے تین عورتوں کو تین زیور دیئے |
| مؤنث ہغہ دری سہ و تہ یوہ و وچی ور کرہ اس شخص نے تین آدمیوں کو ایک روٹی دینا | ہغہ دری سہ و تہ خلور و وچی ور کرہ تو نے آدمیوں کو چار روٹیاں دیدیں |
| (۵) جب فعل متعدی کے دو مفعول یا زیادہ بسیل عطف ہوں تو فعل کی تذکر اور تانیث | |

اور وحدت و جمعیت بہ لحاظ اُس مفعول کے ہوگی جو فعل کے قریب ہے۔

(۶) فعل متعدی ماضی کا فاعل جب ایسا اسم مفرد ہو جسکے مذکر کا صیغہ بیائے لیکنہ اور مونث کا بہائے
مختفی ہو تو حالت وحدت میں بھی جمع کا صیغہ مستعمل کیا جائیگا۔ یعنی مونث کی ۵ یا ۶ مجہول سے اور مذکر
کی ۱ یا ۲ لیکنہ یا ۳ معروف سے تبدل ہو جائیگی اور جمع کی حالت میں دونو یائیں (و) واحد مجہول سے بدلیں گے
جیسا کہ حروف غیر کے ساتھ ہوتا ہے اور ان اسماء کا بوقت لحوق علامت مفعولیت کے بھی یہی حال ہوگا مثلاً

واحد جمع

مَنْ هَنِ بَنِي - هُنُو بَنُو }
مذکر هُنُو سِرْمِي - هُنُو سِرْمُو }
هَنِ بَنِي تَه - هُنُو بَنُو تَه }
هَنُو سِرْمِي تَه - هُنُو سِرْمُو تَه }
وگورہ

(۷) فعل متعدی بہ لحاظ فاعل کے سب حالتوں میں یکساں رہتا ہے۔ اسکی تصریف
نہیں ہوتی۔

| | | |
|-------|---|---------|
| واحد | - | جمع |
| هَنُو | - | هَنُو |
| هَنِ | - | وَلِيد |
| تَا | - | تَا سُو |
| مَا | - | مُونُو |

بحث حروف

حروف جارہ

(۱) کنش - پہ کنش - (یعنی بچ) ظرفیت کا معنی دیتے ہیں کنش مجرور سے سو فرماتا ہے۔

لیکن پہ کنش - بصورت ترکیبی خاص بحالت محذوفیت مجرور مستعمل ہوتا ہے۔ جیسا پہ
کنش کنشینہ یعنی اُس میں بیٹھ - اور بصورت تعلیلی جارہ ہوتا ہے۔ اس صورت میں

لو یا حن (پہ) ظرفیت کا فائدہ دیتا ہے۔ اور لفظ (کنس) اسکے بعد بطور مفسر ذکر کیا جاتا ہے جیسے پہ کو رکنس ناست دی۔ گھر میں بیٹھا ہے۔ ایسے محل پر کنس حذف بھی ہوتا ہے۔ (۲) پہ۔ باند۔ باندی بمعنی (اوپر) استعمال کیلتے آتے ہیں۔ لیکن پہلا پہل۔ اور دوسرا پیچھے آیا کرتا ہے جیسے پہ سر۔ سر باند (سر پر) کبھی باند۔ پہ کا مفسر ہوتا ہے۔ جیسے پہ لاس باند پہ۔ اکیلا ظرفیت کا معنی بھی دیتا ہے جیسے۔ پہ غار نثوت۔ سورخ میں گھس گیا۔

(۳) پیر۔ پی۔ پہ۔ (معنی اسپر) یہ بھی استعمال کا فائدہ دیتے ہیں۔ لیکن خاص محل پر متعل ہوتے ہیں۔ جہاں مجرور حذف ہو۔ جیسے پر کیوردہ۔ یعنی اسپر رکھ دی۔ کبھی لفظ د پاس۔ باند۔ انکے بعد بطور مفسر آتا ہے۔

(۴) لہ۔ نہ۔ بمعنی (سی) تجا دز اور ابتدا کے معنوں میں متعل ہوتے ہیں۔ لیکن پہلا مجرور سے پہلے اور دوسرا اُسکے پیچھے آتا ہے۔ اور لہ کی مجرور مفرد ذکر کے اخیر زیر پڑھی جاتی ہے مثلاً لہ کو زبھر ووت رگہر سے باہر نکل گیا، کبھی نہ اسکی توضیح کرتا ہے۔ اسوقت لہ کی مجرور پر زیر نہیں پڑھی جاتی جیسے لہ کو زبھر ووت۔ (د) بھی شکوں کی زبان میں لہ کا معنی دیتا ہے جیسے د غر را کو زبھر۔ پہاڑ پر سے اُترا۔

(۵) تر۔ تی۔ تہ۔ تہہ بمعنی اُس سے یہ بھی پہ کنس۔ اور پر کی طبع جار و مجرور دونوں کی جگہ اکیلی استعمال ہوتے ہیں۔ اور یہی تینوں لفظ خاص طرح کے ہیں۔ جنکی نظیر بغیر پشتو کے اور زبانوں میں نہیں پائی جاتی جیسے قلم تر واخلہ۔ (تلم اُس سے لے لے)۔ تہہ پنبقنہ وکرہ۔ اُس سے پوچھو ٹھوکنی زبان میں لفظ خینی۔ تر کا مترادف ہے۔ (۶) سرہ۔ (ساتھ) معیت کا فائدہ دیتا ہے جیسا ہفہ سرہ (اسکے ساتھ) کبھی اسکے پہلے وُر۔ دُر۔ را۔ جو ایک طرح کی ضمیر ہیں بلکہ وُر سرہ (اسکے ساتھ) دُر سرہ (نیرے ساتھ) مرا سرہ (میرے ساتھ) پڑھا جاتا ہے۔

(۷) لرہ۔ لہ۔ د پارہ۔ (د واسطے) براہیت کا معنی دیتے ہیں۔

مجروح کے اخیر آکرتی ہیں۔ جیسے ہنہ لہ۔ مالرہ۔ تاد پارہ۔

(ف) لہ کے پہلے ضایہ ثلثہ مخففہ کے لئے سے وَلہ (اُسی) دَلہ (تجھے) رالہ (مجھے) بجاتا ہے۔ اصل میں یہ لہ۔ لہ کا مخفف ہے۔

(ہ) تَر۔ پوری۔ (تک) اتہا کیلئے آتے ہیں۔ استعمال میں (تَر) مجروح سے پہلے اور

(پوری) پیچھے آتا ہے۔ اور دونوں کے مجروح پر زبر پڑی جاتی ہے۔ مثلاً تَر کور۔ کور

پوری (لہر تک) کبھی پوری۔ تَر کا مُفسر ہوا کرتا ہے جیسے تَر بنار پوری (شہر تک)

(۹) لا۔ خاص موقع پر اتہا کے معنی میں متعل ہوتا ہے۔ اصلیں یہ حرف تَر اُوس کے

معنی دیتا ہے جیسے لَانہ دَی راغلی (ابھی نہیں آیا) اسی واسطے اُس کا مُفسر تَر اُوس

آیا کرتا ہے مثلاً لَانرا وِس ناست دَی۔ اتہا کیٹھا ہوا ہے۔ کبھی مزید توضیح کی واسطے لفظ

(پوری) بھی اُنکے اخیر پڑا دیتے ہیں۔ کبھی۔ لا کے معنی (باوجود اسکے) (معجزہ) کے

ہوتے ہیں مثلاً لا خوشحال نہ دَی۔ یعنی باوجود اسکے کچھ بھی وہ خوش نہیں۔ فی الواقع

یہ بھی جائز مجروح دونوں کی جگہ اکیلا کام دیتا ہے۔ اور یہہ چوتھا حرف ہے۔

(۱۰) راسی۔ ابتدائی زمانے کیلئے آتا ہے۔ اسکا مجروح ہمیشہ مقدم ہوتا ہے اور اُسکے آخر زبر پڑی

جاتی ہے جیسے پرون راسی نہ م دَی لیدی (میں کل سے اُسکو نہیں دیکھا ہے) عربی

زبان میں اس لفظ کی نظیر مُنذ اور مُنذ ہر مثلاً مار ایتہ مذ یومین (میں اُسکو دو دن سے

نہیں دیکھا ہے) لسانی فارسی میں بھی اسکے لئے ایک خاص لفظ یعنی رُفطَرہ ہے۔ مثلاً کہتے ہیں

(کہ پرون رُفطَرہ اور اندیدہ ام) یعنی کل سے میں اُسے نہیں دیکھا۔

(ف) جن اسماء پر زبر پڑی جاتی ہے کبھی اُنکے اخیر بائے مخفی بغرض اظہار حرکت لکھ دیتا

ہیں۔ جیسے پرونہ راسی وغیرہ۔

کلمات تالید و مبالغہ

(۱) تول۔ وَرہ۔ لہ خیلی۔ لہ وارہ۔ پہ کپہ (سب کے سب) استخراق

تعمیم کا فائدہ دیتی ہیں۔ اُنکے مقابلے میں ثینی ثینی۔ اور ثوک ثوک۔ خال خال

یعنی کوئی کوئی، چرتہ چرتہ (کبھی کبھی) کلاہ کلاہ (کبھی کبھی) یونیم ایک آدھ
(کوئی نہ کوئی) بولے جاتے ہیں۔

(۷) خَو۔ پَنچیلہ۔ یہ خان (زبانہ - خاص وہ) جیسے دھنہ خونہ دی (اغلی
دھنہ شوئی) راغلی دی۔ یہاں خَو۔ لفظ خود کا مخفّف ہے۔

(۸) تَنک۔ حرکت بین بین خاص رنگوئی تاکید کرتا ہے۔ مثلاً تَنک تَوَر (بالکل کالا)
تَنک سپین (نہایت ہی سفید) تَنک شین (بالکل ہرا) تَنک زیر (بالکل زرد) تَنک
سور (بالکل لال) یہ لفظ ان ہی رنگوں میں منحصر ہے۔

(۹) عُت۔ عُتہ۔ صرف لفظ نیم۔ نیمہ۔ سر۔ خب کے ساتھ استعمال ہوتا ہے مثلاً
عُت نیم (بالکل آدھا) عُتہ۔ نیمہ۔ شپہ (ٹھیک آدھی رات) عُت سرئی تر
پر پیکر (بالکل اُسکا سر کاٹ دیا) یعنی کچھ بھی نہ چھوڑا۔

(۱۰) جُک۔ حرکت بین بین صرف لفظ جوہ کی تاکید کرتا ہے۔ مثلاً جُک جوہ
دی۔ (بالکل تندرست ہے)۔

(۱۱) تَنکَنرہ۔ تَنکَنرہ۔ صرف لفظ غارمہ کے ساتھ آتے ہیں مثلاً تَنکَنرہ غارمہ
(ٹھیک دوپہر) جسوقت آفتاب سمت الراس پر ہو جو کوعربی میں قائم الظہیرہ کہتے ہیں۔

(۱۲) قَلارہ۔ صرف لفظ شُومہ کی تاکید کرتا ہے مثلاً شُومہ قَلارہ راغی (یعنی رات کے
ایسے وقت آبا کہ سب لوگ دھم ہو گئے تھے) اصلیں یہ دونوں لفظ شام۔ اور قرار کے بڑے

ہوئے ہیں۔ (۱۳) بُرق۔ پہلے پہلے صرف لفظ سپین کی تاکید کرتا ہے جیسے سپین برق
دی (یعنی اسقدر سفید ہے جسکی طرف دیکھ نہیں سکتے) اس لفظ کا اصل بُرق ہے۔

(۱۴) تَم۔ صرف لفظ تَوَر کی تاکید کرتا ہے جیسے تَوَر تَم دی (یعنی اس قدر تارک
ہے جس میں کچھ نظر نہیں آتا)۔

(۱۵) تَپ۔ صرف لفظ کوثر (پہاڑ) وند (اندا) کے ساتھ۔ لیکن مقدم آتا ہے جیسے
تَپ وند دی (بالکل اندھا ہے جسکو کچھ نظر نہیں آتا) اور تَپ کوثر دی

دیوڑا بہر ای جسکو کچھ سنائی نہیں دیتا)

(۱۱) پَہِر۔ کمر شپ۔ یہہ وولو لفظ صرف لفظ زوہ (بوڑا) کی تاکید کرتے ہیں جیسے زوہ پَہِر

بہت بوڑھا (پیر فوت)۔ زوہ کمر شپ ایسا بوڑھا جسکے مونہ میں ایک دانت بھی نہ ہو۔

(۱۲) دَکُو کو۔ بواو اول معروف و ثانی مجہول صرف لفظ کَیوئی (دیوانہ) کی تاکید کرتا ہے

مثلاً دَکُو کو کَیوئی۔ یعنی سخت دیوانہ جسکا جنون مطبق ہو۔

(۱۳) دَکے کو۔ صرف لفظ کوئی۔ کی تاکید کرتا ہے جیسا دَکے کو کوئی یعنی مفعول مطلق

غیر مختص بواحد۔ یہہ پتہ دونوں کی ایک مشہور گالی ہے۔

(۱۴) سَمَح۔ صرف لفظ سوہ (ٹھنڈا) کی تاکید کرتا ہے جیسے سَمَح یعنی بالکل

ٹھنڈا جس میں ذرا سی گرمی بھی نہ ہو۔

(۱۵) کَسکر۔ لفظ اُج (خشک) کے ساتھ مختص جیسے اُج کَسکر یعنی تھسا کھا جو بالکل سیدھا ہوا

(۱۶) زَہر۔ صرف لفظ تریش (کڑوا) کے ساتھ آتا جیسے تریش زَہر۔ یعنی ایسا تلخ جسکو کھانا نہ کیوں

(۱۷) قُوت۔ صرف لفظ تریش (کھٹا) کے ساتھ مخصوص جیسے تریش قُوت۔ کھٹا چور۔ بہت ہی تر

(۱۸) کَہڈی و خردی۔ یعنی خالص گدہا ہے۔ نرا اُلو ہے۔

(۱۹) تُوہر۔ فقط لفظ تش (خالی) کی تاکید کرتا ہے جیسے تش تُوہر یعنی بالکل خالی جس میں

کچھ بھی نہ ہو۔

(۲۰) لَغہ۔ صرف لفظ بَر بند کی تاکید کرتا ہے جیسا بَر بند لَغہ یعنی بالکل بَر بند۔ ننگا

بہوت لسان حال فارسی اس موقع پر (کُچے و لُقی) بولتے ہیں۔

(۲۱) دَریان۔ صرف لفظ حیران کی تاکید کرتا ہے جیسے حیران دَریان و دَریا

یعنی شش در کھڑا ہو گیا۔ اسکی جگہ کَہڈی ہوتی ہے۔

(۲۲) سُوٹ۔ لفظ بُوت (بچنے تریش پیشانی) کی تاکید کرتا ہے جیسا سُوٹ بُوٹ و لا

دی یعنی سخت روٹھا ہوا کھڑا ہے۔ یہہ لفظ ایک اور محل پر استعمال ہوتا ہے جیسے سُوٹ بُوٹ

ی و تَورہ۔ یعنی خوب کسلا سے باندھا۔

(۲۳) گنگل۔ صرف لفظ ریخ، کی تاکید کرتا ہے جیسی بچ کنکل دی یعنی نہایت ٹہنڈا ہی جسکو استعمال نہیں کر سکتے۔

(۲۴) خُونْت۔ صرف لفظ لوند (یعنے گیلا) کی تاکید کرتا ہے چنانچہ لوند خُونْت یعنی ایسا گیلا کہ گویا اس پانی ٹپکتا ہے۔

(۲۵) پیر۔ صرف لفظ غور کے ساتھ آتا ہے جیسے غور پیر۔ یعنی ایسا چرب جس چکناٹی ہو جیتی ہے۔

حروف تکیہ کلامی

(۱) کَنہ۔ اکثر اخیریں آتا ہے مِسا کَنینہ کَنہ (یٹھ جا) اصلیں حرف تردید اور حرف نفی سے مرکب ہے۔

(۲) خُوچہ۔ یہ کلمہ کبھی پہلے آتا ہے کبھی اخیریں جیسے کَنینہ خُوچہ یعنی یٹھ تو سہی)۔ بعض مقامات میں حقارت کا نایدہ بھی دیتا ہے اسوقت اکثر تہم ہوا کرتا ہے مثلاً خُوچہ د اختر وائی یعنی واہیات بکتا ہے۔

(۳) خُو۔ اکثر کلمہ کے چھین چال ہو جاتا ہے مثلاً تہ راخوشہ (اٹوسہی) نہ نَنہ خُو و زہ۔ (نوں گہس تو سہی)

(۴) باری۔ بیجا بھول۔ مثلاً خہ باری (چلا جا) باری راشہ (چلا آ) باری ورشہ (راکوا بھل جا)

(۵) جُوہ۔ مثلاً جُوہ کَنینہ است (یٹھ ہی گیا)

(۶) نو۔ جیسی و د رید نو لکڑا ہو گیا) نہ زری نو جاتا ہی نہیں۔

(۷) یَرہ۔ مثلاً یَرہ چیر و دان سہی دی۔ (بہت ہی خراب آدمی ہے)

کلمات تنبیہ و توجیح

بس کہ۔ ہان۔ بیترہ۔ چم کہ۔ بیدار شہ۔ ہلہ۔ پوہ شہ۔ مہ۔ یہ۔ ہئی۔ ہنہ۔

حروف تمنا

کَشکری کہ۔ کَشکہ۔

کلمات شک و اقراض

(۱) جُور۔ مثلاً جُورِ فلاں کی دی (شاید فلاں ہے)۔ (۲) بہ وی۔ مثلاً ھنہ بہ وی (شاید وہ ہوگا)۔ (۳) بُویہ۔ مثلاً بُویہ چہ راشی رینے خدا جا نے کب آئیگا۔ (۴) بنائی۔ مثلاً بنائی چہ واخلی۔ ممکن کہ لے لے (۵) خدائی خبر (کیا معلوم) (۶) خدائے زده۔ کیا کہیں۔ (۷) کوند۔ مثلاً کوند را غلی وی (شاید آیا ہو) (۸) کنڑہ۔ مثلاً کنڑہ واد نہ خلی۔ فرض کر کہ وہ نہ لے۔ (۹) ھد و مثلاً ھد واد نہ شی۔ فرض کر کہ وہ نہ آوی۔ تو پھر کیا ہوگا۔

کلمات یقین

(۱) او (۲) بی شک (۳) دینیتیا (۴) خدائی بدو۔ مثلاً اوتہ دروغ وائی۔ بے شک تو جھوٹ کہتا ہے۔ وغیرہ۔

کلمات تخفیف

جو کسی کام پر سرگرمی دلانے کے محل پر استعمال کی جاتی ہیں۔

(۱) ھلا۔ مثلاً ھلا ریل رو ایندی (جلدی کر ریل جاتی ہے) (۲) الا الا۔ پشتون لوگ اکثر دھاوی اورانبوہ عظیم اور خشر اور آور سخت کاموں میں اس کلمہ کو استعمال کیا کرتے ہیں۔ اور یہ دونوں لفظ عربی الاصل ہیں۔

کلمات تحسین

مثلاً۔ آپرین۔ اصلیں دولو شا باش اور آفرین کے بگڑے ہوئے ہیں۔

کلمات نفرت

یعنی جو طعن لعن اور پھکار کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔ (۱) آخ۔ آخنس۔ پتی موشہ۔ لری۔ چچی۔ میرات شہ۔ وجاہ شہ۔ اکثر یہ کلمات عورتوں کے استعمال میں آتے ہیں۔ مردوں کی بول چال میں کم پائے جاتے ہیں۔

کلمات تحذیر

جو کسی امر مخوف سے بچانے اور کسی موزی چیز سے پرہیز کر دینے کے موقع پر استعمال کی جاتی ہیں۔

اسکے لئے دو لفظ ہیں (۱) ہورقہ۔ یعنی بچو۔ (۲) راشہ۔ جبہ کی کے سینے پر داخل ہوتا ہے تو یہ معنی دیتا ہے۔ جیسا رخن سر نہری کہتا ہے ۵ راشہ مکہ کوہ لہ چا سرہ جفا۔ یعنی ظلم سے بچ۔

کلماتِ حسرت و ناسف

وہ کلمے ہیں جو کشتی پر افسوس کرنیکے وقت بولے جاتے ہیں۔

فوخ - وش - وئی - ارمان - توبہ - پُوف - اُف - اللہ - ہر کورہ
 مثلاً ہر کورہ چہ لاس نہ دے سی - افسوس کہ میرا تہ نہیں پہنچتا -

کلمات تعجب و انبساط

جو خوشی یا تعجب کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔ اَخ۔ اِیٰ ہِی۔ آہا۔ واہ۔

کلمات ربط

| غائب | مخاطب | منظم |
|---|---|-----------------------------|
| مذکر - دے پی یا رُکینہ - یا رُکوع " " " | بی - بی یا رُجھول - یا رُشقلہ " " " | بی - بی بی - بی " " " |

نشترہ اور لہنتہ یا نیشترہ۔ پی جو اصل میں نہ شترہ ہے ربط کے کلیم ہیں۔ اِلَّا پہلے کو اثبات اور دوسرے کو نفی میں استعمال کرتے ہیں۔ درحقیقت یہہ دونو فارسی کے دو کلیموں ہست اور نیست سے بنائے گئے ہیں۔

دفن شدہ اور دی۔ میں یہ فرق ہے۔ کہ

(۱) نشتہ۔ وجودِ شری نسبتِ استفہام اور جوابِ استفہام میں مشغول ہوتا ہے۔ مثلاً کوہ کینس خوک نشتہ (گہر میں کوئی ہے) یا کوہ کینس اوبہ نشتہ (کوہ میں پانی) کے جواب میں اوشنتہ (ہاں ہے)۔ یہاں دئی نہیں کہہ سکتے۔ کہتی انکو آخر دئی کو بغرض تاکید زیادہ کہ نشتہ دئی اور نشتہ دئی کہتے ہیں۔

- (۲) شتہ - حرف غائب میں مستعمل ہوتا ہے۔ اور دَی عام ہے۔
 (۳) شتہ - مفرد اور جمع دونوں کو اسطے برسیل اشتراک بولا جاتا ہے۔ اور دَی کی گواہی ہوتی ہے۔ مثلاً ہغہ شتہ - ہغوی شتہ۔
 (۴) شتہ فعل تامہ کی جگہ ہی آتا ہے اور دَی ناقصہ کے موقع پر ہی استعمال ہوتا ہے۔

حروف مغیرہ

وہ کلمات ہیں جو کلمات مخصوصہ کی ہیئت میں ہو اقد مخصوصہ پر اپنی مجادرت کے لحاظ سے
 کیس قدر تغیر معینہ پیدا کرتے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ (۱) حرف اصافیت یعنی (د)، (دال
 مفتوح - (۲) حروف جارہ جو بیان ہو چکے۔ (۳) علامت مفعول یعنی لامزہ
 (۴) حرف نذا۔ یعنی او۔ ای وغیرہ۔ (۵) بعض ظروف جیسے سدرہ (ساتھ)
 خنہ۔ (پاس)۔ لاند (نیچے) وغیرہ۔

تابع مغیرہ

یعنی وہ اس جو جاری مجری حروف مغیرہ اور عل تغیر میں انکی طرح ہو وہ صرف ایک چیز ہی
 یعنی فاعلیت فعل متعدی ماضی اسماء مخصوصہ کے لئے۔

عمل حروف مغیرہ

(۱) جب مصادر۔ اعداد۔ اسماء جنس اور نیران جو مع مذکرہ و مؤنثہ کے ساتھ جنک اخیر یا م معروف
 و یا م مجہول ہوں استعمال کئے جاویں تو ان سب کے اخیر واد مجہول پڑی جائیگی اور نیز جن مفرد
 مذکر کے اخیر یا م لکھتے ہو وہ بصورت جمع۔ یعنی یا م معروف۔ اور جن مفرد مؤنث کے آخر یا م مخفی ہی
 یا م مجہول یعنی بصورت جمعیت لفظ و مکتوب ہو گا۔

(۲) جس اسم مفرد کے آخر یا م معروف ہوگی حروف مغیرہ کے آئیسے مثلاً ہو جائیگی۔ مثلاً
 سَوْرَی۔ خیلولی۔ ریشٹینولی سے دسورائی۔ خیلولی لہ قبل۔
 رشتینولی د پارہ کینگے۔

(۳) اکثر اسماء جیسے بلتون۔ لہمون۔ زنگون۔ ژوندون۔ نموتز۔ کی داو

حروف متغیرہ کے سبب الف سیدل جاتی ہے اور کچھ اخیر ایک (۵) زیادہ کر کے لہجہ
زنگانہ - ژوندانہ - نمانزہ - کہتے ہیں۔

حروف قسم

پہ - بدو - ہیں - الٰہیہ ^{مقسم} ہ کے پہلے اور دوسرا پیچھے آتا ہے - جیسے پہ پیغمبر -
(پیغمبر کی قسم) پہ خلای (خدا کی قسم) اور خلای بدو - کبھی دو نو ملکر آتے ہیں -
جیسے پہ پیریا بادو (یعنی سید بولے علی ترمذی المعروف پیر بابا بیہروال) کی قسم ہے -

حرف بیان

چہ - مفرد یا جملہ کے بعد اگر تا قبل کلیان کر یا ہر جیسے د خبر چہ نہ وائی زہ نہ مَم
یہ بات جو تو کہتا ہے میں نہیں مانتا - خوشحال ختک کہتا ہے -
تہ چہ داسی پہ غوغا د روحی سیلاب + داسی قی پہ یو دم کنس شی کریاب

حروف تغلیل

(۱) تَحْکَہ - (اسلئے) مثلاً تَحْکَہ لارم چہ تہ رانہ غلی - اسلئے میں چلا گیا - کہ تو نہ آیا -
(۲) وَلِی - (کیونکہ) مثلاً لار نہ شوم وَلِی چہ دِی نہ وُہ میں نہ گیا کیونکہ یہ نہ تھا -
(۳) چہ تَکَہ مثلاً تَم چہ ٹی چُلا کرم - میں جانا ہوں تاکہ اُسکو راضی کروں -
(۴) دِی دِیَارَہ - (لہذا - اسواسطے) دِی دِیَارَہ را غلم چہ دِی بُو زم - میں
اسلئے آیا ہوں کہ تجھے لیجاؤں -

حروف شرط و جزا

کہ - چہ ہر چہ - حروف شرط ہیں - اور لُو - حرف جزا ہے مثال - کہ
دِی رازی نوزہ ختم - اگر یہ آتا ہے تو میں جانا ہوں - چہ وائی نولا ر مشہ -
جب یہ کہتا ہے تو چلا جا -

ہر چہ خاص ٹکٹوں اور منبروں کی بولی میں آتا ہے - عبدالرحمن کے دیوان
میں یہ لفظ بہت آتا ہے -

(ف) جزائب ماضی ہو تو اس وقت لفظ بہ کے ساتھ متعل ہوئی ہے۔ مثلاً کہ تا ویلی وی نوزہ بہ درغلی وُم۔ اگر تو کہتا تو میں تیرے پاس چلا آتا۔

حروف شرکت و اختصاص

ہُم۔ بہائے مضموم شرکت کیلئے آتا ہے مثلاً زہ ہُم تلی وُم۔ میں بھی گیا تھا۔ اور خُو تخصیص کیلئے مثلاً ہَخَہ خوتلی دی۔ وہ تو گیا ہے۔

حروف نفی و سلب

بی۔ نا۔ نہ۔ ہیں۔ لا فرق یہ ہے کہ بی جو آمد پر آتا ہے۔ اور نا۔ صفات پر اور نہ بہائے محقق اکثر جملے پر آتا ہے اور کمر ہو تا ہے اور نہ سبکت بین بین افعال سطلقہ پر مثلاً بی زہ (ڈرپوک) بی نبی (بیفائیہ) نا دوع (ناجور) دیمار (ناپوہہ) نادان (دی نہ ذی۔ نہ دازی۔ یہ نہ جاتا ہے نہ آتا ہے۔ نہ خودی۔ نہیں کہتا۔

حروف ایجاب

وہ حروف ہیں جو جواب کے محل پر آتے ہیں وہ یہ ہیں۔ اُو۔ ہُو۔ نہ۔ بنہ۔ ہاں پہلے تینوں استفہام کے جواب میں آتے ہیں مثلاً کوئی بچہ کہ۔ تلی وی (تو گیا تھا) تو وہ جواب میں کہے گا کہ اُو۔ یا ہُو یا نہ۔ اگر پہلے دو نو اثبات میں اور تیسرا سلب کے محل پر آتا ہے۔ بنہ۔ امر یا نہی کے جواب میں آتا ہے۔ مثلاً کہیں کہ۔ اسی کوہ۔ یا ہسی مکہ (یعنی ایسا کریا ویسا نہ کریا تو وہ کہے گا کہ بنہ (یعنی اچھا) نہ ان۔ نہ ان کے جواب میں آتا ہے۔

حروف ندا

و۔ وی۔ یہ۔ بی۔ ای۔ ہیں۔ لا وی عورتوں کی بول چال میں آتا ہے۔ (۱) منادی مفرد مذکر کے آخر بغیر حرف مدہ و ہائے محقق کے زیر پڑھی جاتی ہے اور اگر یا ئے ملینہ ہو تو مشقلہ ہو جاتی ہے مثلاً ای دور۔ ای سہی۔ (۲) مونث کے آخر جب یا ئے مشقلہ نہ ہو تو یا ئے مجہول پڑھی جاتی ہے اسو آخر میں ہائے

مُحَقِّق ہوتا تو حذف ہو جاتی ہے۔ مثلاً ای۔ بنجی۔ ای برستی۔ ای موری۔
(۳) منادی جمع ہوتا تو اخیر میں واو مجہول لگائی جاتی ہے۔ اس وقت اخیر کی (ی) مطلقاً
حذف کر دیتے ہیں۔ جیسے ای سرو۔ ای بنجو۔ ای بنی آدمو۔ ای مرغانو
ای غلو۔ ای سپو بنجو۔

(۴) حرف ندا محذوف بھی ہوتا تو بھی اخیر منادی میں ویسا ہی عمل رہیگا۔ یعنی زبر پڑ بھی
جائیگی۔ مثلاً هَلْکَ چرتہ زری (راولٹر کے تو کہاں جاتا ہے۔

(۵) کبھی منادی مفرد میں زبر کے بعد باءِ محقق بھی زیادہ کر دیتے ہیں۔ اور منادی جمع صیغہ کے
آخر صفت پر الٹا کر لیتے ہیں۔ مثلاً ای هَلْکَ (راولٹر کے) ای هَلْکَانُ (راے لڑکو)

حروف عطف

اَوْ۔ هَمْ۔ بیا۔ چہ۔ لا دلاس۔ وصل کے معنی کیلئے مستعمل ہوتے ہیں۔ لا۔ اَوْ۔ اور
هَمْ۔ مطلق اجتماع کا فائدہ دیتے ہیں۔ لیکن اَوْ عطف مفرد بر مفرد۔ اور هَمْ۔ عطف جملہ
بر جملہ کیلئے مختص ہے۔ اور کر آتا ہے مثلاً احمد اور محمود راغلہ۔ (احمد اور محمود آئے)
هغه چہ وَجَیْ هَمْ وَخَوِیْہ او بہ بی هَمْ وَخَنِسْکی (اُس نے روٹی بھی کھائی
اور پانی بھی پیا)۔

بیا۔ میں ترتیب کے لحاظ بھی ہوتا ہے۔ مثلاً زید راغی بیا بکر (پہلے زید پھر بکر)۔
چہ۔ ترتیب کیلئے آتا ہے اور ہم اس کی تاکید کیواسطے پیچھے ذکر کیا جاتا ہے۔ مثلاً هغه نَنُ
خہ چہ پروں ہم نہ دی حاضر شوئی (وہ آج کیا بلکہ یہی نہیں حاضر ہوا)۔
لا دلاس۔ اضرب کیلئے آتا ہے مثلاً هغه خہ رانہ کہ لا دلاس ی رانہ
واخیست۔ اُس نے مجھے کچھ نہ دیا بلکہ مجھے لے لیا۔

حروف تردید

یا۔ یاخو۔ کہ۔ کنی۔ ہیں۔ الا پہلے دشک کے مقام میں آتے ہیں۔ جیسے هغه
یا مردی یا خو ژوندی۔ وہ یا مر گیا ہے یا زندہ ہے۔

کہ۔ ایک شے کی تعین کیلئے آتا ہے جیسے دا آخلی کہ ہغہ رہہ بیتا ہے کہ وہ،
گتی۔ مساوات کیلئے آتا ہے جیسے دا ورکہ کئی ہغہ رہہ اُسے دبیر نہیں تو وہ،
یعنے دونو برابر ہیں۔ یہ لفظ اصل میں کہ نہ وی کا مخفف ہے۔

حروف استثناء

بی لہ۔ سوا۔ منکر۔ خو۔ گنرہ۔ ولی۔ ہیں۔ مثلاً بی لہ ماورہ تلی دی
(میرے بغیر سب گئے ہیں) منکر۔ فارسی کلمہ مگر کا بگڑا ہوا ہے۔

خو۔ استدر اک کیلئے آتا ہے۔ جیسے زید بنہ دی خوریشتیانہ واٹی۔ زید
اچھا آدمی ہے پر سچ نہیں بولتا۔ ولی۔ خو۔ کا مترادف ہے۔

گنرہ۔ (بچنے ورنہ) زیادہ تر اشعار میں آتا ہے۔ رخن سر نہری کہتا ہے۔ ۷
کہ سودا دہ خود دستی دھم دہ + گنرہ نہ شتہ یہ دینا بلہ سودا

حروف تشبیہ

پہ شان۔ غنہ۔ سی۔ خنکرہ۔ بیڈ و کھو بھو۔ جو۔ ہڈ و۔ لکہ
تہ بہ واٹی چہ۔ بیانِ مشابہت کیلئے آتے ہیں۔ الا پہلے تینوں شبہ بہ سے پہلے اور

باقی اُس سے پیچھے آیا کرتے ہیں جیسے کتی پہ شان دی را نگلی کی طرح ہے) لاس غنہ
ما تہ کی طرح۔ (۲) سی۔ اکیلا نہیں آتا بلکہ اسم اشارہ کے ساتھ ملکر آتا ہے۔ مثلاً

د اسی سہری (ایسا آدمی) ہسی بنخہ (ویسی عورت) اصل میں ہغہ سہی
(۳) خنکرہ۔ خاص استفہام کے موقع میں آتا ہے جیسے خنکرہ آس (کیسا گھوٹا)

خنکرہ چہ غواہی (جیسا کہ تو چاہتا ہے) اصل میں یہہ خہ رنگہ کا منقلب ہے۔
کہی مخفف ہو کر خنکہ ہی آ جاتا ہے۔ دود۔ اور خیر ہی تشبیہ کے کلمے ہوا
کرتے ہیں۔

کلمات مقدار

خو مرہ۔ (کتنا) دو مرہ (اتنا) کھو مرہ (اتنا)۔ اصل میں و مرہ

مقدار کیلئے ہے۔ خہ استفہائیتہ و موصولہ۔ ذغہ۔ اسم اشارہ قریب۔ هغه۔ اسم اشارہ بعید کے ساتھ لکڑ مخفف ہو گیا۔ انیس واحد جمع اور مذکر مؤنث سب یکساں ہیں۔

چیر۔ زیات (بہت) چیرخلہ (کئی دفعہ) ہر خصوصہ (جبنا) ہر خو۔ (ہر چند) ہر قدر (ہر یو) (ہر ایک) ہر خہ (سب کچھ) (ہر کوئی) (تہوڑا سا) (پسانہری رفتہ سا)۔

کلمات تنکیر

خوٹ۔ خٹی۔ خہ۔ چا جیسے شوک سری ولا ردی (کوئی آدمی کہتا ہے) خنی د اسی وائی (کوئی ایسا کہتا ہے) خہ خیز پروت دی (کچھ چیز پڑی ہوئی ہے) چاتہ زیان مہ رسوہ (کیس کو نقصان نہ پہونچا) اس صورت میں اخبار کا فائدہ دیتا ہے۔ کبھی لفظ ہر ہی بغرض استغراق و مزید تعلیم ان اسماء پر بغیر خنی کے داخل ہو جاتا ہے۔ کبھی لفظ ہیثم۔ شوک پر زیادہ ہو کر اجتماع ثنلین سے بعد حذف اسکو ہیثوٹ بنا دیتا ہے۔

کلمات تائید نفی

ہیثم۔ ہرگز۔ ہیجری۔ ہیجرتہ۔ کھپ و۔ لہ سرتہ ہیں۔ الا پہلا تائید اسم۔ اور دوسرا تائید فعل۔ اور تیسرا تائید زمان اور چوتھا تائید مکان اور پانچواں اور چھٹا تائید مضمون جملہ کے لئے آتے ہیں۔ مثلاً ہیجری نہ زی (کبھی نہیں جاتا) ہیجرتہ نشتنہ (کہیں نہیں) کھپ و نہ پوہیبری۔ یا لہ سرتہ نہ پوہیبری (اصلاً نہیں سمجھتا)۔

معانی حروف منفردہ و مرکبہ

خو

پانچ مضمون کیلئے آتا ہے (۱) استدراک۔ مثلاً چیرم و و خوراندہ غی (بہت

کہا پر نہ آیا (۲) تنبیہ اور زجر کیلئے مثلاً خویر پر دکا سڑیہ - (جانے دو جی)
 (۳) تاکید کیواسطی۔ مثلاً خونہ دی راغلی (نہیں آیا) (۴) تکیہ کلامی۔ مثلاً
 دی خونہ زی (یہ تو نہیں جانتا) (۵) یقین کے لئے۔ مثلاً خورا پاسید
 ر اٹھ ہی آیا۔

د

(۱) دال مفتوح اضافت کی علامت ہے جیسے د زید آس - زید کا گھوڑا۔
 (۲) دال مکسور یعنی د - تین معنوں کے لئے آتی ہے۔
 (۱) امریہ۔ جو اسرغائب کے صفی میں آتی ہے۔ جیسے را د شی۔
 (۲) دعا بیہ۔ جو د عاکہ محل میں متعل ہوتی ہے جیسے صیرات د شی۔
 (۳) خطاب بیہ۔ جو واحد مخاطب کی ضمیر ہوتی ہے۔ جیسے کار د و شہ۔

ذ

(۱) تانیث کیواسطی جیسے غلہ۔ خرہ۔ وغیرہ میں۔ یہہ ہمیشہ مخفی ہوتی ہے۔
 (۲) جمع کیلئے ہمیشہ مخفی ہوتی ہے۔ جیسے ملہ۔ مہرہ۔ وغیرہ میں۔
 (۳) ہائے سکتہ۔ جو لون تتر تم اور منصوبات کے اخیر آتی ہے جیسے کوینہ۔ کار و فہ میں

و

(۱) ضمیر۔ جیسے ولہ۔ وتہ۔ میں۔ یہہ ہمیشہ مفتوح ہوتی ہے۔
 (۲) تجرید بیہ۔ جو امر استمراری کو مجرّد بنا دیتی ہے۔ اکثر مضموم ہوا کرتی ہے۔
 (۳) الحاقیہ۔ جو ماضی مطلق اور مستقبل وغیرہ صیغوں پر بغرض اٹکی تکمیل کے داخل ہوتی
 ہے۔ اکثر مضموم ہوتی ہے۔
 (۴) واو وصلہ۔ جو شکوں کی بول چال میں بعضے مواقع پر تریں کیلئے زاید آتی ہے
 مفتوح ہوتی ہے۔ (۵) واو جمع جو حروف مغیرہ کے سبب اسما جمع اور اسما
 جنس و مصادر وغیرہ کے آخر آتی ہے۔ ہمیشہ مجهول ہوتی ہے۔

(۶) دائرہ منظم جو جمع منظم کے صیغہ کے اخیر لگائی جاتی ہے جیسے زو۔ یہ معروف ہوتی ہے
(۷) دائرہ منظم جو صیغہ واحد غائب کے اخیر بعضے مواقع پر آتی ہے جیسے راغلو
دیگرہ وغیرہ۔ یہہ واحد ہمیشہ مجہول ہوتی ہے۔

ی

(۱) یاثر غیبت جو مطلق غائب کے صیغوں کے آخر آتی ہے۔ معروف ہوتی
ہے۔ مثلاً رازی۔

(۲) خطابہ جو مخاطب کے صیغوں کے اخیر آتی ہے واحد میں مجہول اور جمع میں
مشقلہ ہوتی ہے۔

(۳) یاے جنسیت جو مونثات کے اخیر بحالت افراد جمعیت دونوں آتی ہے۔ اور
مشقلہ ہوتی ہے۔ مثلاً سخی۔ سپی۔ وغیرہ۔

(۴) جمع مذکر۔ یہہ واحد ہمیشہ معروف ہوتی ہے مثلاً سہری۔ سپی وغیرہ۔

کہ

(۱) حالی۔ جو کول سے حال کا معنی دیتا ہے۔ اسلمیں کوئی۔ یا کاند کا مخفف ہو۔

(۲) شرطیہ جیسے کہ راشی نو بنہ ۵۵۔ اگر آوے تو اچھا ہے۔

(۳) تردید۔ جیسے کہ بنہ وی کہ بد۔ خواہ اچھا ہو خواہ بُرا۔

ہ

(۱) استقبال۔ جو مضارع پر داخل ہو کر مستقبل بنا دیتا ہے۔ مثلاً بہ راشی
آئے گا۔

(۲) جزائیہ۔ جو جزا میں بعضی صورتوں میں آتا ہے۔ مثلاً کہ تاویل و ی نو بہ
راغلی وم۔ اگر تو کہتا تو میں چلا آتا۔

۷۷

مصادر وضعیہ ترکیبیہ

| | | |
|------------------------|----------------------------|------------------------------|
| الف ممدودہ | اُدْرِیدِل - تُہیرا | بُکْنِیدِل - ڈرنا |
| اُچَوُل - ڈالنا | اُدَرَوُل - کُہرا کرنا | بُلک - بلانا |
| اُخُل - گوندھنا | اُہول - پینا | بلیدل - بلنا - جلنا |
| اُخِیستل - لینا | اُدُکھاریدِل - ناموغ ہونا | بلول - روشن کرنا - جلانا |
| اُہول - پٹنا | اُوجِتَوُل - اُٹھانا | بَنرِل - بُننا |
| اُشَتَوُل - بھینا | اُوجِتِیدِل - اُٹھنا | بَنڑِیدِل - بُجھانا - بھیننا |
| اُغِشَل - پھینا | اُوَدِیدِل - لہنا ہونا | بُوَتَل - لیجنا |
| اُغیرل - اترنا | اُوسِیدِل - رہنا | بُوختِیدِل - کھینا |
| اُلوتل - اُڑنا | اُوسَوُل - بسانا | بیول - لیجانا |
| اُلَوَزول - اُڑنا | اُودَل - بُننا | بُیلول - اُلگ کرنا |
| اُنہول - چُنا | ایستل - نکالنا | بامی فارسی |
| اوبنتل - گرفتار ہونا | اینل - رکھنا | پاتیکیدل - رہنا |
| اَوَرول - سنانا | ایساریدِل - توقف کرنا | پاسیدل - اُٹھنا |
| اَوْرِیدِل - سُننا | بامی موحده | پاسول - اُٹھانا |
| الف مقصورہ | بایلل - مارنا | پاکول - پونچھنا |
| اُبول - پلانا | بُجَنل - بچھنا | پاکِیدِل - پاک ہونا |
| اُہالیدل - ٹھہرنا | بَدَلِیدِل - بدلنا | پتول - پہپانا |
| اُہالول - ٹھہرانا | بَدَلول - بدلانا | پتِیدِل - چھپنا |
| اُچیدل - سوکھنا | بُرُنچِیدِل - درد کرا چکنا | پُنستِیدِل - پوچھنا |
| اُجول - کُڑھنا سوکھانا | مہَقِیدِل - چمکنا | پَنجول - پکانا |

| | | |
|------------------------|------------------------|-----------------------|
| پنجیدل - چمنا | پیرئیدل - پچا نا | توئیدل - بیٹا |
| پنجیدل - گہری گہری آنا | پیل - پرونا | توئیدل - سرکنا |
| اتفاق پیرنا | پیرودل - خربنا | توئول - بیٹا - گرنا |
| پرائیٹل - کھولنا | ت | تیریدل - گزنا |
| پروئل - گرنا | | تیریدل - حمل لینا |
| پرزول - گرنا | تاویدل - لینا غصہ ہونا | تیریدل - تیر ہونا |
| پریٹل - چھوڑنا | تاوہل - شادی منہ | تیرول - لبر کرنا |
| پریٹول - کاشنا | تختول - بھگنا | تیرول - گزارنا |
| پریٹول - کاشنا | تختول - بھگنا | تیرول - تیر کرنا |
| پریٹیدل - سوچنا | ترخیدل - چمکنا ہونا | تاوہل - کھولنا |
| پروول - مات کرنا | ترخیدل - کڑوا ہونا | توئل - کوٹنا |
| پرویدل - مارنا | تروئل - بانہنا | توئل - کوٹنا |
| پروول - زخمی کرنا | تشییدل - خالی ہونا | ترویدل - ٹرکنا - بکنا |
| پشیدل - کند ہونا | تشلول - خالی کرنا | تشییدل - بکنا |
| پسول - کند کرنا | تلول - تلنا - بھوننا | تشلول - مارنا - کوٹنا |
| پشیدل - شوگنا | تلل - تولنا | تکیدل - مارکھانا |
| پوہیدل - سمجھنا | تلکول - دق کرنا | تکیدل - بید ہونا |
| پوہول - سمجھنا | تودول - گرم کرنا | تکول - ٹھکنا |
| پوڑیکول - لگانا | توریدل - کالا ہونا | تولول - جمع کرنا |
| پورئول - پارچہ ہونا | توکل - گہریا - پونجھنا | تولیدل - جمع ہونا |
| پھروول - چھڑانا | تورول - کالا کرنا | توخیدل - کھاننا |
| پھریدل - چھڑنا | تلل - جانا - چلنا | توہل - کھاننا |

| | | |
|----------------------------------|-------------------------|-------------------------|
| ټوکیدل - کټ جانا | چاځول - شتدی نه | خځول - شتدی نه |
| ټیټکا ویدل - ټیټرنا | چاودیدل - پښنا | خړیدل - میلا ټیټکا ټیټو |
| ټیټکو ټول - دهکيلنا | چرکیدل - چرکنا | خښوول - شتدی نه |
| ش - ج | | خښوول - شتدی نه |
| جاروول - واپس هونا | چځول - شتدی نه | خړاوبیدل - خراب هونا |
| جاریستل - ټیټی رڼا - واپس کړنا | چکول - چلانا | خړاوبول - شتدی نه |
| جاری ماسل - ټیټی رڼا - واپس کړنا | چکیدل - لږم | خښوول - شتدی نه |
| ژبیدل - رونا | چاځوول - چټی | خړوول - میړ بکړنا |
| ژبوول - رولانا | چټریدل - چمن جانا | خښوول - شتدی نه |
| جنکیدل - لږنا | چول - پهاړنا | خښوول - شتدی نه |
| جښکول - لږانا | چوړلول - ټیټا - پیرنا | خکل یا کینل - کپنا |
| چوړیدل - آواره هونا | چوړول - شکجه کړنا | خکول - چوښنا |
| چوړیدل - آواره هونا | چوړیدل - برف مین چړنا | خکول - چوښنا |
| چوړیدل - آواره هونا | چوړیدل - برف مین چړنا | خکول - چوښنا |
| خ - بن | | خکول - چوښنا |
| جوړول - شتدی نه | خاړ بنکیدل - کپلانا | خلاصیدل - چوښنا |
| جوړول - چوښنا | خاړ بنکیدل - کپلانا | خلاصول - چوښنا |
| ژوبلیدل - گهایل هونا | خاړ بنکیدل - شتدی نه | ښکاریدل - نظرانا |
| ژوبلول - شتدی نه | خاړ بنکیدل - مناسب هونا | ښکارول - شتدی نه |
| ج | | خاړ بنکیدل - مطلع هونا |
| چاپول - چپړانا | خځوول - شتدی نه | خندیدل - خندیدل |
| چاپیدل - چپنا | خخل - چټی | خوړول - کپانا |
| چاخیدل - تیز هونا | خچیدل - کپنا - دښ هونا | خوړول - کپلانا |

| | | |
|------------------------------|----------------------|---------------------------|
| خوبیدل } دکننا گھائل ہونا | دکول - دلنا | دکول - آنکھیں پرکنا جھکنا |
| خوزول - زخمی کرنا | دمول - دم کرنا | دوچ کرنا |
| خوزول - متعدی منہ | درتول - بہاری کرنا | گھورنا |
| خوزیدل - ہلنا | دزیدل - بہاری ہونا | چھاڑ دینا |
| خوزول - متعدی منہ | دنکل - کودنا | رسیدل - پہنچنا |
| خوزول - بچھانا | دیکل - دیکھنا | رسیدل - پہنچنا |
| خوزیدل } بکھیرنا پھیلنا | دال معقودہ | دغول - متعدی منہ |
| چھنا | دبول - مارنا - کوٹنا | دغول - متعدی منہ |
| خوبیدل - میٹھا ہونا | دزول - ایضاً | دغول - متعدی منہ |
| خوبول - متعدی منہ | دکیدل - بہر جانا | دغول - متعدی منہ |
| خوبیدل - پسند کرنا | دکول - بہرنا | دغول - متعدی منہ |
| خوبول - پسند کرنا | دنکول - نقارہ بجانا | دغول - متعدی منہ |
| خویدل - پھلنا | دوبیدل - ڈوب جانا | دغول - متعدی منہ |
| خوول - متعدی منہ | دوبول - ڈوبنا | دغول - متعدی منہ |
| خوشالیدل خوش ہونا | دوبول - ڈوبنا | دغول - متعدی منہ |
| خوشالول - خوش کرنا | دوبول - ڈوبنا | دغول - متعدی منہ |
| خول } دکھانا | دوبول - ڈوبنا | دغول - متعدی منہ |
| خیل | دوبول - ڈوبنا | دغول - متعدی منہ |
| داغو - داغ کرنا | دوبول - ڈوبنا | دغول - متعدی منہ |

| | | |
|--|--|---|
| زَر غَوْنِيْدَل - اُگنا زَر غَوْنَوَل - اُگنا مَنبر کَرنا زَدَه کَوَل - سِيکَمنا زِيَرِيْدَل - پِيْدا هونا - جَننا زِيَا تَوَل - رِيَا دَه کَرنا زِيَا تِيْدَل - بَر هَنا زِيَرِيْدَل { بوَر يا هونا پورانا هونا زِيَرَوَل - پَرانا کَرنا زَعَمَل - سَهنا زَخْلِيْدَل - دَوَرنا زَغَلَوَل - دَوَرانا زَعابَتَل - دَوَرنا زِيَرِيْدَل - چکنا زَر کَوَل - شَعدي مَنه زَبَل - خَبَل - رَوِي تَننا زَر زَوَل { چوانا چکانِيک خَنخَوَل زَنکَل - جَوَلنا زَنکَوَل - شَعدي مَنه زَوَرَنِيْدَل - لُکنا زَوَرَنَدَوَل - لُکنا زَهِيَرِيْدَل - غَمِيْن هونا زَهِيَرَوَل - تَکليف دينا زِيَرِيْدَل - جَننا - بِيَا نَها | سَم - خ سائل - رَکَنا - پالنا سَپَنَر دَل - اُ دَهِيرنا سَپِيَل کَ خَپَل - سَپِيچنا سَپِيْبِيَل { سَپِيچِيْدَل - سَفِيْد هونا سَپِيچِيَوَل - سَفِيْد کَرنا سَپَارِل - سَپَر دَکَرنا - سَوَپنا سَتَمَل - چاٹنا - چَکَنا سَتَمَوَل - شَعدي مَنه سَدَل { سَرِيْدَل سَرَوَل - چَرانا سَرَوَل - تُهَنڊا کَرنا سَرِيْدَل - تُهَنڊا کَرنا سَسِيْدَل - تُپکنا سَسَوَل - تُپکانا سَپنا سَکَنا | شَکَنَدَل - چَرَنڊِي هَنا شَکَنَتَل { وَتِيَرنا - کَرنا (قَطع کَرنا شَمَسَوَرِيْدَل - لِيَنا - خَوَکَه کَکالنا شَمِيْدَل - سِيْدا هَنا - دَرشَنا شَمَوَل - شَعدي مَنه شَحْلَا شَتَل - سَوَنا - لِيَنا شَمَلَوَل - سَوَلانا - لِيَنا شَتَبالِيْ دَل - سَهَنلنا شَتَبالَوَل - سَجانا - تُپِيک کَرنا شَنَدَل - جَهارنا شَوَلِيْدَل - گَها شَوَلَوَل - گَها شَوَل - جَلنا - جَلانا شَوَرِيْدَل - جَلنا شِيَرَل - جَلانا سَرَخِيْ دَل - چَپنا سَرَخَوَل - چَپنا ش شَپِيْل { شَپِيْلَوَل { چَپانا - چَوَنڊِي |
|--|--|---|

| | | |
|-------------------------|---------------------------|---------------------------|
| شربل - ررکنا | غر زیدل - گر جانا | قتلیدل - مارا جانا |
| شرمیدل - شرمانا | غر یدل - بکواس کرنا | قهرؤل - ستانا - دق کرنا |
| شهرؤل - شرمندہ کرنا | غر فیدل - ڈوبنا غرق ہونا | قهریدل - غصے میں آنا |
| شمرل - ہانکنا | غر قول - ڈوبنا | باب کا ف |
| شمر فیدل - چھلکنا | غر بنیدل - غصے میں آنا | |
| شلیدل - ٹوٹنا - پھٹنا | غریدل - آکھین کھولنا | کتل - دیکھنا |
| شلؤل - متعدی نہ | غرؤل - آنکھیں چھکانا | کرل - بونا |
| شمیرل - شمارل - گننا | غریدل - بچنا - بڑبڑانا | کرپول - دلنا - چبانا |
| شمرؤل - چھڑکانا | غرؤل - متعدی نہ | کریدل - چڑنا - دکھ اٹھانا |
| شمریدل - چھٹکرنا | غلیدل - دھوکا کھانا | کرؤل - دکھ دینا |
| شوکیدل - کہنا | غلؤل - متعدی نہ | کیریدل - ٹیڑھا ہونا |
| شوکؤل - کہنا - لڑنا | غولیدل - پامال ہونا | کیرؤل - متعدی نہ |
| غ | غولؤل - پامال کرنا | کلؤل - سونڈھنا |
| | غوزیدل - لیٹنا | کلیدل - سونڈھا جانا |
| غپل - غپول - متعدی نہ | غوزؤل - لینا کرنا - لیٹنا | گمؤل - گھٹانا |
| غوتیدل - سڑا ہونا | غوزیدل - کہنا - بچنا | گمیدل - گھٹنا |
| غمول - موٹا کرنا | غوزؤل - چوڑنا - بچانا | گمؤل - گھٹنا |
| غنشل - مانگنا | ق | گمؤل - گھٹنا |
| غنبتل - بتی ہونا - دیوہ | | گمؤل - گھٹنا |
| غنیدل - کٹ جانا | قبول کرنا | گمؤل - گھٹنا |
| غنؤل - کاٹنا | قبول ہونا | گمؤل - گھٹنا |
| غنرؤل - پھینکا ڈالنا | قتل کرنا | گمؤل - گھٹنا |

| | | |
|------------------------------|------------------------------|---------------------------|
| کول - کرنا | کندیل - سینا | لنگول - متعدي منه |
| کیردل - هونا | کیریدل - گهونا غمخیز هونا | لوئستل - پڑهنا |
| کینجودل - رکھنا | کول - گهوشنا - گھپڑنا | لوئستل - پھینکنا - ڈالنا |
| کیرتل - پھنا - گرجا | کیرول - گھیرنا | لوئستل - پھنا |
| کیرستل - پھنا | کیریدل - لازم | لوئستل - پڑنا |
| کشیناستل - بیٹھنا | باب لام | |
| کینینول - بیٹھنا | لبول - کھیل کرنا | لوئول - متعدي منه |
| کاف فارسی | | لوئیدل - بڑا هونا |
| ککتل - کمانا - جیتنا | کرل - رکھنا | لوئشل - دوبا |
| کیریدل - لنگڑا هونا | کیرل - لوڑنا - ملنا - اودکنا | لوئیدل - اوجا هونا |
| کیرول - متعدي منه | کیریدل - لٹکنا | لوئول - متعدي منه |
| کیریدل - ناچنا - ملنا - رلنا | کیریدل - کھرا هونا | لوئیدل - پھینکنا - ترهونا |
| کیرول - متعدي منه | کول - متعدي منه | لوئیدل - متعدي منه |
| کیرول - پھرا | کیریدل - لگنا - حمل اُٹھنا | لوئیدل - گرنا |
| کیرول - کھلانا | کول - متعدي منه | لوئیدل - پھینا |
| کیریدل - لازم | کیرول - گھٹنا | لوئیدل - دیکھنا |
| کیریدل - چکی پڑ گھٹنا | کیرول - بھکانا | لوئیدل - لکھنا |
| کیرول - متعدي منه | کیرل - پھنا | لوئیدل - لادنا |
| کیریدل - گرم هونا | کیرول - نهلانا | |
| کیرول - گرم هونا | کیریدل - کوتا هونا | |
| کیرول - پھینکنا - ادا کرنا | کیرول - متعدي منه | |
| کیرول - خیال کرنا - سمجھنا | کیریدل - بیاننا - جھنا | |

م

ماٹول - توڑنا

مبیل - ملنا

میل - مرکیدل - مرنا

| | | |
|---|------------------------------|---------------------------------|
| مَرِيدِل - رجا | پَمُول - ادا کرنا | وہل - مارنا |
| مَلِل - مَلَّوَدِل { جگہ ملنا - مقرر کرنا | هَسَكِيدِل - اونچا ہونا | وَهِيدِل - واسیات بکنا |
| مِينِيدِل - ماشق ہونا | هَسَكُول - متعدي منہ | وَيَنُخِل - دھونا |
| مَنِل - تسلیم کرنا | هَوَشِيَا رِيدِل - ہشیا ہونا | وَلِينِيدِل - پیدار ہونا |
| مُونَدِل - پانا | هَيَرِيدِل - بھول جانا | وَلِشِل - ہاشنا |
| | هَيَرُول - متعدي منہ | وَلِشْتِل - مارنا - نشانہ لگانا |
| | | وَل - کہنا |
| نَبَنُول - پھنسانا - اڑانا | وَاو | ي |
| نَبَلِيدِل - اڑنا | وَتَل - نکلنا | يَا دُول - یاد کرنا |
| نَبَنِل - پھنسا - بند ہونا | وَرِيدِل - برسانا | يَحِيدِل - ٹھنڈا ہونا |
| نَوُول - نرم کرنا | وَرُول - برسانا | يَحُول - ٹھنڈا کرنا |
| نَرِيدِل - اکھڑنا | وَرَكِيدِل - گم ہو جانا | يَرُول - ڈرانا |
| نَرُول - متعدي منہ | وَرَكُول - متعدي منہ | يَرِيدِل - ڈرنا |
| نَغَرُول - نگھنا | وَرَسْتِيدِل - گھنا بہنا | نَكَالِنَا - نکالنا |
| نَغَبَنِل - لپیٹنا | وَرَكُول - دینا | نَشُول - اُبالنا |
| نَنَسِيَنِل - ڈالنا - گھسانا | وَرَلِل - دوسرے پاس جانا | نَشِيدِل - اُبلنا |
| نَوُول - گھنا - داخل ہونا | وَرِيَنُول - بہنا | |
| نَوَلِيدِل - غمگین ہونا | وَرَكَا رِيدِل - فارغ ہونا | |
| نَوُول - پکڑنا | وَرَل - مار ڈالنا | |

ہمارے ۱۳ - مئی ۱۹۴۷ء بمقام رسید

قاضی میراجد شاہ رضوانی پشاور

غلطنامہ

| ص | س | غلط | صحیح | ص | س | غلط | صحیح |
|----|----|-------------|-------------|----|----|--------------|--------------|
| ۳ | ۱۰ | کبھی | کبھی | ۱۸ | ۸ | تہرہار | تہرہار |
| ۱۹ | ۱۹ | بناؤ | بناؤ | ۱۵ | ۱۵ | کرور | کرور |
| ۱۱ | ۱۱ | اصطلاحی | اصطلاح | ۱۹ | ۱۹ | شل | شل |
| ۲۱ | ۲۱ | بودی | بودی | ۲۳ | ۲۳ | ہزاروں | ہزاروں |
| ۲۱ | ۲۱ | کوپن | کوپن | ۲۰ | ۲۰ | چوتھا | تیسرا |
| ۶ | ۶ | گٹا | گٹا | ۲۲ | ۱۹ | سرتوب | سرتوب |
| ۷ | ۷ | خا | خا | ۲۳ | ۲۰ | گندل | گندل |
| ۱۰ | ۱۰ | نور | نور | ۲۴ | ۹ | خور | خور |
| ۱۲ | ۱۲ | کہتا | کہتا | ۲۵ | ۱۲ | پنیدل | پنیدل |
| ۸ | ۲ | سی | سی | ۱۶ | ۱۶ | تیلوہل | تیلوہل |
| ۱۰ | ۱۰ | خپل راغی | خپل راغی | ۱۱ | ۱۱ | تولیدن | تولیدن |
| ۱۲ | ۱۲ | اسم استفہام | اسم استفہام | ۱۸ | ۱۸ | سبنالول | سبنالول |
| ۱۳ | ۱۳ | چاہ | چاہ | ۲۶ | ۲۶ | سورج | سورج |
| ۱۹ | ۱۹ | مُشاۃ الیہ | مستفہم غنہ | ۶۰ | ۶۰ | وتلی | وتلی |
| ۱۳ | ۸ | مستفہم | مستفہم غنہ | ۲۸ | ۱۲ | بنولہ | بن چپٹی |
| ۱۵ | ۱۵ | کیا ہی | کیا ہی | ۱۳ | ۱۳ | نندروسا | نندروسا |
| ۱۷ | ۱۷ | پرسال | پرسال | ۲۹ | ۲۹ | قاعدہ نمبر ۳ | قاعدہ نمبر ۳ |
| ۲۰ | ۲۰ | پر پرار | پر پرار | ۳۵ | ۸ | جاتی | جاتی ہے |
| ۲۷ | ۲۷ | لانڈ | لانڈ | ۳۵ | ۸ | جاتی | جاتی ہے |
| ۵ | ۵ | بانڈ | بانڈ | ۳۵ | ۸ | جاتی | جاتی ہے |

۱۷ جن اس پر ذکر کے آخر اور معروف تا قبل نون ہوا
یا غنہ ہو۔ تو اسکی مونٹ میں داو کو حذف کر کے
آخر میں ۲ کے مخفی لگا دیتے ہیں۔

| ص | س | غلط | صحیح | ص | س | غلط | صحیح |
|----|----|----------|--------------|----|---|--------|--------|
| ۳۵ | ۲۰ | ید و | بدو | ۴۵ | ۳ | جاننا | حاتا |
| ۳۶ | ۱۲ | ورگی | وړگی | ۸۲ | ۵ | غربید | غربیدل |
| ۳۸ | ۶ | د سرو | د سرو | ۶ | ۶ | کھولنا | کھلنا |
| ۴۰ | ۱۲ | کول | کیدل | | | | |
| ۴۸ | ۴ | شقہ | شقلہ | | | | |
| ۴۹ | ۲ | بڑھتا ہے | بتا ہے | | | | |
| ۵۰ | ۱۴ | پہنا | پہنا | | | | |
| ۵۱ | ۲۱ | رکھنا ۲ | نکالنا | | | | |
| ۵۲ | ۴ | خیزتی | خیزتی | | | | |
| ۵۳ | ۱۵ | جلنا | جلنا - جلانا | | | | |
| ۵۴ | ۱۶ | تیرنا | وتیرنا | | | | |
| ۵۵ | ۱۴ | مہی | مہی | | | | |
| ۵۶ | ۲۰ | جھولنا | جھولنا | | | | |
| ۵۷ | ۲۲ | کوری | کوری | | | | |
| ۵۸ | ۲۰ | جیسے | جس سے | | | | |
| ۵۹ | ۲۲ | وُکورم | وُکورم | | | | |
| ۶۰ | ۳ | غیررضیہ | وضعیہ | | | | |
| ۶۱ | ۱ | گیہی | گیہی | | | | |
| ۶۲ | ۲۰ | لارشہ | لارشہ | | | | |
| ۶۳ | ۳ | امراض | حال | | | | |
| ۶۴ | ۴ | مخاطب | شکلم | | | | |

ضمیمہ

اسماء اشارات

متعلق ص ۱۱

دغہ - اور دایں یہ فرق ہے کہ
دغہ حصر اور تاکید کے محل میں مشمل
ہوتا ہے اور دایں عام ہے -

کلمات تاکید

متعلق ص ۶۵

ھٹی و - صفات مطلقہ کی تاکید
کے لئے آتا ہے -

To

Colonel W. R. M. HOLROYD,

Director of Public Instruction, Punjab,
patroniser of Oriental Literature, whose time has been
one of literary benefit to the
Province,

This book is most respectfully dedicated

AS A TOKEN OF REGARD FOR HIM

By

HIS MOST OBEDIENT SERVANT,

The Author.

The Punjab Government in the Education Department sanctioned the establishment of a Zamindari class on the 1st of October 1889. The Pashtu reading of this class was entrusted to me by Lāla Sāgar Chand, B. A. Officiating Inspector of Schools, Rawālpindī circle. My pupils began to investigate the rules that might give them a clue to the learning of this language. Each one had difficulties of his own. It was considered, under these circumstances, desirable to write a book on Pashtu grammar (which I present to the public) in order that the students as well as the Pashtu-reading public may equally benefit by it.

The plan is the same as that of the grammars of other common Oriental languages, with some additional matter of which the peculiar nature of Pashtu necessitated a discussion. The rules have been arrived at after diligent research and reasoning by induction. It was no very easy matter to write such a book, for to present a *Code* of rules with their practical application to the public required great mental effort. I say very faithfully that this book has called for the most strenuous efforts on my part.

I shall esteem myself richly rewarded if the Education Department of the Punjab and the Pashtu-reading public recognize my endeavours.

My heart give me my praise, for I

Have Phœnix tamed for use of man.

RAWALPINDI: }
28th March 1890.

QAZI MIR AHMAD SHAH,

RIZWANI PESHAWAR.

{ *Translated—*
NAZAR MUHAMMAD B. A., }

Preface.

For many Civil & Military Officers, for gentlemen employed in the Frontier Districts, for merchants that trade with Afghanistan and particularly for the Punjábí Teachers who, after having passed their certificate Examination from the Ráwalpindí Normal School, are required to work in the Districts of Hazára, Pesháwar, Kohát, Bannú, and Deraját, the learning of the Pashtu Language is highly desirable; for it is evident that the thoughts of a race can not be entered into, nor conversation held with a people unless their Language is known. It is to be regretted that no Pashtu Grammar hitherto existed that might answer the requirements of different descriptions of men in mastering such a peculiar language as Pashtu. The Afghán Mullás, who think it enough to learn Sharh-Mulla and Sháfia by rote, did not, in virtue of exceptions and anomalies peculiar to Pashtu, attempt to form a *Code* of rules guiding the learner to speaking and writing that language with propriety. Those also who taught Pashtu to European gentlemen, having scarcely any other motive than earning money, made no endeavours in the matter.

The European authors who take interest in such things could not get the sources out of which, and the old materials upon which, they might have been able to work out a suitable grammar with their ingenuity at *analysis* and *synthesis*. The treatises on Pashtu Grammar written by Mr. Vaughan and Raverty, and even the Grammar of Dr. Bellew, written in the course of 10 years after the war of Umbela, embody principles and rules useful for the authors and men of their description only, containing nothing sufficiently general to satisfy the wants of the different classes of men alluded to in the beginning of this preface and even of the candidates for the University Examinations in Pashtu. It is still more to be regretted that the attempts of some unintelligent Afgháns at writing some stray facts resulted in such a loose grammatical language as terming the *Object* subject and the *Subject*, object.

